پندرھواں سالانہ
لاہور اور ساہیوال بورڈ کا
میو طلبہ و میو سپوت ایوارڈ
20 ستمبر کو قصور میں ہوگا

میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ

صدائے میو

بانی: شہید اجمل خاں میو

لاہور
پاکستان

ستمبر
2025

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 15	سالانہ ممبر شپ :/1000 لائف ٹائم :/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000	شمارہ نمبر 4

E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

14 اگست کو سندھ بھر میں
میو اتحاد و دیگر تنظیموں نے
جشن آزادی معرکہ حق
بھرپور انداز میں منایا

اپنے رویوں کو بدلنے کی ضرورت ہے، میو، میو کیلئے قربانی نہیں دیگا تو کون دیگا، نئے تجربات کرنے کی بجائے کاموں میں بہتری لائی جائے

لاہور میں پہلا

میو تنظیمات کنونشن

پاکستان بھر سے 13 تنظیموں کی شرکت، ہر تنظیم نے اپنی اپنی کارکردگی پیش کی

معروف بزنس مین
نجم الحسن میو
ایم ڈی الٹرا کیمیکلز کمپنی

والدین کی دعاؤں اور خدمت کے بغیر کامیابی کے خواب ہی دیکھے جاسکتے ہیں

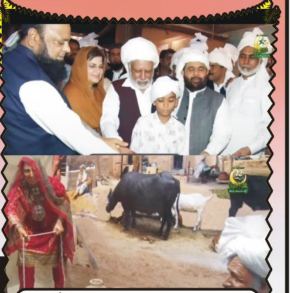

لوک ورثہ اسلام آباد میں تاریخی کام

میواتی کلچر ڈسپلے کا افتتاح کردیا گیا

THE COUNTRY
REAL ESTATE AND BUILDERS

پرکشش اور منافع بخش ہاؤسنگ سوسائٹیز میں رہائشی و کمرشل پلاٹس کی خرید و فروخت کا
بااعتماد نام

کنٹری
رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

چوہدری اشرف خاں میو CEO

B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروزپور روڈ لاہور
0300-7535661 0345-9005678

پہلے آئیں پہلے پائیں
سب سے اعلیٰ معیار
بکنگ جاری ہے
خوشخبری
علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال
لگژری سٹائل
برکت پیلس
ایونٹ کمپلیکس

ڈائریکٹر
برکت علی میو
مکمل صوفہ سیٹ
مکمل ایئر کنڈیشن
چوہدری سرور شاہین
0333-4426402
0300-0074172
چوہدری بابر محمود
0333-4426403
0321-4426403
ایڈریس
نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ

حاجی نیاز اینڈ جاوید
نزد للیانی ٹول پلازہ
فیروزپور روڈ مصطفیٰ آباد
پٹرولیم
حاجی جاوید میو
0300-8463843
حاجی نیاز احمد باگھوڑیا
0300-8463844 (شیرا پوتا)

بزمِ روشنی

فرمان الٰہی

بغیر مقصد کے کچھ نہیں!

''اور اللہ وہی ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا اور چاند کو سراپا نور اور اس کے (سفر) کے لئے منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کرسکو۔ اللہ نے یہ سب کچھ بغیر کسی صحیح مقصد کے پیدا نہیں کر دیا۔ وہ یہ نشانیاں ان لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جو سمجھ رکھتے ہیں''۔ (سورہ یونس آیت نمبر 5)

فرمان نبویؐ

تین ہمسایوں کی گواہی!

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل کی طرف سے بیان فرماتے ہیں کہ:- ''جو کوئی مسلمان بندہ فوت ہوجائے اور اسکے تین قریبی ہمسائے اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے بندوں کے علم کے مطابق ان کی گواہی کو قبول کرلیا اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں نے بخش دیا''۔ (مسند احمد)

12 ربیع الاول امتِ مسلمہ کے لیے عہد و پیماں کا دن

12 ربیع الاول جیسے مبارک موقع پر مسلم دنیا کو آپس میں متحد ہو کر چلنے کا عہد کرنا چاہئے۔ اگر یہ ایک ہوگئے تو دنیا میں نیا انقلاب برپا ہوجائے گا۔ ماہ ربیع الاول کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس بابرکت مہینے میں سرکارِ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بھی ہوئی اور آپ اسی مہینے اپنی دنیاوی زندگی مکمل کر کے مقامِ محمود پر فائز ہونے کے لیے اس دنیا سے پردہ کر گئے۔ ہم خاطی انسان اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق کی عظمت اور فضیلت کا صرف تصور ہی کر سکتے ہیں کیونکہ بیان کرنا ممکن نہیں ہے یا یوں کہا جائے کہ اگر تمام درخت قلم بن جائیں، تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور جنات حساب میں لگ جائیں اور تمام انسان لکھنے لگ جائیں تب بھی شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن میں خالق کائنات فرماتا ہے کہ میں اپنے اس نبی پر صلوٰۃ و سلام کرتا ہوں۔

ایسے اہم اور خاص دن پر اس روئے زمین پر بسنے والے ہر انسان بالخصوص فدایان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہئے کہ اس دن اپنا محاسبہ کریں۔ موجودہ وقت میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ پچھلے 12 ربیع الاول سے آج تک اپنے اعمال کا جائزہ لیا جائے اور آئندہ کے لیے منصوبہ سازی کی جائے، مگر عادتاً مسلمانوں سے اس طرح کی امید کرنا خام خیالی ہوگا کیونکہ اس قوم کے لیے مشہور ہے کہ کھانا کھانے کے بعد مسلمان اس قدر نشے میں ہوجاتا ہے کہ اسے بستر کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا اور لیٹنے کے بعد اپنی تمام فکریں، غم، درد سے ایسے پیچھا چھڑا لیتا ہے جیسے یہ اس کی آخری رات ہے۔

مسلمانوں کی یہ خصوصیت ہے کہ سب کو یہ تو معلوم ہے کہ 'دوسروں' کو کیا کرنا چاہیے لیکن خود کام میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ ان کو ذرا بھی پتہ نہیں کہ انھیں کیا کرنا چاہیے چنانچہ دن رات دوسروں کو سیدھی راہ پر لانے میں مصروف ہوتے ہیں اور صبح اٹھتے ہی اس کوشش میں لگ جاتے ہیں کہ دوسروں کو سیدھے راستے پر لائیں۔ اس قوم کے اندر دوسروں کو راہ راست پر لانے، جنت الفردوس پہنچانے، مسلمان بنانے کا جذبہ اتنا شدید ہے کہ بیچارے خود اپنی طرف توجہ نہیں دے پاتے یعنی دوسروں کے کھیت کی سینچائی کرتے ہوئے اپنے ''کھیت'' کو بھول جاتے ہیں جو بنجر رہ جاتی ہے۔ یہ ویسا ہی ہے جیسے ایک پرجوش مسلمان نے ایک کافر کو پکڑ کر اس کی چھاتی پر بیٹھ کر گلا دباتے ہوئے کہا کلمہ پڑھ، نیچے پڑے ہوئے کافر نے کہا آپ بتائیں میں پڑھتا ہوں دوسروں کو مسلمان بنانے میں اسے اتنی فرصت کہاں تھی کہ ''کلمہ'' یاد رکھتا۔ چنانچہ اس نے دو چار تھپڑ اس کافر کو رسید کرتے ہوئے کہا۔ کیسے کافر ہو تمہیں کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا۔ مسلمانوں کی اور بھی بہت ساری صفات مشہور ہیں مگر دراصل ہمارا آج امت مسلمہ کو تبلیغ کرنا مقصود نہیں بلکہ گفتار کے غازی، کردار سے خالی لوگوں کو ان کے بزرگوں کی قربانیوں اور جدوجہد کی یاد دلانا ہے جو ایک تاریخ ہے۔

اپنے دورِ زریں میں مسلمانوں نے دنیا میں نہ صرف انقلاب برپا کیا بلکہ لوگوں کے لیے سوچ کا ایک نیا زاویہ بھی دیا۔ سائنس مسلمانوں کا دین ہے، اس کے علاوہ مسلمانوں نے جو اہم ایجادات کیں ان میں گھڑی، علم فلکیات و ارضیات، کیمرہ، پیراشوٹ، دوربین اور دوسری اشیاء شامل ہیں۔ یہ سب ایجادات اگرچہ مسلمانوں کی ہیں اور ہمیں اس پر فخر بھی کرنا چاہیے لیکن آخر کب تک؟ سوال یہ ہے کہ اس وقت مسلمان، دنیا میں تقریباً دو ارب ہیں، ان کا بنی نوع انسانوں کے لیے کیا کردار ہے؟ انھوں نے عصر حاضر میں کیا کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو انسانیت کے لیے نفع بخش ہو؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔

دوسری طرف مغرب جس نے ماضی کی اپنی غلطیوں سے سبق سیکھا اور آج علم کی دنیا میں مستقل آگے

پیغامِ عمل
راشدہ عمر میو
سمندری

جا رہا ہے۔ وہاں سے ہر روز نت نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں۔ ایک طرف مغرب تحقیق کے کاموں میں مصروف ہے تو دوسری طرف ہم ابھی تک ماضی کی مثالیں دے دے کر تھکنے کے بجائے خوش ہو رہے ہیں۔ ہم یہ کہنے پر حق بجانب ہیں کہ علم کی دنیا میں ہم اہل مغرب سے کم از کم 100 سال پیچھے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم مسلسل پستی کی جانب گامزن ہیں؟ اگر دیکھا جائے تو اس کی کئی وجوہات ہیں جن پر قابو پانے کی صورت میں مسلمان ایک بار پھر اپنا اصل مقام حاصل کرسکتے ہیں۔

ہمیں سب سے پہلے سیاسی اختلافات پر قابو پانا ہوگا، وہیں اس امت کا ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم مخالف مسلک کو مسلمان ہی نہیں مانتے۔ جس کی وجہ سے اختلافات مستقل بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور ہم کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ تعلیمی اختلافات بھی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ ابھی تک مسلم دنیا کوئی ایک ایسا تعلیمی نظام متعارف نہیں کرا سکی جہاں دینی و دنیاوی تعلیم ایک ساتھ ہوسکے۔ جبکہ ماضی میں کسی مسلم شخصیت کے بارے میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دین کا عالم ہونے کے ساتھ ساتھ عصری علوم میں بھی مہارت رکھتا تھا۔ تحقیق ہر روز علم کے نت نئے دروازے کھولتی ہے۔ ہمارے یہاں تحقیق ماضی میں کیے گئے کاموں (ہم نے یہ کیا، ہم نے وہ کیا) پر ہو رہی ہے۔ کوئی نیا کام نظر نہیں آ رہا جس پر یہ کہا جاسکے کہ واقعی یہ معیاری کام اور معیاری تحقیق ہے۔ موجودہ حالات سے سبق لینے کی ضرورت ہے باوجود اس کے امت مسلمہ اپنے ماضی سے باہر نکلنے کے لیے تیار ہی نہیں ہے۔ سیاسی اختلافات ضرور رکھیئے لیکن یہ اختلافات مثبت تنقید کی صورت میں ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس سے مسلم دنیا نہ صرف قریب آئے گی بلکہ آگے بھی بڑھے گی۔ مذہبی اختلافات کی اصطلاح کو اگر 'مذہبی مودت'' کرلیا جائے تو جو اتحاد ملت قائم ہوگا وہ شاید دنیا کے لیے کسی کامیابی سے کم نہ ہوگا۔

مسلم دنیا کو چاہیے کہ ایک ایسا تعلیمی نظام متعارف کرائے جہاں دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم کی باقاعدہ تعلیم دی جائے جس میں سائنسی علوم پر تحقیق کی جائے، موجودہ دنیا سائنسی دنیا ہے۔ یہ وہ دنیا ہے جس میں ایک چھوٹا سا بچہ سائنس کی نہ صرف بنیادی معلومات رکھتا ہے بلکہ عملی تجربات بھی کرتا رہتا ہے۔ اس موقع پر اس کے سوالات (خاص کر مذہبی) کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اسے ایسے دلائل جو اس کی عمر کی مناسبت سے ہوں سے جوابات دیئے جائیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو تنقیدی نگاہ رکھتے ہیں ان کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ علم کے دریچے مزید کھلتے چلے جائیں۔ 12 ربیع الاول جیسے مبارک موقع پر مسلم دنیا کو آپس میں متحد ہو کر چلنے کا عہد کرنا چاہئے۔ اگر یہ ایک ہوگئے تو انشاء اللہ دنیا میں نیا انقلاب برپا ہوجائے گا۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہم 12 ربیع الاول کو جلوس نکال کر، گھروں کو سجا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے عاشق رسولؐ ہونے کا حق ادا کر دیا۔ نمازوں کے اوقات میں جلسے جلوس، شور شرابہ یہ اپنے نبیؐ سے عشق نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بغاوت ہے۔ ہمیں جو تعلیمات دی گئی ہیں ان کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ روز قیامت اعمال کا پوچھا جائے گا جلسے جلوسوں کا حساب نہیں کیا جائے گا۔ مبارک دن کی خوشی ضرور منائیں مگر اپنے اعمال کی بھی فکر کریں کیونکہ اسی میں ہم سب کی کامیابی ہے۔

اتنے درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنی خدا کی نعمتیں
اتنے سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنا نہ ہوسکے شمار
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کھیں غافل نہ ہوجانا!

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (سورۃ المنافقون)

مغفرت کا مستحق ہونیکا ذریعہ

حضرت مالک بن ہبیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''کوئی میت ایسی نہیں جس پر مسلمانوں کی تین صفوں نے نماز پڑھی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت واجب نہ کرلی ہو (اسی حدیث کے ایک روای مرثد یزنی) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی بنا پر حضرت مالک بن ہبیرہؓ اگر نمازیوں کی تعداد کم پاتے تو اُن کو تین صفوں میں تقسیم فرماتے تھے''۔ (سنن ابی داوٗد)

شرک سے بچو

سیّدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو فرمائے گا جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دے کر اپنے عذاب سے چھڑاتا؟ وہ بولے گا: ہاں! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا، میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا۔ تو نے نہ مانا اور شرک کیا''۔ (صحیح مسلم)

عورت کیلئے چہرے کا پردہ!

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

''ہم عورتیں حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں۔ جب ہمارے سامنے سے سواریوں پر سوار مرد گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر کے اُوپر سے نیچے لٹکا کر چہرہ چھپا لیتی تھیں پھر جب وہ مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنا چہرہ کھول لیتی تھیں''۔ (سنن ابی داوٗد)

دیور اور جیٹھ تو موت ہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کا ارشاد گرامی ہے:

''(نامحرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو'' ایک انصاری صحافی نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! خاوند کے بھائیوں (دیور اور جیٹھ وغیرہ) کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خاوند کے بھائی تو موت ہیں یعنی ان سے پردہ کرنے اور دور رہنے کا تو بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے''۔

(صحیح مسلم 2172)

لاہور، ساہیوال بورڈ کے میٹرک، انٹر کے طلباء اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے سلسلے میں
خدمت بلاتفریق
پاکستان صدائے میو فورم S.M.F
15 واں سالانہ
میو طلبہ و میو سپوت ایوارڈ
2025
بتاریخ 20 ستمبر 2025ء
بروز ہفتہ
دوپہر 1 بجے
ایوارڈ کیلئے میٹرک میں 1100 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے 55 طلبہ و طالبات کے نام فائنل کیے جاچکے ہیں جبکہ انٹر کا رزلٹ 15 ستمبر تک جمع کرایا جاسکتا ہے
بمقام
ضلع کونسل ہال
نزد ضلع کچہری
قصور
شعبہ نشرو اشاعت پاکستان صدائے میو فورم (رجسٹرڈ)
0300-4421184,0300-4304220,0300-8585711,0307-4089919

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ماہنامہ
صدائے میو لاہور
ستمبر 2025ء

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدرآباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروزپور روڈ لاہور.......... خط وکتابت کا پتہ: یٰسین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امرسدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو
کراچی

نجم الحسن میو
لاہور

بیرسٹر کے بی خاں میو
لندن

غلام نبی میو ایڈووکیٹ
میرپور خاص

محمد عامر میو
کراچی

چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ
لاہور

ڈاکٹر محمد اقبال میو
کھروڑپکا

میو تنظیمات کنونشن کامیاب کوشش کیسے!

30 اگست کو موسم کی خرابی کے باجود میو تنظیمات کنونشن کا انعقاد اور اس میں بلائی گئی 14 تنظیموں میں سے 13 کی شمولیت اور پھر ہر تنظیم کی طرف سے اپنی اپنی کارکردگی پیش کرنے کے ساتھ اجتماعی معاملات اور ایک دوسرے سے روابط کو مستحکم رکھنے کی کوشش کو نہ صرف سراہنا بلکہ کونسل کے کردار کو موثر بنانے پر بھی زور دینا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ کنونشن کے سلسلے میں پہلے تو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ یہ کوئی جلسہ عام نہیں تھا بلکہ صرف انہی تنظیموں کے لوگوں نے شرکت کرنی تھی جنہیں دعوت دی گئی تھی اس تناظر میں دیکھا جائے تو کنونشن صرف کامیاب ہی نہیں بلکہ بہت کامیاب تھا کیونکہ موسم کی خرابی اور مسلسل بارش کے باوجود پاکستان بھر کی 13 فعال تنظیموں کا مل بیٹھنا کوئی عام بات نہیں اس کٹھ سے سے ان فرضی اور سوشل میڈیا کی تنظیموں کو بھی اپنی اہمیت کا اندازہ ہو گیا ہوگا جنہیں میو تنظیمات کے پہلے ہی کنونشن میں نہ دعوت دی گئی اور نہ ہی کسی نے اعتراض کیا کہ فلاں تنظیم یا گروپ کو دعوت کیوں نہیں دی اس کی وجہ صرف یہ تھی خودنمائی میں تو انکا کوئی ثانی نہیں لیکن عملی کاموں میں انکا کوئی نمبر ہی نہیں۔ اگر تنظیمات کونسل کے واٹس ایپ گروپ میں روزروز کی مشاورت کے نتیجہ میں ٹائمنگ کے فیصلے پر عمل کر لیا جاتا تو نہ صرف دو ڈھائی گھنٹے کا پروگرام ساڑھے چار گھنٹے تک طویل ہوتا بلکہ اجتماعی پروگرامز میں ہمیشہ مرکزی کردار ادا کرنے والے میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو، صاحب صدر بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو، ڈی ایچ اے کے سابق چیئرمین بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو اور سابق ڈی آئی جی اظہر رشید خاں جنہیں تنظیموں کی کارکردگی اور سوچ دیکھ کر خاص طور پر اپنے تاثرات کے اظہار اور تجاویزات کیلئے بلایا گیا تھا ان کی باتوں سے بہت سارے نتائج اخذ کئے جاسکتے تھے لیکن بدقسمتی سے پروگرام طویل ہونے سے انکی باتوں کو نہ سنجیدگی سے سنا گیا اور نہ ہی وہ کھل کر اپنے تاثرات کا اظہار کر سکے۔ پہلے کنونشن سے میو تنظیمات کونسل کو سمجھنے کا موقع ملے گا اور دیگر تنظیمات کو بھی اپنی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا لیکن اس کے لئے جامع حکمت عملی اور تمام میو تنظیمات کی نمائندگی کے ساتھ کونسل کی اہمیت اور ضرورت کو موثر بنانے کی ضرورت ہے۔ (اللہ سب کا حامی وناصر ہو)

خیر اندیش (چیف ایڈیٹر) صدائے میو لاہور

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

راؤ غلام محمد میو
اسلام آباد

چوہدری طاہر اسلام
لاہور

چوہدری سرور شاہین
رائیونڈ

حاجی محمد عثمان میو
میرپور خاص

راشد خاں ایڈووکیٹ
حیدرآباد

عبدالعزیز نکو میو
حیدرآباد

حاجی عبدالحکیم میو
حیدرآباد

لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میواتی کلچر ڈائیوراما کے افتتاح کے موقع پر وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی اور محترمہ فرح ناز وفاقی پارلیمانی سیکرٹری کے ہمراہ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد محمد اسلم راؤ، شوکت علی میو، عمران شوکت راؤ، ڈاکٹر اکبر علی میو، یوسف شاکر میو، محمد شبیر میو چوہدری شیر محمد، شکیل اصغر، میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم کے رہنما راؤ غلام محمد میو، حاجی محمد اسحاق، میو یوتھ ویلفیئر فورم کے رہنما چوہدری عرفان قمر اور دیگر معززین برادری چوہدری ہمت خاں، راؤ عمران مقبول، حافظ عبدالحمید میو، ایوب خاں میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

میو قوم کے منفرد کلچر
ثقافت کو تاریخی ورثہ
کا حصہ بنانے کیلئے

لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میواتی کلچر ڈسپلے کا افتتاح کر دیا گیا

وفاقی وزیر اورنگ زیب کھچی، وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی اور پارلیمانی سیکرٹری فرح ناز نے ڈیوئیوراما کا افتتاح کیا جبکہ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اور میو یوتھ فورم کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی

میو پاکستان کی عظیم قوم ہے، اورنگ زیب کھچی، میو بہادر اور محبّ وطن ہوتے ہیں، شبیر احمد عثمانی، میو قوم کے کلچر کا تحفظ ضروری تھا، اسد رحمانی گیلانی، راؤ غلام محمد میو نے تاریخی کارنامہ سرنجام دیا ہے، اسلم راؤ

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) مختلف قوموں کے کلچر وثقافت کی شناخت کیلئے بنائے گئے لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم کی طرف سے اپنی مدد آپ کے تحت لوک ورثہ میں جگہ کی منظوری کے بعد تیار کرائے گئے میواتی کلچر ڈائیوراما (میواتی کلچر ڈسپلے) کا باقاعدہ افتتا کر دیا گیا۔ وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ اورنگ زیب خاں کھچی، وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر برائے امور کشمیر وگلگت بلتستان شبیر احمد عثمانی میو، پالیمانی سیکرٹری میڈیم فرح ناز اکبر اور سیکرٹری اسد رحمان گیلانی نے میواتی کلچر ڈائیورانا کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، جنرل سیکرٹری چوہدری محمد اسحاق۔ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کے رہنما محمد اسلم راؤ، شوکت علی میو، عمران شوکت راؤ، ڈاکٹر اکبر علی میو، محمد شبیر میو، محمد یوسف شاکر، میو یوتھ ویلفیئر فورم کے رہنما عرفان قمر میو اور دیگر معززین برادری بھی موجود تھے۔ اس موقع پر وفاقی وزیر اورنگ زیب کھچی نے بات چیت کرتے ہوئے کہا میو پاکستان کی عظیم قوم ہے اس کے کلچر اور تہذیب کو محفوظ کرنا ضروری تھا اور ہمیں خوشی ہے کہ میو برادری اس معاملے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ میو ایک بہادر اور محبّ وطن قوم ہے۔ اس قوم کا کلچر اور روایات دیگر قوموں سے صرف مختلف ہی نہیں بلکہ قابل تقلید بھی ہیں۔ لوک ورثہ میں اس کے کلچر کا ڈسپلے کارنر بہت پہلے بن جانا چاہیئے تھا۔ وفاقی سیکرٹری میڈیم فرح ناز اکبر اور اسد رحمان گیلانی نے کہا کہ آج اس قوم کے کلچر اور ثقافت کو تاریخی مقام پر تحفظ مل گیا ہے جو کہ میو قوم کی شناخت کا بھی ذریعہ بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ میو قوم کے جن لوگوں نے بھی میواتی کلچر ڈسپلے کیلئے اپنا کردار ادا کیا ہے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کے سرپرست اعلیٰ محمد اسلم راؤ، مرکزی صدر شوکت علی میو، مرکزی جنرل سیکرٹری عمران شوکت راؤ، اسلام آباد زون کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو اور راولپنڈی زون کے صدر محمد شبیر میو نے تاریخی کام کو سرانجام دینے پر میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو اور جنرل سیکرٹری چوہدری اسحاق میو کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اپنی مدد آپ کے تحت یہ بہت بڑا کارنامہ ہے اس سے نہ صرف پاکستانی عوام بلکہ دنیا بھر کے شائقین میں میواتی کلچر وثقافت کی پہچان ہوگی۔ میواتی ہیریٹیج فورم کی ٹیم نے میواتی کلچر کے ڈسپلے کی افتتاحی تقریب میں آنے والے مہمانوں کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر میواتی کے معروف سنگر ریاض نور میو نے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور لیاقت علی لاہوری ودیگر نے میواتی کلام بھی سنایا۔

وفاقی وزیر قومی ورثہ وثقافت اورنگ زیب خان کھچی، وزیراعظم پاکستان کے مشیر برائے امور کشمیر وگلگت بلتستان شبیر احمد عثمانی میو، وفاقی سیکرٹری محترمہ فرح ناز اکبر اور میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم کے رہنما راؤ غلام محمد میو اور حاجی محمد اسحاق میو لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میواتی کلچر ڈائیوراما کا افتتاح کرتے ہوئے

صدائے میوسیکرٹریٹ لاہور میں منعقدہ پاکستان صدائے میوفورم کے جنرل اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، حاجی عمر فاروق، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری اقبال سحر خاں، پروفیسر محبوب عالم، چوہدری سعید اقبال، چوہدری سرور شاہین، کبیر خاں میو، ماسٹر محمد عرفان میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، کیپٹن آزر حسین، انجینئر امین خاں، حاجی رزاق کارولیا، محمد سرور خاں میو، طاہر عثمان میو، چوہدری نوید خاں ایڈووکیٹ، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، چوہدری خالد محمود انجم، حافظ ریحان میو، اکمل جاوید، سفیان خاں میو اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں

لاہور اور ساہیوال بورڈ کا میوطلبہ و میوسپوت ایوارڈ 20 ستمبر کو ضلع کونسل ہال قصور میں ہوگا

قابل تحسین میوسٹوڈنٹ ایوارڈ کیلئے میٹرک میں 1100 سے زائد نمبر حاصل کرنیوالی 35 طالبات اور 20 طلباء سلیکٹ، قابل فخر سپوت ایوارڈ کے لئے 7 رکنی کمیٹی بنادی گئی جو 10 ستمبر تک نام فائنل کرے گی

انٹر میں 1100 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ 15 ستمبر تک نام شامل کرا سکتے ہیں، صوبائی وزیر تعلیم اور قصور انتظامیہ کے افسران کو بھی دعوت دی جائے گی، پاکستان صدائے میوفورم کے اجلاس میں فیصلہ

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور اور ساہیوال بورڈ کے پندھرویں سالانہ میوطلبہ کنونشن و میوسپوت ایوارڈ اور تنظیمی معاملات کے سلسلے میں پاکستان صدائے میوفورم کا اجلاس صدائے میوسیکرٹریٹ (فسٹ فلور) پراپرٹی چینل لاہور میں مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تنظیم کے مرکزی ذمہ داران سمیت ضلع لاہور اور ضلع قصور کے عہدداران نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس بار میوطلبہ و میوسپوت ایوارڈ کی تقریب 20 ستمبر ہفتہ کو دوپہر 1 بجے ضلع کونسل ہال نزد ضلع کچہری قصور میں منعقد کی جائے۔ لاہور اور ساہیوال بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 1100 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کی لسٹ کا جائزہ لے کر "قابل ستائش میوسٹوڈنٹ ایوارڈ" 2025 کے لئے 35 طالبات اور 20 طلباء کے نام فائنل کر لئے گئے جبکہ انٹر کے طلباء کے نام 15 ستمبر تک شامل کئے جائیں گے۔ اجلاس قابل فخر سپوت ایوارڈ کیلئے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی سلیکشن کے لئے 7 رکنی کمیٹی بھی بنائی گئی۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ میوطلبہ کنونشن میں شرکت کے لئے صوبائی وزیر تعلیم رانا سکندر حیات سمیت ضلع قصور انتظامیہ کے اہم افسران کو بھی دعوت دی جائے گی۔ اجلاس میں تنظیمی معاملات پر مشاورت کے بعد یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کسی بھی سطح کے یونٹ کے غیر ذمہ دار عہدداران کی جگہ نئے ذمہ داران شامل کئے جائیں گے اور مرکزی و ضلعی عہدداران ماہانہ فنڈ ہر ماہ کی 10 تاریخ تک خوشی سے لکھوائے گئے فنڈ کو مرکزی فنانس سیکرٹری کے پاس جمع کرانے کے پابند ہونگے اور فنانس سیکرٹری ہر ماہ اجلاس میں جمع شدہ فنڈ اور اخراجات کی رپورٹ پیش کرنے کا پابند ہوگا۔

انجمن اتحاد و ترقی میوات کے صدر شہزاد جواہر میو کی رہائش گاہ پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں منعقدہ جشن آزادی کی تقریب میں بابا زادہ اسحاق میو، شہزاد جواہر میو، ڈاکٹر خالد محمود سینگل، حافظ جعفر ضیاء میو، حمید راز میو، حکیم یونس شاہد میو، مشتاق احمد امبرالیا، عمران بلا میو، محمد شکر اللہ میو اور دیگر شریک ہیں ....

احمد پور سیال کے عابد نصیب کی والدہ محترمہ وفات پاگئیں

احمد پور سیال (نمائندہ متین قیصر ندیم) چاہ اکڑے والا احمد پور سیال کے چوہدری عابد نصیب میو، چوہدری خالد نصیب صحن پوری کی والدہ محترمہ اور چوہدری نصیب خاں مرحوم کی اہلیہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

چاہ امیر دیندار والا کے منور میو کی اہلیہ انتقال کر گئیں

احمد پور سیال (نمائندہ متین قیصر ندیم) چاہ امیر دیندار والا کے چوہدری انور لاہوری کی بہو، محمد منور میو کی اہلیہ، محمد نعیم اور محمد جاوید میو کی بھابھی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ جنازہ میں سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

ملتان کے میوسپوت حمزہ عمران نے نہم کلاس میں ملتان بورڈ ٹاپ کر لیا

حالیہ امتحان میں حمزہ عمران میو نے، 2023ء میں شجاع آباد کے فیضان شوکت میو نے ٹاپ کیا تھا

گزشتہ سال فیضان شوکت میو نے میٹرک میں ملتان بورڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی

حمزہ عمران میو

فیضان شوکت میو

ملتان (نمائندہ صدائے میو) نویں کلاس کے حالیہ امتحان میں ملتان شہر کے حمزہ عمران میو نے 555 نمبر میں سے 553 نمبر حاصل کر کے ملتان بورڈ ٹاپ کر لیا جس پر بڑی تعداد میں معززین برادری نے حمزہ عمران اور ان کے والد عمران میو کو گھر جا کر مبارکباد دی اور مٹھائی کھلائی واضح رہے کہ 2023 میں سیم حمزہ عمران جتنے نمبر حاصل کر کے شجاع آباد کے فیضان شوکت میو نے ملتان بورڈ ٹاپ کیا تھا اور 2024 کے میٹرک کے امتحان میں فیضان شوکت نے 1200 میں سے 1190 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ امید ہے حمزہ عمران میو بھی فیضان شوکت کی طرح میٹرک میں بھی ملتان بورڈ ٹاپ کر کے میوقوم کا نام روشن کرینگے۔

دین محمد گروپ آف کمپنیز کے ڈائریکٹر چوہدری دین محمد عارف، چیئرمین ہاشم میو، چوہدری جمیل میو، چوہدری اسحاق میو اعجاز رحمت میو اور دیگر نہم کلاس میں ملتان بورڈ ٹاپ کرنیوالے حمزہ عمران اور ان کے والد کو مبارکباد دیتے ہوئے

وزیراعظم پاکستان میاں شہباز شریف اسلام آباد میں ونگ کمانڈر حیدر اعجاز میو کو تمغہ بسالت سے نوازتے ہوئے جبکہ دوسری تصویر میں میوقوم کا بہادر سپوت کا اپنے والدین کے ہمراہ گروپ فوٹو

لاہور میں انجمن اتحاد و ترقی میوات کے صدر شہزاد جواہر میو، سرپرست بابا زادہ اسحاق میو جشن آزادی کا کیک کاٹتے ہوئے

ونگ کمانڈر حیدر اعجاز میو کو تمغہ بسالت سے نواز دیا گیا

ائیرفورس کے فائٹر پائلٹ نے معرکہ بنیان المرصوص میں دلیرانہ کردار ادا کیا تھا

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) کوٹرادھا کشن کے نواحی گاؤں چاہ چوہدی کے کرنل (ر) اعجاز میو کے بیٹے ونگ کمانڈر حیدر اعجاز میو کو تمغہ بسالت سے نواز دیا گیا۔ حیدر اعجاز میو نے اپنا ایوارڈ وزیراعظم میاں شہباز شریف سے وصول کیا۔ ائیرفورس کے فائٹر پائلٹ نے معرکہ حق اور آپریشن بنیان المرصوص کے دوران دلیرانہ کردار ادا کیا تھا جو کہ پوری میوقوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ میو تنظیمات کونسل نے بہادری کا تمغہ ملنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ونگ کمانڈر حیدر اعجاز میو اور ان کے والدین کو مبارکباد دی ہے۔

میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کا سالانہ میوملن فروری میں کرنیکا فیصلہ

اجلاس میں مرکزی، اسلام آباد، راولپنڈی، ٹیکسلا اور کامرہ کے ذمہ داران نے شرکت کی

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کے تمام زون کا مشترکہ سہ ماہی اجلاس راولپنڈی زون کی میزبانی میں شبیر میو کے آفس ڈی ایچ اے میں مرکزی صدر شوکت علی میو کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مرکزی جنرل سیکرٹری عمران شوکت راؤ، اسلام آباد زون کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو، راولپنڈی زون کے صدر محمد شبیر میو، ٹیکسلا زون کے صدر چوہدری ظفر اقبال میو اور کامرہ کے ذمہ داران سمیت چاروں زون کے ذمہ داران نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ میو ویلفیئر کا سالانہ میوملن فروری کی شروع میں کیا جائیگا اور اس سے پہلے تمام زون کے نئے ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کیا جائے گا۔

ڈی ایچ اے راولپنڈی میں ہونیوالے میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے سہ ماہی اجلاس میں مرکزی صدر شوکت علی میو، جنرل سیکرٹری عمران شوکت راؤ، اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو، راولپنڈی کے صدر محمد شبیر میو، ٹیکسلا کے صدر چوہدری ظفر اقبال میو سمیت اسلام آباد زون، راولپنڈی زون، ٹیکسلا زون اور کامرہ زون کے دیگر ذمہ داران شریک ہیں

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
ستمبر 2025
0321-4990135
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

والدین کی دعاؤں اور خدمت کے بغیر کامیابی کے خواب ہی دیکھے جاسکتے ہیں

معروف بزنس مین نجم الحسن میو ایم ڈی الٹرا کیمیکلز کمپنی

الحمدللہ الٹرا کیمیکل سی پیک، موٹرویز، پاک آرمی کے منصوبوں سمیت بہت سارے پروجیکٹس میں استعمال ہو رہا ہے

ساگر پور کے ہسپتال کے اخراجات تمام بھائی مل کر برداشت کرتے ہیں، صرف پرچی کی فیس لی جاتی ہے

انٹرویو: محمد اکرم میواتی

زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اس میں انسان کی محنت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی مدد اور والدین کی دعائیں بھی بڑی اہم کردار ادا کرتی ہیں جو لوگ اس بات کو سمجھ جاتے ہیں وہ ہر میدان میں کامیاب اور کامران ہوتے ہیں۔ ہر شخصیت کا ایک الگ پہلو ہوتا ہے جو اس کی پہچان بن جاتا ہے اور یہی پہچان اس کو دوسروں سے منفرد بنا دیتی ہے۔ صدائے کے آغاز سے آج تک بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ادارہ کا ساتھ ہی نہیں دے رہے بلکہ مشکل وقت میں بھرپور سہارا بھی بنتے ہیں ان میں سے ایک نام جو کسی تعارف کا محتاج نہیں نجم الحسن میو صاحب کا بھی ہے جو نامور کمپنی الٹرا کیمیکلز کے مالک ہیں۔ صدائے میو نے ان سے زندگی کے مختلف پہلوؤں پر جو بات کی آیئے انہی کی زبانی جانتے ہیں کہ ان کی کامیابی کا راز کیا ہے؟۔

صدائے میو۔ نجم بھائی سب سے آپ اپنی فیملی کے حوالے سے کچھ بتائیں؟۔

نجم الحسن:۔ ہماری گوت گوروال اور پچھلا گاؤں مالب ہے۔ میرے دادا نصیب خاں نامور ٹیچر تھے وہ گڑگاواں اور پاکستان میں بھی ٹیچنگ کرتے رہے۔ میرے والد عبدالرحیم اکلوتے تھے وہ پولی ٹیکنیکل کالج میں پڑھاتے رہے ہیں۔ ہم پانچ بھائی ہیں بڑا بھائی عبدالعلیم میرے ساتھ الٹرا کیمیکلز میں ہی ہوتے ہیں، ڈاکٹر عبدالنعیم کے امریکہ اور دیگر ممالک میں ذاتی ہسپتال ہیں، ریاض الحسن گورنمنٹ کالج ظفروال میں پروفیسر ہیں اور عبدالباسط پراپرٹی کا کام کرتے ہیں۔

صدائے میو:۔ آپ کے ماشااللہ بچے کتنے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟

نجم الحسن:۔ بڑی بیٹی الیکٹریکل اینڈ کمپیوٹر انجینئر (امریکہ میں کمپنی کے ساتھ کام کررہی ہیں ان کے خاوند بھی ساتھ ہی کام کرتے ہیں) دوسرے نمبر پر ابریز نجم نے NUST سے کیمیکل انجینئرنگ کر کے فیکٹری سنبھال رکھی ہے، اس سے چھوٹا اوزیر نجم لمز یونیورسٹی سے کوآپریٹ لاء کر رہے ہیں اور سب سے چھوٹی بیٹی سپیشل چلڈ ہے۔

صدائے میو:۔ کیا آپ شروع سے ہی کاروبار کر رہے ہیں یا پہلے کوئی اور مصروفیت تھی؟

نجم الحسن:۔ میں نے ایم ایس سی فزکس کرنے کے بعد 94ء سے 2002ء تک محکمہ زراعت میں ملازمت کی۔ 6 سال بعد بھائی ڈاکٹر عبدالنعیم کی سپورٹ سے کاروبار کا آغاز کیا اور اب جو کچھ بھی ہوں آپ کے سامنے ہوں۔

صدائے میو:۔ الٹرا کیمیکلز کے دفاتر پاکستان کے کس کس شہر میں ہیں اور کمپنی میں کتنی افراد کام کرتے ہیں؟

نجم الحسن:۔ ہماری لاہور اور نوری آباد سندھ میں دو فیکٹریاں ہیں۔ کمپنی کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے اس کے علاوہ اسلام آباد، راولپنڈی، کراچی، سوات، پشاور میں بھی دفاتر ہیں۔ ہمارے پاس 325 سے زائد افراد تنخواہ پر ہیں جبکہ بڑی تعداد میں وہ لوگ ہیں جو کمیشن پر کام کر رہے ہیں۔

صدائے میو:۔ آپ کا میٹریل کن کن منصوبوں میں استعمال ہو رہا ہے؟۔

نجم الحسن:۔ الحمداللہ ہمارا میٹریل بہت سے منصوبوں میں استعمال ہو رہا ہے جن میں اہم منصوبہ سی پیک ہے اس کے علاوہ پاک آرمی کے بھی کئی منصوبوں سمیت موٹرویز میں بھی الٹرا کیمیکل استعال ہوتا ہے۔

صدائے میو:۔ کیا سیلاب سے تباہ ہونے والی سڑکوں کو الٹرا کیمیکل کے ذریعے ٹوٹنے سے بچا سکتے ہیں میرا مطلب ہے اگر ان میں الٹرا کیمیکل استعمال کر کے بنایا جاتا؟۔

نجم الحسن:۔ فرق تو پڑتا ہے لیکن ایک ٹیکنالوجی ہے PG گریڈ اگر اس کو استعمال کیا جائے تو پانی کی وجہ سے جو بربادی ہو رہی ہے۔ کافی حد تک نقصان کم ہوسکتی ہے۔

صدائے میو:۔ آپ لوگوں نے اپنی والدہ محترمہ کے نام سے ساگر پور (نارووال) میں ہسپتال بھی بنایا ہوا ہے اس کے اخراجات کون برداشت کرتا ہے؟۔

نجم الحسن:۔ جی الحمداللہ گاؤں میں ہسپتال چل رہا ہے اور یہ ہسپتال 12 کنال پر بنایا ہے اس میں ہر طرح کا علاج کیا جاتا ہے اور پرچی کے علاوہ 100 فیصد مفت علاج کیا جاتا ہے البتہ جو لوگ صاحب حیثیت ہوتے ہیں ان سے میڈیسن کا صرف 50 فیصد لیا جاتا ہے ہسپتال کے تمام اخراجات ہم سب بھائی مل کر برداشت کرتے ہیں۔

صدائے میو:۔ آپ نے کبھی کسی میو تنظیم کے ساتھ بھی کام کیا ہے؟۔

نجم الحسن:۔ میں شروع میں میو یوتھ فیڈریشن اور انجمن ترقی اتحاد میوات کے ساتھ رہا ہوں بعد میں کاروبار میں مصروف ہو گیا اس لئے وقت نہیں دے سکا۔

صدائے میو:۔ سنا ہے آپ نے پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم کو کہا ہے کہ طلبہ کنونشن اور میو سپوت ایوارڈ کی شیلڈ اپنی کمپنی کی طرف سے بنا کر دیں گے یہ خیال کیسے آیا؟۔

نجم الحسن:۔ ایسی کوئی بات نہیں میں شروع سے ہی صدائے میو کے ساتھ ہوں اور آئندہ بھی رہونگا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ صدائے میو اخبار سے صدائے میو ویلفیئر فورم تک سب مخلص ہو کر کام کر رہے ہیں حافظ سلمان طارق کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ نارووال سے اخبار نکالتے تھے انہوں نے اس کام کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی اس لئے میری لائن تبدیل ہو گئی اور آپ بھی ان کے ساتھ ہیں ہم سب کا تعلق بھی نارووال سے ہے۔ آپ مخلص طریقے سے کام کر رہے ہیں اللہ نے مجھے اس وقت اس قابل بنایا ہے تو میں نے سوچا کہ وقت نہیں دے سکتا تو یہ کام اپنے ذمہ لے لیتا ہوں۔

صدائے میو:۔ آپ کے خیال میں جو ذہین بچے کی وجہ سے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے ان کے لئے کچھ کرنا چاہئے؟۔

نجم الحسن: الحمداللہ میں تو اپنے طور پر کئی بچوں کی اس حوالے سے معاونت کر رہا ہوں ویسے یہ اچھا آئیڈیا ہے اگر ایجوکیشن سے تعلق رکھنے اور مکمل معلومات والے شخص کی سر براہی میں ایک فنڈ قائم کیا جائے اور اس میں مخیّر حضرات شامل ہوں تو ہم بھی اس میں حصہ ڈالنے کیلئے تیار ہیں۔

صدائے میو:۔ اجتماعی شادی کے کام کو کیسا سمجھتے ہیں؟

نجم الحسن:۔ اجتماعی شادی کا پروگرام بہت اچھا ہے مشکل وقت میں کسی ایک انسان کی مدد کرنا اعتکاف کے برابر ہے آپ لوگ تو بہت زیادہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور بچیوں کے گھر آباد کر رہے ہیں۔ یہ سلسلہ چلتے رہنا چاہیے۔

صدائے میو:۔ اب تک آپ کو اور آپ کی کمپنی کو کتنے ایوارڈز مل چکے ہیں؟۔

نجم الحسن:۔ 2011 میں سب سے پہلے صدائے میو کی طرف سے میو سپوت ایوارڈ ملا، دو ایوارڈ روزنامہ جنگ گروپ سے ان میں سے ایک محسن پاکستان ڈاکٹر عبدلقدیر خان سے وصول کیا، ایک UMT سے آرمی کے ادارے MES، انسٹیٹیوٹ آف آرٹیکچر اور یونیورسٹی آف انجیئرنگ سے حاصل کر چکا ہوں اس کے علاوہ بھی کئی ایورڈز ملے ہیں۔

صدائے میو:۔ قارئین کو کیا پیغام دیں گے؟۔

نجم الحسن: بسا اتنا ہی کہونگا کہ والدین کی دعاؤں اور خدمت کے بغیر کامیابی کے بس خواب ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔

نجم الحسن میو کا لاہور میں الٹرا کیمیکلز کے ہیڈ آفس کے سٹاف کے ہمراہ گروپ فوٹو

کاہنہ لاہور کے نواحی گاؤں جلکے میں چوہدری اختر میو کے ڈیرہ پر جشن آزادی اور تنظیم سازی کے سلسلے میں منعقدہ تقریب سے پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ خطاب کر رہے ہیں جبکہ اس موقع پر ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو، سرپرست چوہدری طاہر اسلام میو، نائب صدر کیپٹن آزر حسین، انفامیشن سیکرٹری چوہدری خالد انجم، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو، چوہدری امجد گوروال اور گاؤں کے معززین برادری بھی موجود ہیں (تصویر: صدائے میو)

رائیونڈ میں 2 حقیقی بھائیوں کا سفاکانہ قتل، دونوں قاتل بھائی بھی انجام کو پہنچ گئے

مسئلہ صرف 30 روپے کا ہی نہیں

رتی پنڈی کے مقتول راشد میو اور واجد میو اور امر پورہ اولکھ کے قاتل اویس اور شہزادا ایک دوسرے کیخلاف میچ کھیلتے رہے، شہید واجد اتنا اچھا کھلاڑی تھا کہ مکس ول کے نام سے جانا جاتا، 30 روپے لڑائی کا بہانا تھا

مقتول راشد میو

رائیونڈ (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ دنوں رتی پنڈی کے دو بھائیوں کو رائیونڈ میں اولکھ کے دو بھائیوں نے بے دردی سے قتل کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق لاہور سے واپس گھر جاتے ہوئے راشد میو اور واجد میو فروٹ لینے لگے تو پیسے کھلے نہ ہونے کی بنا پر 30 روپے پر گالم گلوچ کے بعد فروٹ فروش اویس نے نہ صرف دونوں بھائیوں پر ترازو کے وٹے سے حملہ کر دیا لڑائی کو دیکھ کر ساتھ ہی فروٹ کی ریڑھی لگائے ملزم کے دو بھائی بھی آگئے اور تیسرے کو کال کر کے بلالیا جس نے آتے ہی دونوں بھائیوں کے سر میں بیٹ سے حملہ کر دیا۔ اس سے بھی افسوسناک بات یہ تھی کہ لوگ بچاؤ کرنے کی بجائے خاموش تماشائی بنے رہے۔ واجد میو موقع پر اور راشد میو دوسرے دن دم توڑ گیا۔ قاتل اور مقتول میو برادری سے ہی تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں طرف کے نوجوان پہلے سے نہ صرف ایک دوسرے کو جانتے تھے بلکہ ایک دوسرے کیخلاف کرکٹ میچ بھی کھیلتے رہے۔ واجد میو بہترین کھلاڑی تھا اسی لئے مکس ول کے نام سے مشہور تھا۔ رتی پنڈی میں دو بھائیوں کی لاشیں پہنچیں تو ہر طرف صف ماتم بچھ گئی۔ پولیس نے تین بھائیوں کو گرفتار کر لیا اصل ملزمان کی مخبری کرنے پر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ پولیس اویس میو اور شہزاد میو رائیونڈ لے کر جا رہی تھی کہ ان کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں دونوں ملزم بھائی جہنم واصل ہو گئے۔

مقتول واجد میو

شاس شہد مرکز قصور میں صدائے میو فورم ضلع قصور کے ایڈیشنل سیکرٹری محمد سرور خاں میو کی طرف سے مری کے تین روزہ تربیتی کنونشن کی میزبانی ٹیم کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانے کے شرکاء چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری طاہر اسلام، کیپٹن آزر حسین، امجد گوروال، اسلم نواب میو، انجینئر امین خاں، حافظ سلمان طارق اور ڈاکٹر اکرم کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

سرور خاں میو کی طرف سے مری کے تربیتی کنونشن کے میزبانوں کے اعزاز میں پرتکلف ظہرانہ

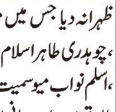

قصور (نمائندہ صدائے میو) صدائے میو فورم ضلع قصور کے ایڈیشنل سیکرٹری سرور خاں میو نے شاس شہد مرکز قصور میں صدائے میو فورم مری کے تربیتی کنونشن کی میزبانی ٹیم کے اعزاز میں پرتکلف ظہرانہ دیا جس میں میزبان چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری طاہر اسلام، کیپٹن آزر حسین میو، امجد گوروال، اسلم نواب میو سمیت انجینئر امین خاں اور حافظ سلمان طارق میو، بابر رحمانی اور ڈاکٹر اکرم نے بھی شرکت کی۔

اپنی قوم کی بہتری کیلئے کسی بھی پروگرام کی میزبانی ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے، صابر حسین بلا

قصور (نمائندہ صدائے میو) اپنی قوم کی بہتری اور اصلاح کیلئے ہونے والے کسی بھی پروگرام کی میزبانی ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو نے قصور میں سرور خاں میو کی طرف سے دیئے گئے ظہرانے کے موقع پر بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مری میں آئندہ سال بڑا اور پہلے سے بہتر و منفرد پروگرام کیا جائیگا۔

بھلائی کے کاموں کیلئے احساس کا ہونا ضروری ہے

نعیم حنیف ایڈووکیٹ

پاکستان کیلئے ہمارے اجداد کی قربانیاں پوری میو قوم کیلئے باعث فخر ہیں، چوہدری صابر حسین بلا میو، حافظ سلمان طارق

لاہور (سٹاف رپورٹر) کسی بھی قسم کی بھلائی کے کاموں کیلئے احساس کا ہونا ضروری ہے۔ پاکستان صدائے میو فورم کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے اندر دوسروں کا احساس کرنے کا بہت زیادہ نہیں تو کچھ جذبہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے جلکے یونٹ کے زیر اہتمام چوہدری اختر میو کے ڈیرہ پر منعقدہ جشن آزادی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق نے کہا کہ پاکستان کیلئے ہمارے اجداد نے جو قربانیاں دی ہیں وہ پوری قوم کیلئے باعث فخر ہیں اور وطن عزیز کی حفاظت کیلئے ہم آج بھی قربانیاں دینے کو تیار ہیں۔

جاوید اقبال میو

کارکردگی کی بنیاد پر میو سپوتوں کی ترقی

راحیل خاں میو

سب انسپکٹرز جاوید اقبال اور راحیل احمد خاں انسپکٹر بن گئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) ڈیرہ منگل خاں کھنیکے کے سب انسپکٹر جاوید اقبال میو اور تھانہ پھول نگر کے ایس ایچ او راحیل احمد خاں میو کو کارکردگی کی بنیاد پر سب انسپکٹر سے انسپکٹر بنا دیا گیا۔ معززین برادری اور عزیز و اقارب نے ترقی ملنے پر جاوید اقبال میو اور راحیل خاں کو گھر جا کر انسپکٹر بننے کی مبارکباد دی۔

رائیونڈ میں دو بھائیوں کو قتل کرنے والے اپنے ہی ساتھیوں کی فائرنگ سے مارنے جانیوالے دو بھائی اویس اور شہزاد

قاتلوں کی گرفتاری میں شبیر احمد عثمانی نے اہم کردار ادا کیا

لواحقین کو گھر جا کر حوصلہ ہی نہیں دیا گرفتاری تک حکام سے مسلسل رابطے میں بھی رہے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) وزیر اعظم پاکستان کے مشیر برائے امور کشمیر و گلگت بلتستان حاجی شبیر احمد عثمانی میو گذشتہ دنوں رائیونڈ میں فروش فروشوں کے ہاتھوں قتل ہونے والے رتی پنڈی کے دو بھائیوں واجد میو اور راشد میو کے لواحقین سے اظہار افسوس کیلئے نہ صرف رتی پنڈی پہنچے بلکہ وعدے کے مطابق قاتلوں کی گرفتاری تک پولیس حکام سے مسلسل رابطے میں بھی رہے۔ انہوں نے قاتلوں کے انجام تک پہنچنے کے بعد "صدائے میو" سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ظلم کرنیوالے اپنے ہوں یا غیر انہیں ہر صورت عبرت ناک سزا ملنی چاہئے۔ دونو جوانوں کا سفاکانہ قتل کوئی عام کیس نہیں تھا اس لئے ملزمان کا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

سب انسپکٹر سے انسپکٹر پرموٹ ہونے کے بعد اپنے آبائی گاؤں ڈیرہ منگل خاں (کھنیکے) لاہور پہنچنے پر معززین علاقہ اور عزیز و اقارب انسپکٹر جاوید اقبال میو کا خیر مقدم کرتے ہوئے

سردار عظیم اللہ کی تصنیف کے نتیجہ میں میو قوم کو ایک اور اعزاز حاصل ہو گیا

پہلی بار برٹش کونسل لائبریری میں "پی پیارا کا دیس کی" کتاب شامل کی گئی ہے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) ادبی تنظیم میواتی دنیا کے بانی رکن معروف شاعر و ادیب اور تاریخ دان سردار عظیم اللہ خاں میو کی کتاب "پی پیارا کا دیس کی" برٹش کونسل لائبریری میں شامل کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ تاریخ میں پہلی بار کسی میو مصنف کی کتاب کو برٹش کونسل لائبریری میں شامل کیا گیا ہے جو میو قوم کیلئے بڑے اعزاز کی بات ہے جس پر سردار عظیم اللہ خاں میو مبارکباد کے مستحق ہیں۔ "پی پیارا کا دیس کی" میواتی میں لکھی گئی کتاب ہے جس میں بڑی میوات کی اہم شخصیات اور میواتی کے کلچر و ثقافت کے بارے میں مضامین اور خاکے شامل ہیں۔

لاہور کے گاؤں جلکے میں پاکستان صدائے میو فورم کے یونٹ کی تشکیل کے موقع پر یونٹ کے عہدداران کا مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسن بلا میو، سرپرست چوہدری طاہر اسلام، نائب صدر کیپٹن آزر حسین اور انفارمیشن سیکرٹری چوہدری خالد محمد انجم کے ہمراہ گروپ فوٹو

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
ستمبر 2025
0321-4990135
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

کپس کالج کا ہنہ کیمپس لاہور میں ہونیوالے میو تنظیمات کنونشن کے میو تنظیمات کونسل کے میو تنظیمات کنونشن سے برگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو، برگیڈیئر (ر) ظفر لیٰسین بابر، جمیل احمد میو، حاجی افضل خاں میو، ریٹائرڈ ڈی آئی جی اظہر رشید میو، کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری شہزاد جواہر، چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، ممتاز شفیق میو، شوکت علی میو، راؤ غلام محمد میو، اسد اللہ ارشد میو، حاجی غلام رسول میو، حاجی عصر الدین، حاجی غلام نبی خاں میو، ڈاکٹر ساجد ابراہیم، زاہد ضیاء ایڈووکیٹ خطاب کر رہے ہیں جبکہ حافظ جعفر ضیاء اور حافظ ریحان میو حمد و ثنا پیش کرتے ہوئے

میو میو کیلئے قربانی نہیں دیگا تو کون دیگا، **برگیڈیئر عبدالغفور** اپنے رویوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے **جمیل احمد میو** اپنی قوم کیلئے نئے تجربات کرنے کی ضرورت نہیں' **برگیڈیئر (ر) بابر میو**

میو تنظیمات کونسل کے کردار کو موثر بنانے کی ضرورت ہے

میو قوم انفرادی طور پر ہی نہیں تنظیمیں بنانے میں بھی ترقی کر رہی ہے

میو تنظیمات کنونشن سے مقررین کا خطاب

کنونشن میں شریک ہونے والی تنظیموں کی نمائندوں نے اپنی اپنی تنظیم کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تجاویز دیں، میو تنظیمات کونسل کے اغراض و مقاصد اور اس کی کارکردگی سے بھی آگاہ کیا گیا

اجمل خاں کی شہادت کے بعد بہت ساری تنظیمیں تو بن گئیں لیکن اس طرح کام نہ ہو سکا جس کی ضرورت تھی، کرنل (ر) محمد علی، بڑے کام انفرادی طور پر نہیں کئے جا سکتے، تنظیمات کے رہنماؤں کا اظہار خیال

میو اتحاد، میواتی دنیا، صدائے میو فورم، انجمن اتحاد و ترقی میوات، میو ویلفیئر ایسوسی ایشن، میو ایمپلائز فورم، میو فاؤنڈیشن، الموسیٰ فاؤنڈیشن، میو سوشل ویلفیئر، میو قومی یکجہتی، میواتی ہیرٹیج فورم، میو ویلفیئر فاؤنڈیشن کی شرکت

لاہور (رپورٹ / صدائے میو) پاکستان بھر کی فعال میو تنظیمات کے مشترکہ پلیٹ فارم میو تنظیمات کونسل کے زیر اہتمام 30 اگست کو شدید برسات کے باجود پہلا میو تنظیمات کنونشن کپس کالج کا ہنہ کیمپس لاہور میں برگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ برگیڈیئر (ر) ظفر لیٰسین بابر میو اور معروف سماجی رہنما جمیل احمد میو نے بطور مہمان اعزازی شرکت کی جبکہ جن ملک بھر کی 14 تنظیموں کو دعوت دی تھی ان میں سے میو ایجوکیشنل فورس کے علاوہ تمام تنظیموں نے شرکت کی۔ پاکستان میو اتحاد کے چھ 6 رکنی وفد سے چیئرمین حاجی افضل خاں اور ممتاز شفیق میو، میواتی دنیا کے 4 رکنی وفد نے سیکرٹری اسد اللہ ارشد، انجمن اتحاد و ترقی میوات کے 3 رکنی وفد نے صدر شہزاد جواہر میو، پاکستان صدائے میو فورم کے 25 رکنی وفد نے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف، لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا، میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کے 5 رکنی وفد نے مرکزی صدر شوکت علی میو، اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر اکبر علی، میو ایمپلائز و یلفیئر فورم کے 5 رکنی وفد نے چیئرمین حاجی عصر الدین، وائس چیئرمین سلیم طارق، میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ کے 3 رکنی وفد نے چیئرمین رانا مقصود احمد اور صدر حاجی غلام نبی میو، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کی نمائندگی کیلئے 2 رکنی وفد نے ریٹائرڈ ڈی آئی جی اظہر رشید خاں، میو قومی یکجہتی پاکستان اور میو فیڈریشن کراچی کے 5 رکنی وفد نے چیئرمین حاجی غلام رسول میو، الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کوٹرادھا کشن کے 6 رکنی وفد نے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم اور میو ویلفیئر فاؤنڈیشن پتوکی کے 5 رکنی وفد نے صدر چوہدری شاہد میو اور جنرل سیکرٹری راؤ احسن میو کی قیادت میں شرکت کی۔ تمام تنظیموں کے ایک ایک نمائندے نے اپنی اپنی تنظیم کی کارکردگی، اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ حالات میں میو تنظیمات کونسل کے کرادر کو موثر بنانے کی تجاویز دیں۔ جبکہ صاحب صدر برگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو، مہمان گرامی جمیل احمد میو اور برگیڈیئر (ر) ظفر لیٰسین بابر میو نے اپنے خطاب میں میو تنظیمات کونسل کی کوششوں کو سرہاتے ہوئے کہا کہ میو قوم نے جہاں انفرادی طور پر ترقی کی ہے وہیں پر تنظیمیں بنانے میں بھی تیزی سے ترقی کر رہی ہے مگر تنظیموں کی طرح کام کی رفتار نہیں۔ میو میو کیلئے قربانی نہیں دے گا تو کون دے گا، قوم کیلئے بغیر کسی منصوبے اور سسٹم کے بھاگ دوڑ کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی سوشل میڈیا پر تشہیر سے کوئی فرق پڑ سکتا ہے اسلئے قوم کیلئے نئے تجربات کرنے کی بجائے ہمیں اپنے رویوں اور کام کرنے کے انداز کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے کونسل کی کارکردگی اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالنے کے بعد کہا کہ اجمل خاں میو کی شہادت کے بعد تنظیمیں تو بہت بن گئیں لیکن کام ایسا نہیں ہو رہا جیسا ہونا چاہئے تھا اسی مقصد کیلئے کونسل بنائی گئی تا کہ اجتماعی کاموں میں بہتری لائی جا سکے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض کونسل کے سیکرٹری چوہدری نعیم حنیف نے انجام دیئے۔

میو تنظیمات کنونشن کے صاحب صدر برگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو پاکستان میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو، پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو، میو قومی یکجہتی کونسل پاکستان و میو میڈریشن کراچی کے چیئرمین حاجی غلام رسول میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کے نمائندہ اظہر رشید خاں، میو ایمپلائز و یلفیئر فورم کے چیئرمین حاجی عصر الدین، الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کوٹرادھا کشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم، میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کے مرکزی صدر شوکت علی میو، انجمن اتحاد و ترقی میوات کے صدر شہزاد جواہر، میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ کے صدر حاجی غلام نبی خاں، میو ہیرٹیج اینڈ کلچر فورم اسلام آباد کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، اور میو ویلفیئر فاؤنڈیشن پتوکی کے ذمہ داران ذمہ داران کو میو تنظیمات کونسل کی طرف سے تعریفی سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے (تصویر: صدائے میو)

پتوکی میں میو ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہونے والی جشن آزادی کی تقریب سے چوہدری احسن رضا خاں ایم پی اے، سردار راشد طفیل خاں میو ایم پی اے، اختر حسین بادشاہ سابق ایم پی اے، بابازادہ اسحاق میو، راؤ محمد حسن اور زاہد ضیاء ایڈووکیٹ خطاب کر رہے ہیں

ہمیں فخر ہے پاکستان کی بنیادوں میں سب سے زیادہ میو قوم کے اجداد کا خون شامل ہے

چوہدری احسن رضا، سردار راشد طفیل

ہماری قوم کے نوجوان ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا کر ملک وقوم کا نام روشن کر رہے ہیں، اختر حسین بادشاہ، بابازادہ اسحاق میو، زاہد ضیاء ایڈووکیٹ، راؤ گل حسن، شریف خاں ودیگر کا خطاب

میو ویلفیئر فاؤنڈیشن پتوکی کے زیر اہتمام ہونیوالی جشن آزادی کی تقریب میں بڑی تعداد میں معززین برادری کی شرکت اس موقع پر میٹرک میں اچھے نمبر حاصل کرنے والے طلباء میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کیے گئے

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) میو ویلفیئر فاؤنڈیشن پتوکی کے زیر اہتمام حسب سابق اس سال بھی مقامی میرج ہال میں 14 اگست کو جشن آزادی کی پروقار تقریب منعقد ہوئی جس میں ممبران صوبائی اسمبلی چوہدری احسن رضا خاں میو، سردار راشد طفیل خاں، سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ اور سول سوسائٹی کے رہنما بابازادہ اسحاق میو سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔ اس موقع پر چوہدری احسن رضا خاں، سردار راشد طفیل خاں میو، اختر حسین بادشاہ، بابازادہ اسحاق میو، زاہد ضیاء ایڈووکیٹ، گل حسن میو، شریف خاں میو، شاہد حسین اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ وطن عزیز کی بنیادوں میں سب سے زیادہ میو قوم کے اجداد کا خون شامل ہے اس لئے ہم پاکستان کو کسی صورت بھی کمزور ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری قوم کے نوجوان نہ صرف اپنی قوم کی بہتری کیلئے سرگرم ہیں بلکہ ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا کر ملک وقوم کا نام روشن کر رہے ہیں۔ میو ویلفیئر فاؤنڈیشن پتوکی کی طرف سے میٹرک میں قابل ستائش نمبر حاصل کرنے والے پتوکی کے میو طلبہ میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کیے گئے۔

پاکستان میو اتحاد کے صدر حاجی چوہدری اکبر میو یوم آزادی کے موقع پر حسن چوک احمد پور سیال میں پرچم کشائی کے بعد ہونے والی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

تحریک آزادی میں میو قوم کا کردار ناقابل فراموش ہے

چوہدری اکبر میو

میو قوم کو میو اتحاد کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جانا چاہیے، میو اتحاد کے صدر کا احمد پور سیال میں پرچم کشائی کی تقریب سے خطاب

تقریب میں ماسٹر خالد میو، مہر اللہ دتہ، چوہدری اسلم، چوہدری اختر میو، عرفان خالد اور شاہد اصغر سمیت بڑی تعداد میں معززین کی شرکت

احمد پور سیال (رپورٹ / عرفان خالد میو) 14 اگست کو حسین آباد احمد پور سیال میں پرچم کشائی کی پروقار تقریب منعقد ہوئی جس میں پاکستان میو اتحاد کے صدر حاجی چوہدری اکبر میو نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی پرچم کشائی کے بعد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری اکبر میو نے کہا کہ تحریک آزادی میں میو قوم کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ بحیثیت قوم پاکستان کے لئے جتنی قربانیاں میو قوم نے دیں ان کی مثال نہیں ملتی یہی وجہ ہے کہ ہماری قوم شروع سے اب تک پاک فوج کی حمایت کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ پاک فوج کیلئے پروپگنڈہ کرتے ہیں وہ ملک دشمن عناصر کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ حاجی اکبر نے کہا کہ ہماری پوری قوم کو شہید اجمل خاں کی تنظیم میو اتحاد کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جانا چاہیے تاکہ ہم ملک وقوم کے استحکام کیلئے ایک طاقت طب سکیں۔ تقریب میں ماسٹر محمد خالد میو، چوہدری اسلم میو، چوہدری اختر میو، مہر اللہ دتہ، شاہد اصغر میو، صدر پریس کلب عرفان خالد میو جنرل سیکرٹری اظہر چاند نے بھی شرکت کی۔

سرانوالی ڈسکہ کے ماسٹر محمد بشیر میو وفات پا گئے

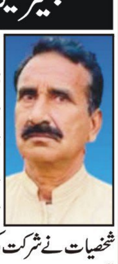

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) ڈسکہ کے مشہور قصبہ سرانوالی ک کی معروف شخصیت ماسٹر محمد بشیر میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں علاقہ بھر کے ٹیچرز سمیت بڑی تعداد سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اور مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

لیفٹیننٹ سرجن جنید غفار کے بھائی عدیل غفار میو خانپور میں ٹریفک حادثے میں جاں بحق

خانپور (نمائندہ صدائے میو) نیوی کے لیفٹیننٹ سرجن جنید غفار میو کے بڑے بھائی، ریسکیو آفیسر عدیل غفار میں خانپور ضلع رحیم یار میں ڈیوٹی کے دوران ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد ریسکیو افسران وملازمین سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

یوکے برمنگم میں فیاض میو کے پوتے کی دعوت عقیقہ میں شریک بریگیڈیئر (ر) شہزاد سلیم میو، محمد عمران میو، محمد فیاض میو، محمد عابد میو، احمد قیوم میو، لیاقت علی میو، کاشف میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

یونین فلور ملز بہاولپور میں پاکستان میو اتحاد کی طرف سے چوہدری محمد اسحاق میو، چوہدری محمد اسماعیل میو، چوہدری نور محمد میو اور دیگر معززین برادری کا جشن آزادی کا کیک کاٹنے اور پرچم کشائی کے بعد گروپ فوٹو

وفاقی ایڈیشنل سیکرٹری عبدالرشید میو لاہور میں رحلت فرما گئے

مرحوم کی تعلیمی خدمات ناقابل فراموش ہیں، جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی

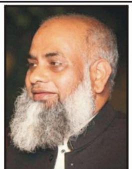

لاہور (نمائندہ صدائے میو) معروف تعلیمی شخصیت اور وفاقی ایڈیشنل سیکرٹری عبدالرشید میو طویل علالت کے باعث الحفیظ گارڈن کینال روڈ لاہور میں قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم ایک سال سے کینسر کت موذی مرض میں مبتلا تھے۔ جنازہ میں میو قوم کی معروف شخصیات، مختلف محکموں کے افسران سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ مرحوم بہترین استاد بھی تھے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ کی رہنمائی کرنے میں انکا کلیدی کردار رہا ہے۔

رانا جمیل میو اور حاجی جاوید کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) صوبے آصل لاہور کے نواحی گاؤں اتو آصل کے رانا جمیل میو، حاجی م جاوید میو اور شاہد میو (پٹرول پمپ والے) کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

پاکستان علماء کونسل قصور کے صدر قاری رسال الدین میو وفات پا گئے

جنازہ میں علمائے کرام، سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی

کوٹ رادھا کشن (نمائندہ صدائے میو) پاکستان علماء کونسل ضلع قصور کے صدر اور کوٹ رادھا کشن کی معروف سماجی شخصیت مولانا قاری رسال الدین آزاد میو بھمبھہ تحصیل کوٹ رادھا کشن کی حویلی عبدالقدوس والی میں اچانک قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں لاہور اور قصور کے معروف علمائے کرام، طلباء اور علاقہ بھر کی سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور مرحوم کے گھر جا کر ان کے بچوں سے اظہار افسوس کیا اور دعائے مغفرت کی۔

پیر محل کے نواحی چک نمبر 756 گ ب میں حاجی افتاب اقبال بالی میو میموریل ٹیپ بال کرکٹ ٹورنامنٹ شروع ہونے پر سابق کونسلر ڈاکٹر عبدالمنان میو، چوہدری ظفر اقبال میو، مرتضیٰ بشیر اور اعجاز سنار یا ٹیموں کا منفرد انداز میں خیر مقدم کرتے ہوئے (تصویر: صدائے میو)

سندھ کا صفحہ

ماہنامہ صدائے میو لاہور

میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

حیدرآباد میں میواتحاد کے مرکزی وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو، مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو، سندھ کے صدر حاجی عبدالعزیز میو، حیدرآباد کے صدر قاری محبوب احمد میو اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں نکلنے والی جشن آزادی ریلی کے شرکاء سے ایم پی اے ایڈووکیٹ راشد خاں میو خطاب کر رہے ہیں

میواتحاد کے زیر اہتمام حیدرآباد، میرپورخاص، ٹنڈوالہیار اور نصرپور میں معرکہ حق وجشن آزادی کی تقریبات

حیدرآباد میں جی او آر کالونی سے بڑی ریلی نکالی گئی، مہرعلی میں پرچم کشائی کی تقریب، میرپورخاص میں سٹلائیٹ ٹاؤن سے ریلی نکالی گئی اور جشن آزادی کا کیک کاٹا گیا، ٹنڈوالہیار اور نصرپور میں کیک کاٹا

جشن آزادی کی تقریبات میں پاکستان میواتحاد کے مرکزی رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی اور معرکہ حق کی تاریخی کامیابی پر پاک فوج کو خراج تحسین پیش کیا گیا

حیدرآباد/میرپورخاص/ٹنڈوالہیار (نمائندگان صدائے میو) پاکستان میواتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو کی ہدایت پر اندرون سندھ کے مختلف شہروں میں جشن معرکہ حق اور جشن آزادی بھرپور طریقے سے منایا گیا۔ تفصیلات کے مطابق جی او آر کالونی سے خدا حافظ بورڈ تک مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو، مرکزی وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو، سندھ کے صدر حاجی عبدالعزیز میو، ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں میو مرکزی سیکرٹری انفارمیشن شہاب الدین میو، ضلعی صدر قاری محبوب احمد اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں پرکشائی کے بعد بڑی ریلی نکالی گئی جس میں میواتحاد اور یوتھ ونگ کے ذمہ داران وکارکنان سمیت بڑی تعداد میں نوجوانوں نے شرکت کی۔ مہرعلی کالونی لطیف آباد نمبر 11 میں پرکشائی کی تقریب منعقد ہوئی، میرپور خاص میں میو اتحاد (یوتھ) کی طرف سے سٹلائٹ ٹاؤن سے جشن آزادی ریلی نکالی گئی اور یوتھ کے صدر فرخ بشیر میو کی رہائش گاہ پر کیک کاٹا گیا۔ ٹنڈوالہیار میں میواتحاد کے مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ، ٹنڈوالہیار کے صدر راشد حسین میو اور دیگر رہنماؤں عبدالرزاق میو اور انور علی میو نے میواتحاد کے ذمہ داران وکارکنان کے ہمراہ جشن آزادی ومعرکہ حق کی کامیابی کا کیک کاٹا جبکہ نصرپور میں میواتحاد کے رہنما محمد عمر میو اور فضل محمد میو نے نصرپور کے میو نوجوانوں کے ہمراہ جشن آزادی کا کیک کاٹا۔ 14 اگست کی تقریبات میں پاکستان میو اتحاد کے ذمہ داران وکارکنان نے معرکہ حق کی تاریخی کامیابی پر پاک افواج کو پاکستان کی سچی محافظ قرار دیتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا اور فیلڈ مارشل حافظ عاصم منیر کی جرات کو سلام پیش کیا۔ یوم آزادی کے روز حیدرآباد، میرپورخاص، ٹنڈوالہیار اور دیگر شہروں کی فضائیں پاکستان زندہ باد، پاک فوج زندہ باد اور شہید اجمل خاں پائندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہیں۔ واضح رہے کہ میو اتحاد کی طرف سے سندھ میں ہمیشہ ہی جشن آزادی کی ایک یا دو بڑی تعریبات منعقد کی جاتی ہیں لیکن پہلی بار کراچی، حیدر آباد، میرپورخاص اور ٹنڈوالہیار سمیت کئی شہروں میں الگ الگ تقریبات کا اہتمام کیا گیا جن میں معززین برادری نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔

میرپورخاص میں میواتحاد (یوتھ) کے ضلعی صدر فرخ بشیر میو کونسلر کی قیادت میں سٹلائیٹ ٹاؤن سے نکالی جانے والی جشن آزادی ریلی میں بڑی تعداد میں نوجوان شریک ہیں

نصرپور میں پاکستان میواتحاد کے رہنما محمد عمر میو، فضل محمد میو اور دیگر جشن آزادی کا کیک کاٹتے ہوئے

ٹنڈوالہیار میں میواتحاد کے رہنما محمد الیاس نکہ میو، راشد حسین میو، عبدالرزاق میو اور دیگر جشن آزادی کا کیک کاٹتے ہوئے

یوم آزادی پر جشن معرکہ حق منانا خوش آئند ہے
غلام نبی میو ایڈووکیٹ

پاک افواج نے جس طرح بھارت کی بدمعاشی کا منہ توڑ جواب دے کر اپنی اہمیت اور قابلیت کا لوہا منوایا اس پر جشن منانا بنتا ہے

سندھ کی میو تنظیمات نے جس جذبے کے ساتھ جشن آزادی ومعرکہ حق منایا اس پر وہ مبارکباد کی مستحق ہیں، سیکرٹری جنرل میو اتحاد

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) پاک افواج نے جس طرح بھارت کی بدمعاشی کا منہ توڑ جواب دے کر اپنی اہمیت اور قابلیت کا منوایا اس پر جشن منانا بنتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان میواتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ نے جشن آزادی کے موقع پر نمائندہ ''صدائے میو'' سے بات چیت کرتے ہوکیا۔ انہوں نے کہا کہ میو برادری کی طرف سے یوم آزادی کے موقع پر جشن معرکہ حق منا کر جس طرح ملک وقوم اور پاک افواج کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا اس پر خاص طور پر سندھ کی تمام میو تنظیمات مبارکباد کی مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آزاد وطن کی خاطر میو قوم نے جو لازوال

قربانیاں دی ہیں اس پر ہمیں فخر ہے۔ الحمدللہ ہماری قوم میں آج بھی ایسا جذبہ موجود ہے کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت کی خاطر پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑسکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری قوم نے جس طرح پاکستان کیلئے قربانیاں دی ہیں سرکاری سطح پر ان کی قربانیوں کو آج تک سراہانہیں گیا اور نہ ہی ہمارے شہدا کو کسی اعزاز سے نوازہ گیا ہے کہ افسوس کی بات ہے۔

مہرعلی کالونی لطیف آباد نمبر 11 حیدرآباد میں میواتحاد کی طرف سے جشن آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کی تقریب میں میواتحاد کے مرکزی انفارمیشن سیکرٹری شہاب الدین مالبیا ضلع حیدرآباد کے جنرل سیکرٹری صوبیدار میجر (ر) جاوید اشرف میو اور میزبانی بشیر احمد میو سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری شریک ہیں

سندھ میں جشن آزادی کے کامیاب پروگرامز پر میواتحاد کے رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں

حیدرآباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد کے مرکزی وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو نے کہا ہے کہ حیدرآباد، کراچی، میرپورخاص اورٹنڈوالہیار میں جشن آزادی کے کامیاب پروگرامز پر میواتحاد کے رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں

اُمیس میو کو بیکن اسکول کراچی میں O لیول میں ٹاپ کرنے پر مکمل سکالرشپ مل گئی

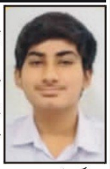

کراچی (نمائندہ صدائے میو) سکھر کی معروف شخصیت نمبردار حاجی شوکت علی میو کے نواسہ اور ڈاکٹر خورشید میو کے صاجزادے اُمیس میو کو بیکن اسکول کراچی میں O لیول ٹاپ کر کے (9A*/As) مکمل سکالرشپ مل گئی۔

میواتحاد یوتھ ونگ میرپورخاص کے صدر فرخ بشیر میو کی طرف سے جشن آزادی کا کیک کاٹنے سے پہلے میواتحاد میرپور خاص کے صدر، غلام فاروق میو، سابق کونسلر بشیر احمد میو، محمد عمر میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

حیدرآباد میں میواتحاد کے رہنما عبدالعزیز نکو میو اپنی پوتی بنت مبارک کو اچھے نمبروں سے میٹرک کرنے پر شاباش دیتے ہوئے

پاکستان میواتحاد ٹنڈوالہیار کے زیراہتمام جشن آزادی کی تقریب کے موقع پر میواتحاد کے رہنماؤں محمد الیاس نکہ میو، عبدالرازق میو، انور علی میو، ٹھیکیدار اسحاق میو، ٹھیکیدار عبدالوحید میو، ماسٹر جاوید میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

پاکستان میو اتحاد A-32 کورنگی کراچی میں ہونے والی جشن آزادی کی تقریب میں چیئرمین میو اتحاد حاجی افضل خاں میو، سینئر وائس چیئرمین شمس العارفین، نائب صدر سندھ حاجی نور محمد میو، زین العابدین، حاجی شوکت علی میو، لیڈیز ونگ کی جنرل سیکرٹری لائبہ عرفان میو، علی محمد میو، سابق چیئرمین محمد اسحاق میو، وائس چیئرمین محمد اصغر میو اور یونٹ کے دیگر ذمہ داران شریک ہیں جبکہ میو اتحاد منظور کالونی کے زیر اہتمام ہونے والی تقریب میں شوکت علی میو، مشتاق میو اور دیگر ذمہ داران شریک ہیں ....

اپنی فوج پر فخر ہے — پاکستان بنانے والے اس کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں حاجی افضل خان

جشن آزادی کے موقع پر کورنگی A-32 اور منظور کالونی میں پاکستان میو اتحاد کے پروگرام اور میو قومی تحریک کے زیر اہتمام بڑی ریلی۔ تقریبات میں بڑی تعداد میں معززین برادری اور نوجوانوں نے شرکت کی

کراچی (نمائندہ صدائے میو) کراچی کی میو برادری نے جشن آزادی اور جشن معرکہ حق بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا۔ تفصیلات کے مطابق کورنگی A-32 اور منظور کالونی میں میو اتحاد کے زیر اہتمام تقریبات ہوئیں جن میں پرچم کشائی کے بعد جشن آزادی کے کیک بھی کاٹے گئے جبکہ میو قومی تحریک پاکستان کے زیر اہتمام بڑی ریلی نکالی گئی۔ تقریبات میں معززین برادری خاص طور پر نوجوانوں بھی بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، سینئر وائس چیئرمین شمس العارفین، نائب صدر حاجی نور محمد میو، یونٹ صدر محمد اکرم میو، شوکت علی میو، وائس چیئرمین اصغر میو اور میو قومی تحریک کے چیئرمین مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ اور مولانا حاشر میو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان بنانے والے اس کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں اسی لئے میو قوم کو اپنی افواج پر فخر ہے اور ان کے شانہ بشانہ ہے۔

کراچی میں پاکستان میو قومی تحریک کے زیر اہتمام نکالی جانی والی جشن آزادی کی ریلی کے اختتام پر مولانا حاشر میو خطاب کر رہے ہیں جبکہ اسٹیج پر چیئرمین مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ، مرکزی صدر طارق میو اور مرکزی رہنما کاشف میو فیصل میو اور دیگر بھی موجود ہیں ....

میو برادری کی معروف شخصیت عبدالکریم میو وفات پا گئے

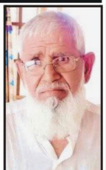

کوٹ غلام محمد (نمائندہ صدائے میو) ڈھگان رستی کے نواحی گوٹھ حاجی رستم خاں میو کی برادری کی معروف بزرگ شخصیت اور میو اتحاد کے سینئر رکن عبدالکریم میو جلال پر یا قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

گوٹھ امام خاں کے جمال دین کا بیٹا ایوب میو وفات پا گیا

میرپور خاص (نمائندہ صدائے میو) گوٹھ امام خاں میو کے جمال دین عرف جمالو میو کا نوجوان بیٹا محمد ایوب میو قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

ڈی سی حیدرآباد زین العابدین میمن، ڈی ایچ او ہیلتھ پیر محمد شاہ اور ڈاکٹر عشرت سماجی کارکن، میو اتحاد کے رہنما اور صدائے میو کے رپورٹر محمد حسن پپو میو کو تعارفی سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے

میو اتحاد کے رہنما علی جان میو کی رہائی میں میو تنظیمات کا متحد ہو کر قابل ستائش کردار

سرجانی سے نامعلوم وجوہات کی بنا پر علی جان کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر رکھا گیا جس کی وجہ سے میو تنظیمات میں ہلچل مچ گئی

میو اتحاد، میو قومی تحریک اور تحریک میوات کے رہنماؤں نے ہنگامی بنیادوں پر معلوم کر کے علی جان کو تیسرے دن رہا کرا لیا

کراچی (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ دنوں نامعلوم وجوہات کی بنا پر بغیر کسی مقدمہ کے میو اتحاد کے رہنما علی جان میو کو سرجانی نے گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر پہنچایا گیا تو کراچی کی میو تنظیمات میں ہلچل مچ گئی اور بعض تنظیموں سے بدظن لوگ بھی حرکت میں آ گئے، میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، محمد اسحاق میو، محمد ابراہیم میو، برکت علی میو، محمد حنیف میو، میو قومی تحریک کے چیئرمین مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ، مرکزی صدر محمد طارق میو، تحریک میوات پاکستان کے چیئرمین ارشاد شاہد میو ایڈووکیٹ اور دیگر نے ہنگامی بنیادوں پر اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے نہ صرف علی جان میو کا پتہ لگایا بلکہ تیسرے روز رہائی بھی دلا کر قابل ستائش کردار ادا کیا جس پر علی جان میو نے سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اتحاد کی اہمیت وطاقت کو سمجھنے پر زور دیا۔

ٹاؤن کمیٹی گیریلو (لاڑکانہ) کے وائس چیئرمین ڈاکٹر عطاء اللہ میو ساتھیوں کے ہمراہ جشن آزادی کا کیک کاٹتے ہوئے

آل پاکستان میو فیڈریشن کے چیئرمین غلام رسول میو، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کے صدر ڈاکٹر الیاس میو اور دیگر کورنگی کراچی میں ہونیوالے جشن آزادی کرکٹ ٹورنامنٹ کے اختتام پر کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے

میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کا دوسرا جشن آزاد کرکٹ ٹورنامنٹ

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کی سپورٹس کمیٹی کے زیر اہتمام دوسرا جشن آزادی ٹیپ بال کرکٹ ٹونارنامنٹ کا انعقاد نیشنل کرکٹ گراؤنڈ کورنگی میں ہوا جس میں میو کھلاڑیوں کی 8 ٹیموں نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حاجی غلام رسول میو چیئرمین میو فیڈریشن و میو قومی یکجہتی نے فاتح ٹیم اور بہترین کھیل کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں میں ٹرافی اور انعامات تقسیم کیے۔ اس موقع ہر آرگنائزیشن کے رہنما ڈاکٹر الیاس میو، عمران میو، حاجی اختر حسین بھی موجود تھے

قبضہ مافیا کی طرف سے جھوٹے مقدمہ کے نتیجے میں گرفتار ہونے والے پاکستان میو اتحاد ٹنڈوالہیار کے صدر راشد حسین میو، اسامہ میو اور دیگر کا رہائی کے بعد مبارکباد دینے والوں کے ہمراہ گروپ فوٹو

کراچی میں انسانی سمگلنگ اور غیرقانونی مہاجرین کی دوسرے ملک منتقلی کی ٹریننگ کے بعد اے ایس آئی عقیل میو ڈی ایس پی محمد یٰسین سے تعریفی سرٹیفکیٹ لیتے ہوئے

کوٹری کے احمد خاں میو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے

کوٹری (نمائندہ صدائے میو) خانزادہ کالونی کوٹری کے محمد جاوید میو کے والد محترم احمد خاں میو ولد دلشیر خاں طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میو حیدرآباد، نصرپور اور خدا کی بستی سے پاکستان میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور ان کے لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

نصرپور کے عثمان میو ولد خوشی محمد میو انتقال کر گئے

نصرپور (نمائندہ صدائے میو) ٹنڈوالہیار کے نواحی شہر نصرپور کے محمد عثمان میو ولد خوشی محمد میو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

میو سوشل گیدرنگ کراچی کے چیف آرگنائزر عمر اسحاق میو کی طرف حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اعظم بستی میں کی گئی دعوت میں شریک منظور احمد میو ایڈووکیٹ، حاجی غلام رسول میو ڈاکٹر الیاس میو، انجینئر حامد علی میو، محمد عقیل میو، حارث میو ایڈووکیٹ اور دیگر مہمانوں کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو ....

لیاقت حامد ایڈووکیٹ کے بھائی طاہر علی کراچی میں وفات پا گئے

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو ویلفیئر ٹرسٹ کراچی کے صدر لیاقت حامد میو ایڈووکیٹ کے بڑے بھائی طاہر علی میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں میو تنظیمات کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

میو تنظیمات کنونشن کوئی عام بات نہیں

عرض کیا ہے!
دھنگل خاں میو (سیالکوٹ)

قارئین کرام کو پہلے یہ بتادوں کہ میوخاں دھنگل میرا اصلی نام نہیں بلکہ قلمی نام ہے۔ چیف ایڈیٹر بھائی نے مجھ سے کہا کہ بھائی اپنا قلمی نام بدل لیں میں نے وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اس نام سے ایک شخص پہلے بھی لکھتا رہا جو اچھا رائیٹر ضرور تھا لیکن بہت کچھ لکھنے اور گمنام رہنے کی وجہ سے کافی حد تک مشکوک ہوگیا تھا اس لئے آپ اپنا کوئی اور نام رکھ لیں تاکہ کسی کے دل میں کسی بھی قسم کی کنفیوزن پیدا نہ ہو اسلئے میں نے اپنا نام میوخاں کی بجائے صرف دھنگل خاں رکھ لیا ہے۔ آج کے بعد میں اسی نام سے لکھا کروں گا۔ میں اپنے اصلی نام کے ساتھ بھی لکھ سکتا تھا لیکن میں نے دیکھا اور محسوس کیا ہے کہ کوئی بھی بندہ سچ لکھے تو ہماری برادری میں اس کے خلاف طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں اور میں طرح طرح کی باتوں کو برداشت نہیں کرسکتا البتہ انہیں داد ضرور دونگا جو طرح طرح کی سُن کر بھی اپنے موقف پر قائم رہتے ہیں۔ یہ بے مقصد باتیں تھیں جو لکھنی پڑ گئیں۔ اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

30 اگست کو لاہور میں پہلی بار برادری کی تمام تنظیمات کا مشترکہ کنونشن ہوا ہے۔ میں یہ مضمون کنونشن سے پہلے لکھ رہا ہوں کیونکہ مجھے کہا گیا تھا کہ ہوسکتا ہے کنونشن سے پہلے یا پھر کنونشن کے دوسرے روز میگزین پریس میں چلا جائے اس لئے مجبوراً پہلے ہی لکھ رہا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ تمام تنظیموں کا کنونشن کا ہونا ہے بہت بڑا کارنامہ اس لئے ہے کہ ہماری تنظیمیں ایک دوسرے کو قبول کرنا تو دور کی بات آپس میں رابطے رکھنا بھی گوارہ نہیں کرتیں۔ ان حالات میں میں تو اس کنونشن کو عجوبہ ہی کہہ سکتا ہوں۔ یہ بات تو میرے علم میں ہے کہ میو تنظیمات کونسل کا قیام صدائے میو فورم یا صدائے میو اخبار کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کونسل میں اس وقت فورم یا اخبار کی کیا حیثیت ہے اس بارے میں مجھے کچھ خاص معلوم نہیں البتہ اس پلیٹ فارم سے آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے اسکا کریڈیٹ تو صدائے میو کی ٹیم کو ہی جاتا ہے۔

کنونشن میں تمام تنظیموں نے ایک ساتھ بیٹھ کر کیسا محسوس کیا اور اس کے کیا نتائج سامنے آئے اس بارے میں تو ستمبر کے صدائے میو کے ذریعے ہی معلوم ہوگا۔ قبل از وقت تو کچھ نہیں کہہ سکتے مگر اس کوشش کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں اس بارے میں اپنی سوچ کے مطابق کچھ عرض کرنے کی کوشش ضرور کرونگا۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ اجمل خاں کی شہادت کے بعد نہ صرف مردہ تنظیمیں دوبارہ سے زندہ ہوگئیں بلکہ بہت سی نئی تنظیمیں بھی وجود میں آگئیں جن کا کم از کم میں نے تو کوئی خاص فائدہ نہیں دیکھا البتہ سوشل میڈیا کو دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی بھی برادری میو قوم سے زیادہ کام نہ کر رہی ہے اور نہ ہی کرسکتی ہے عجب تماشہ ہے دوسرے بھی دیکھ کر حیرت میں ڈوبے رہتے ہونگے کہ یہ کیسی قوم ہے جس کی تصویروں سے سوشل میڈیا بھرا رہتا ہے، ایسی ایسی خبریں اور تصویریں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ چلو چھوڑو سوشل میڈیا پر محنت کرنے والوں کو میری تلاش کی فکر لاحق ہوجائے گی اس لئے بس کنونشن کی ہی بات کرلیتے ہیں۔ یقیناً کنونشن بہت اچھا رہا ہوگا اور ایک دوسرے کو برداشت نہ کرنے والے بھی گلے ملے ہونگے اور اپنی قوم کیلئے کچھ اچھا کرنے کا عزم بھی کیا گیا ہوگا جو کہ بہت اچھی بات ہے۔ امید ہے اس کنونشن کے بعد میو تنظیمات کونسل کی ذمہ داریاں بڑھ جائیں گی لیکن ایک بات ہمیں سمجھ لینی چاہئے کہ کونسل کو مصلحت کی بجائے سچائی اور حقیقت کے دائرے میں رہ کر تنظیموں کے کردار کو بہتر بنانا ہوگا۔ تنظیموں کی حقیقت کیا ہے اور کام کی بجائے خودنمائی پر ہی زور کیوں دیا جاتا ہے ان باتوں سے یقیناً کونسل کے ذمہ دار اچھی طرح واقف ہونگے۔ کنونشن کے بعد وہی تنظیمیں کونسل کا حصہ رہیں گی جو اپنی قوم کیلئے کچھ کرنے کا عزم رکھتی ہیں جنہوں نے پرانی روش پر ہی چلنا ہے انکا نہ قوم کو فائدہ ہے اور نہ ہی کونسل کو پھر بھی اگر کونسل کے ذمہ دار سب کو خوش رکھنے کی سوچ لے کر چلیں گے تو اپنی اہمیت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ انشاء اللہ باقی باتیں صورتحال سامنے آنے کے بعد کرینگے۔

ہم میں سچ سننے کا حوصلہ کیوں نہیں؟

سب سے پہلے تو میو تنظیمات کونسل کو مبارکباد دینا چاہونگا کہ 30 اگست کو مسلسل بارش کے باوجود میو تنظیمات کنونشن میں برادری کی فعال تنظیموں کی بھرپور نمائندگی انشاء اللہ برادری میں مثبت اور پائیدار پیغام کا ذریعہ بنے گی۔ دوسری بات یہ کہ صدائے میو سمیت کسی بھی اخبار کے جو بھی رائیٹر حقائق کے برخلاف کسی نہ کسی کو خوش کرنے کیلئے لکھتے ہیں میں انہیں ذمہ دار رائیٹر نہیں سمجھتا۔ میں اچھا ہوں یا برا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اپنے کالمز میں ہمیشہ وہی باتیں لکھنے کی کوشش کرتا ہوں جن کی حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ مجھے اس بات کا بھی اچھی طرح علم ہے کہ کچھ لوگ اپنی قوم کیلئے عملی کام کرنے سے زیادہ جگہ جگہ جاکر میری برائیاں کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ مجھے کسی کی باتوں سے کوئی غرض نہیں اس لئے کوئی کچھ بھی کہے ،کتنی ہی برائیاں کرے میں وہی کچھ لکھوں گا اور کہوں گا جو سچ ہوگا۔

گذشتہ دنوں کراچی سے راجپوت سپریم کونسل کے ایک عہدار رانا شہزاد نے مجھے کال کی اور کہا کہ آپ سے ملنے کی بہت خواہش ہے اب جب بھی کراچی آئیں ہمیں ٹائم ضرور دینا۔ ان کی باتیں سُن کر مجھے حیرانی ہوئی کہ ان بھائیوں کو میری ذات سے کیا فائدہ اس لئے میں نے انکا شکریہ اور ملنے کا وعدہ کرنے کے بعد کہا کہ بھائی میں اپنی برادری کا نہ تو لیڈر ہوں اور نہ ہی خاص بندہ مجھ سے ملاقات کی خواہش سمجھ نہیں آئی، رانا صاحب نے کہا کہ ہم اپنے راجپوت گروپ میں آپکا صدائے میو پڑھتے ہیں اور ہمارے اپنے بھی کئی رسالے شائع ہوتے ہیں جن میں بڑے بڑے اشتہارات اور خوشامدی باتوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ آپ اپنی برادری کی اچھائیوں اور کمی کوتاہیوں پر کھل کر لکھتے ہیں اور اس سے بھی خوشی کی بات ہے کہ صدائے میو میں کسی دوسری برادری کے بارے میں کوئی منفی بات نہیں دیکھی بس اسی لئے ملنے کی خواہش ہے۔ اسی طرح ایک بار راشد رندھاوا صاحب نے کال کی اور بتایا کہ میں کسی کو فون نہیں کرتا آپ اٹھارویں بندے ہیں جن سے ملنے کی خواہش کیلئے کال کر رہا ہوں رندھاوا صاحب کے لاہور، کراچی میں کئی پٹرول پمپ ہیں اور بیرون ممالک میں بھی کاروبار ہے ان کی باتیں اس لئے نہیں لکھ سکتا کہ اپنے منہ سے میاں مٹھو بننے والی بات ہوجائے گی۔

یہ باتیں صرف اس لئے لکھی ہیں کہ اپنے تو نہ جانے کن کن الٹے سیدھے خطابات سے نوازنے میں لگے رہتے ہیں اور غیروں کی سوچ کا اندازہ لگائیں.....

خیر میو تنظیمات کنونشن کے بارے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں کسی کو اچھا لگے یا برا ہم نے اپنا فرض ادا کرنا ہے برادری تنظیموں کی شمولیت کے اعتبار سے کنونشن بہت اچھا رہا کیونکہ پاکستان بھر کی کسی بھی اعتبار سے جن 14 فعال تنظیموں کو دعوت دی گئی تھی ان میں سے 13 تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی اور سب سے اچھی بات یہ تھی کہ کسی پر تنقید کرنے کی بجائے سب سے اپنی اپنی کارکردگی پر ہی بات کی۔ تنظیمات کی طرف سے لکھوائی گئی تعداد کے لحاظ سے کھانے اور بٹھانے کا انتظام تو 150 افراد کا کیا گیا تھا لیکن موسم کی خرابی کی

وجہ سے جن کا آنا ضروری تھا وہ تو کم یا زیادہ تعداد میں پہنچ گئے لیکن جو کنونشن میں شرکت کی خواہش رکھتے تھے وہ شاید یہ سمجھ کر نہ پہنچے کہ بارش ہی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تو ایسے موسم میں پروگرام تو ہونے سے رہا۔ 13 تنظیموں میں سے 8 تنظیموں کے لوگ تو لکھوائی گئی تعداد سے بھی کم آئے لیکن صدائے میو فورم کے سب سے زیادہ 25 افراد شریک ہوئے اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ انتظامات کے معاملے میں کسی بھی تنظیم نے ذمہ داری کا مظاہرہ نہ کیا تو یہ کام بھی صدائے میو کی ٹیم کے حصے میں آیا اگر مقصد بڑی گیدرنگ کا ہوتا تو اور کسی کا تو پتہ نہیں لیکن اس تنظیم کے اور بھی بہت سارے لوگ شریک ہوسکتے تھے یا پھر دوسروں کی طرح کالج کے سٹوڈنٹ بٹھا کر ہال بھرا جاسکتا تھا۔

کنونشن تو ہوگیا اور برے حالات میں اچھا ہوگیا لیکن پھر بھی جو محسوس کیا اس کی نشاندھی کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جب میو تنظیمات کونسل واٹس ایپ گروپ میں تین چار دن کی مشاورت کے بعد طے پایا تھا کہ ہر تنظیم کا نمائندہ پانچ سے دس منٹ بات کرے گا تو 15 سے 25 منٹ کی بات کرنے والوں کو کیوں باور نہیں کرایا گیا کہ آپ کے پاس صرف اتنے منٹ کا ٹائم ہے؟۔ کمی کوتاہی ہوجاتی ہے لیکن سیکھ وہی بندہ سکتا ہے جو حقیقت کو تسلیم کرکے چلتا ہے جس نے کمی کوتاہیوں کی نشاندھی کرنے والے کو ہی غلط ثابت کرنے میں زور لگانا ہے اس کی سوچ پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ کرے کہ پہلے کنونشن کے اچھے اثرات سامنے آئیں اور یقیناً آ بھی سکتے ہیں مگر اس کے لئے ہر معاملے میں سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ باقی میو تنظیمات کونسل کی طرف سے تمام تنظیمات کو تعریفی سرٹیفکٹ دینا اچھی بات ہے یہ پہلا کنونشن تھا اس میں ایسا ہی ہونا چاہئے تھا مگر آئندہ کے پروگرام میں کارکردگی کی بنیاد پر تنظیموں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے تاکہ دوسری تنظیموں میں بھی احساس ذمہ داری پیدا ہو اور اپنی کارکردگی بہتر بنا کر قابل تحسین تنظیموں میں شامل ہوسکیں۔ کئی سال پہلے ایک تنظیم نے بڑا پروگرام کیا ''صدائے میو'' میں پورے صفحہ پر کلر میں اس کی رپورٹ شائع کی گئی لیکن اس تنظیم نے بغیر کسی مفاد کے لگائی گئی رپورٹ پر تو شکریہ بھی ادا کرنا گوارہ نہ کیا لیکن ایک سنگل کالم خبر کے مجموعی طور پر پروگرام اچھا اور کامیاب تھا مگر بچوں کی حوصلہ افزائی کرنیکا طریقہ ٹھیک نہیں تھا بس ہم نہ صرف غلط قرار دیئے گئے بلکہ اپنے مخالفین میں ہمارا نام لکھ دیا گیا۔ میو تنظیمات کنونشن پر لکھا ادارہ سوشل میڈیا پر ڈالا تو معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ کسی ایک تنظیم کا نہیں ساری ہی تنظیموں کے ذمہ داران کی یہی حالت ہے۔ تعریف کردیں تو ہماری ذمہ داری اور کمی کوتاہی کی نشاندھی کردیں تو ہم غلط اور مخالف۔ برادری کے حالات پر میں جو کتاب لکھ رہا ہوں اس کی اشاعت کے بعد تو ساری ہی تنظیموں کے لیڈران میرے مخالف ہی نہیں دشمن بن جائیں گے اس لئے میو سوچنے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ ''ارابس دِھکالے''۔

تحریک آزادی کے فراموش کردہ آنکھوں دیکھے خونی منظر

احمد پور سیال ضلع جھنگ سے حاجی شتاب خاں میو ولد گھڑ چڑی گوت سینگل پچھلا گاؤں سہن پوری نزد دسوانہ پاٹن تحصیل کشن گڑھ ریاست الور۔ تحریک آزادی کے حوالے سے یادوں کو تازہ کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ میری تاریخ پیدائش اندازاً 1919ء یا 1920ء کی ہے۔ 1947ء میں میری عمر تقریباً 27 سال تھی۔ میری شادی تقسیم ہند کے ہنگاموں سے تقریباً چھ برس قبل ہوئی تھی۔ میں پہلی جماعت تک ہی سکول جاسکا تھا۔ پاکستان اور مسلم لیگ کا نام میں نے 1947ء سے پہلے بھی سنا تھا۔

1947ء کے فسادات سے پہلے میوات کے ہندو مسلمان آپس میں مل جل کر رہتے تھے اور دونوں قوموں کے تعلقات انتہائی اچھے تھے۔ میرے ہوش میں کبھی فرقہ وارانہ فسادات نہ ہوئے تھے بلکہ 1932ء میں مہاراجہ الور کیخلاف کسان تحریک میں ہندو اور مسلمان کاشتکار اکھٹے تھے، کوئی فرقہ وارانہ تقسیم نہ تھی ،ہمارا آپس میں بھائی چارہ اتنا تھا کہ ایک دوسرے کی غمی خوشی میں شریک ہوتے تھے۔ تقسیم ہند سے دو تین ماہ قبل ریاست الور کی حکومت نے اپنی ملٹری اور ہندو دھاڑ کی مدد سے مسلمانوں کو ریاست سے بے دخل کرنے اور مارنے کی مہم شروع کی۔ ملٹری نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ علاقے کے معززین کو بلواتے اور تین شرائط سامنے رکھتے تھے۔

1۔ شدھی یعنی دوبارہ ہندو بن جاؤ۔

2۔ ریاست الور کی حدود سے باہر چلے جاؤ۔

3۔ اگر مندرجہ بالا دونوں باتوں میں سے کوئی ایک نہ مانی تو قبیلے اور خاندان سمیت قتل کردیئے جاؤ گے۔

ہم نے دھاڑ کے آنے سے پہلے ہی اپنا گاؤں چھوڑ دیا تھا۔ ہمارے نزدیک ہی ہندو اکثریت کا علاقہ تھا جو راٹھ کہلاتا تھا۔ یہ ہندو جاٹوں کا علاقہ تھا۔ دوسرے علاقوں سے فسادات کی خبریں آنے پر ہمارے علاقے کے میوؤں اور راٹھ کے جاٹوں کی پنچایت قصبہ کھرتل کی منڈی میں ہوئی جس میں فیصلہ ہوا کہ فریقین ایک دوسرے کیخلاف حملے نہیں کرینگے اور امن قائم رکھیں گے۔ بعدازاں راٹھ کے جاٹوں کو ریاست الور کی حکومت نے دھاڑ بنانے پر مجبور کیا اور جاٹوں نے موضع ہرسولی میں اکھٹا ہوکر نزدیکی میو دیہات مرزاپور وغیرہ میں آگ لگادی۔ ان دیہات کے باشندے پہلے ہی گاؤں چھوڑ کر چلے گئے تھے اس لئے یہاں جانی نقصان تو نہ ہو مگر ہندوؤں نے گاؤں لوٹے اور پھر اُنہیں نذرِ آتش کردیا۔ اس حملے کے بعد میوؤں کی پنچایت ہوئی اور دھاڑ کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ ہوا، الور کی ملٹری پر حملے کا بھی فیصلہ کرلیا۔ اس حملے میں دھاڑ کے ہمراہ ریاستی ملٹری کے 250 جوان بھی حصہ لیں گے۔ یہ خبر سن کر میوؤں نے مقابلے پر نہ آنے کا فیصلہ کیا اور علاقہ خالی کردیا کیونکہ میو ملٹری کے جدید اسلحہ کا مقابلہ کرنے کی

پوزیشن میں نہ تھے اور ہمارے پاس صرف توڑے دار بندوقیں اور لاٹھیاں تھیں۔ ہمارے گاؤں سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر پڑی سر ریلوے اسٹیشن تھا۔ فوج کی آمد کی خبر سن کر کچھ لوگ انگریزی علاقہ میں رشتے داروں کی طرف چلے گئے اور کچھ پناہ کیلئے موضع باگھوڑا کی طرف آگئے۔ ہمارا تقریباً سارا گاؤں پڑی سر اسٹیشن سے ٹرین میں سوار ہوکر دہلی آیا۔ اس ہنگامے میں ہمارے گاؤں کے تمام لوگ محفوظ رہے تھے۔

دہلی میں مسلم لیگ کے رضا کاروں نے ہمارے لئے ہندوراؤ کے باڑے میں کیمپ قائم کردیا اور ہم وہاں کچھ دن رہے۔ اس دوران ہمیں کچھ دن مسلم لیگ کی طرف سے راشن بھی مہیا کیا جاتا رہا۔ ہمارے بعد آنے والے میو جامع مسجد کے سامنے والے میدان میں ٹھرائے گئے تھے۔ جب دہلی شہر میں بھی فسادات شروع ہوئے تو مسلم لیگی رضا کار ہمیں ہندو راؤ کے باڑے سے نظام الدین کے نزدیک عرب سرائے میں لے گئے اور وہاں ہمارا کیمپ بنادیا۔ کرفیوں کی وجہ سے یہاں راشن بہت مشکل سے دستیاب ہوتا تھا۔ یہ بہت مشکل حالات تھے۔ ہم نے یہ عرصہ بہت مصیبت میں گزارا، بھولا پیاسا رہنا پڑتا تھا۔ ہمارے پاس پیسے تھے مگر پیسوں کا ملتا کچھ نہیں تھا۔ دہلی ہم تقریباً ایک ماہ رہے پھر بذریعہ ٹرین پاکستان کیلئے روانہ ہوگئے۔ بھٹنڈہ کے ریلوے اسٹیشن پر سکھوں نے ہماری ٹرین پر حملہ کردیا مگر مرہٹہ آرمی نے ہماری حفاظت کی اور ٹرین بحفاظت پاکستان آگئی۔ ہم نے دیکھا کہ بھٹنڈہ کا ریلوے اسٹیشن لاشوں سے اٹا پڑا تھا۔ راستے میں ہمارے گاؤں کا ایک نوجوان ٹرین سے گر کر ہلاک ہوا۔ اگر ریاستی ملٹری حملہ نہ کرتی تو ہم میوات چھوڑ کر کبھی پاکستان نہ آتے۔ ہم تو جان بچانے کی خاطر مجبوراً اپنے گاؤں سے نکلے تھے۔

پاکستان میں ہمیں گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ شہر میں کیمپ بنا کر رکھا گیا جہاں ہم ایک ماہ رہے۔ اس دوران حکومت کی طرف سے راشن ملتا رہا۔ ایک مہینے بعد ہمیں احمد پور سیال میں زمین الاٹ کردی گئی جو گھر ہمیں الاٹ ہوئے تھے ان میں برتن، بستر، چارپائی غرض ضرورت کا سب ہی سامان تھا۔

ہمیں زمین پر قبضے کے سلسلے میں کافی جھگڑا کرنا پڑا۔ ہمارے علاقے میں اکثریت سیالوں کی تھی انہوں نے جھگڑا شروع کردیا کہ یہ دیہاتی لوگ ہیں انہیں ٹاؤن کمیٹی میں زمین الاٹ نہیں کی جاسکتی۔ ان کے اثرورسوخ کی وجہ سے ہماری زمین کی الاٹمنٹ منسوخ ہوگئی جس کے بعد ہمیں طویل مقدمہ بازی کرنا پڑی اور ہائی کورٹ نے ہماری الاٹمنٹ بحال کی اور پھر ہم احمد پور سیال میں ہی رہنے لگے۔

جنگ آزادی 1857ء
رانگڑ راجپوتوں سے لڑائی

تاریخ کے مطالعہ کا شوق رکھنے والے کئی قارئین کرام نے گلہ کیا ہے کہ بیرسٹر کے بی خاں صاحب کے کئی مضامین کی سمجھ نہیں آتی کہ بات کیا ہو رہی تھی اور کہاں پہنچ گئی۔ قارئین کا گلہ ٹھیک ہے کیونکہ ہر واقعہ کا الگ باب ہونا چاہئے تھا اصل میں اس طرح کے مضامین رائیٹر کو کمپوز کر کے دینے چاہئیں تا کہ پڑھنے والوں کا تسلسل برقرار رہے لیکن ہاتھ سے لکھے صفحات کی تصویر بنا کر ارسال کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے کئی بار تسلسل کی کنفیوزن پیدا ہو جاتی ہے (ادارہ)

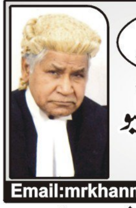
میو فریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

گزشتہ سے پیوستہ

8 اگست کو ہڈسن کے آدمیوں نے دوسری پارٹی کے حملہ آوروں کو روکے رکھا۔ 20 اہم آدمیوں نے اپنے گھوڑوں پر سے مخالف پر بھاری حملہ کیا۔ وہ افراتفری میں شہر کی طرف جانے پر مجبور ہوئے۔ ان کی پسپائی کو میچ لاکمیوں (Match Lock Men) سے فائرنگ کی زد میں رکھا جو مختلف عمارتوں میں کچہری سے شہر تک تھے، براہ راست ساری یونٹ تیار اور مکمل تھی مگر پھر بھی پچھلوں نے کچھ سامان بھیجا تا کہ وہ مزید حملوں کیلئے تیار رہیں۔ ہڈسن نے اپنی فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ گائیڈ آگے، لیفٹیننٹ وائز (Lt Wise) تخت کے دائیں اور لیفٹننٹ مک ڈووِل (Lt Macdowell) تخت کے بائیں طرف جو دوسری پارٹی سے مقابلہ کیلئے ہمہ وقت تیار تھے۔ یہ اس لئے کہ اگر وہ دوبارہ شہر سے آنے والے تین روڈوں سے حملہ کریں۔ اس صورتحال کے لئے سکمشرز Skirmishers (مرکزی لڑائی سے ہٹ کر کام کرنے والے) اور جن کے گھوڑ سوار موجود تھے جنہیں ہڈسن کی خواہش پر گھوڑوں سے اُتارا تا کہ وہ اپنی بہتر فائرنگ سے دوسری پارٹی کو واپسی پر مجبور کریں جو عمارتوں سے چھپ کر آئی ہو۔ یہ سروس انہوں نے اچھی طرح اور بڑی خوشی سے سرانجام دی۔

کچھ وقت گزر گیا تھا۔ انگلش فوجیوں کا ایمونیشن تقریباً استعمال میں آچکا تھا۔ یہ ظاہر تھا کہ دوسری پارٹی اپنی حفاظتی جگہ سے نکل کر دوبارہ حملہ کرے۔ ہڈسن نے تہیہ کیا کہ اس کی اپنی پوزیشن کے پیچھے ان کو کھلی جگہ میں لایا جائے اور کوشش کی جائے کہ وہاں لڑائی ہو۔ ہر چیز ویسے ہی ہوئی جیسا ہڈسن نے سوچا تھا۔ ہڈسن کے آدمی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گئے اور جان بوجھ کر اپنی جگہ متبادل کیلئے رکھ دی جو نزدیک تھے۔ یہ بوہڈ روڈ کے ساتھ جگہ تھی جس کے ذریعے برٹش روہتک پہنچے تھے۔ یہ لمبی ہو کر بڑی روڈ دہلی سے جا ملتی تھی۔ جنید کے گھوڑ سواروں نے ہماری دائیں جانب کو محفوظ کیا اور برٹش کے فوجیوں نے بائیں جانب کو سنبھالا۔ دوسری یعنی رانگڑ پارٹی چیختے چلاتے ہوئے اس جگہ میں آگئی جو

رانگڑ عیسائیوں کیخلاف اور بغاوت سے علیحدگی کریں تو امن کی خاطر گورنر جنرل سے ایک مضبوط سفارش کی جاسکتی ہے

برٹش نے خالی کی تھی اور ان کے گھوڑ سوار دائیں طرف اور ایک پارٹی گھوڑے دوڑاتی برٹش کے بائیں جانب آگئی۔ کچھ دیر انتظار کیا حتیٰ کہ سب کھلی اور خشک جگہ پر آگئے۔ ہڈسن کے آدمی مڑے اور یکدم رانگڑ پارٹی پر حملہ کر دیا جو اُن سے 150 یا 200 گز کے فاصلے پر آگئے تھے۔ کانڈز جو سب سے زیادہ نزدیک تھے فوراً اُن پر ٹوٹ پڑے دوسرے ساتھی بھی پیچھے سے آ کر مل گئے۔ رانگڑ پارٹی جو چند منٹ جمی رہی مڑی اور پھر بالکل افراتفری میں شہر کی دیوار تک پہنچا دی گئی یہاں آفیسروں کو اپنے آدمیوں کو فرار ہونے والوں کے پیچھے شہر میں داخل ہونے میں کچھ مشکل پیش آئی۔

میدان میں رانگڑ پارٹی کے پچاس گھوڑ سوار فوجی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ سوائے ان کے طرز عمل کے جو متعلقہ تھے۔ گائیڈز کولری کا اپنی حسب معمول بہادری اور آگے بڑھنے کا ایک بہت عمل مثال تقلید رہا۔ نئی رجمنٹ کے لئے جس کا اس ٹائم پہلی دفعہ دوسری پارٹی سے واسطہ پڑا تھا وہ نہ صرف نڈر ہو کر فائرنگ کے نیچے رہے بلکہ دوسری پارٹی کے سامنے مستقل مزاجی کے ساتھ ڈٹے بھی رہے اور جب ان کو آرڈر ملا مڑے اور سختی سے حملہ آور ہوئے۔ ان نتائج کی توقع رکھنا بالکل مایوس کن تھا سوائے آفیسروں کی شاندار رہنمائی اور قابل تعریف نظامت کی وجہ سے۔ قابل ذکر کیپٹن وارڈ، لیفٹیننٹ مکڈول، وائز، سی جے گاف اور ایچ گاف تھے۔ ان کی مشکل کی تعریف تب ہی ہوسکتی ہے جب یہ یاد رکھا جائے کہ سوائے گارڈز کے کسی کو بھی تربیت نہیں دی گئی تھی اور نہ ہی انہیں میدان جنگ کی حرکات کا علم تھا۔

8 اگست کی شکست کے بعد رانگڑ گھوڑ سوار شام تک روہتک کو خالی کر گئے اور اپنے زخمیوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ رات کے اندر اندر سارے رانگڑ اور کوسائی بھی ہمسائے گاؤں کو بھاگ گئے۔ ہڈسن کو جب یقین ہوگیا کہ اسکا کوئی بھی دشمن روہتک کے اردگرد نہیں ہے تو اپنے یونٹ کو اکھٹا کیا اور شمال میں ڈوسیائے بڑے گاؤں کے پاس کیمپ قائم کیا تا کہ گاؤں سے ضرورت اک سامان وغیرہ دستیاب ہوتا رہے۔ ہڈسن بلاواسطہ 22 کوس دور جھنڈ اور گوہانہ سے مواصلاتی رابطہ میں رہا، کھلود، کھرکودا اور سوپت سے بھی نظام ٹھیک چلا تھا۔ 18 ویں تاریخ کو روہتک سے نکل آئے اور 19 ویں دن ڈوسیشن پر قیام کیا جہاں جھنڈ کے راجہ نے آٹھ پوری طرح مسلح گھوڑ سوار مزید بھیج دیئے۔ ہڈسن کو ضرورت تو اور پیادہ فوج بمع ایک گن کا وعدہ کیا۔ 19 ویں دن شام کو میجر جنرل کے آرڈرز آئے کہ کیمپ کو واپس لوٹیں۔ دوسرے دن کھرکودا اور 21 ویں دن سوپت پہنچے اور پھر واپس دہلی آگئے۔ یہ رپورٹ 24 اگست کو لکھی گئی۔

Bulletins & Other State Lntelligence, 1857, Part II, P.2049-5

لیفٹیننٹ ہڈسن کی کمان میں ہیگ گاف Hugh Gough بھی تھا جو بعد میں جنرل بھی بن گیا تھا اُس نے اپنی یادداشتوں پر مبنی ''پرانی یادیں'' میں اپنے چشم دید روہتک پر حملہ کے واقعات بھی لکھے ہیں۔ اس نے تحریر کیا کہ تقریباً اگست 1857ء کے درمیان ہڈسن کو کیولری Cavalry کے ساتھ روہتک کی طرف بھیجا کہ وہاں کا جائزہ لے کر بتائے کہ اس بدنام علاقے میں کیا ہو رہا ہے۔ اطلاع ملی تھی کہ حریف فوجی وہاں اکھٹے ہوگئے ہیں۔ درحقیقت یہ دہلی چھوڑ کر آئے تھے۔ ہڈسن کیولری کے ساتھ دہلی سے 15 اگست کو نکلے اور دوسرے دن قلعہ بند گاؤں ''خرکودا'' پہنچے۔ ہڈسن کو معلوم ہوا کہ مفرور دہلی سے یہاں آئے تھے۔ جب اس گاؤں میں پہنچے تو دیسی ''ارریگولر'' کیولری کا آدمی فروٹ لایا اور ہڈسن کو پیش کئے۔ ہڈسن نے انکار کیا اور اسے گرفتار کر لیا۔ بغاوت سے پہلے کچھ فوجی چھٹی پر آئے ہوئے تھے مگر وہ واپس ڈیوٹی پر نہیں گئے اس لئے ان کی عدم وفاداری ثابت تھی۔ ہڈسن ان سواروں کو گرفتار کرنے پر تلا ہوا تھا۔ جب اس جگہ پر آئے تو ہم نے ان کو ہتھیار ڈالنے کو کہا۔ ہیگ گاف کے مطابق ہمارے ساتھ گائیڈز کی چھوٹی سے پارٹی تھی جس کا رسالدار قانون خان مسلمان تھا اور وہ بھی مسلمان تھے اُس نے ان کو قرآن کا واسطہ دیا جو وہ چھوٹی سی اپنے ساتھ رکھتا تھا کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ ان کی جان بچ جائے گی۔ وہ خوف زدہ تھے اس لئے نہ مانے اور اپنی زبان میں گالیاں دیتے رہے۔ اس قلعہ نما گھر کو جانے کا اتنا تنگ راستہ سرنگ کا تھا کہ چار پایہ بن کر جانا تھا اس لئے سیڑھی منگوائی گئی ہم اندر آئے تو وہ اُوپر چھت پر چڑھ گئے وہاں سے وہ ایک اور بلڈنگ کے کمرہ میں گئے جس میں سے دوسرے کمرے کا دروازہ تھا اور اس کی ایک کھڑکی تھی۔ ہم میں سے کچھ نیچے آئے مگر اُوپر جہاں باغی چھپے ہوئے تھے انہوں نے ہمارے ایک یا دو ساتھی کاٹ دیئے اس دوران ہڈسن نے چھت میں سراخ کرا کر جلتا ہوا گھاس پھونس ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں دھویں سے وہ باہر نکل آئے تلواریں ان کے ہاتھ میں تھیں اور اپنی زندگی کی خاطر لڑنے لگے۔ وہ دس بارہ سے زیادہ نہ تھے۔ چند منٹ تک ہنگامہ خیز لڑائی ہوئی اور بہادری سے لڑے مگر ان کو قابو کر کے قتل کر دیا گیا ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکا، ہم اپنے ٹھکانہ پر واپس آئے۔ اس دیسی فوجی افسر اور دوسرے پکڑے ہوئے افراد کا کورٹ مارشل کیا۔ ہڈسن کے حکم پر انہیں بھی شوٹ کر دیا گیا۔

دوسرے دن روہتک کی طرف گامزن ہوئے۔

ہڈسن کے پاس پہلے ہی معلومات تھیں کہ حریف وہاں اکھٹے ہو رہے ہیں۔ 17 تاریخ کی صبح ہم پھر روہتک کی طرف چلے وہاں پرانے قلعہ کے پاس بڑی تعداد میں مسلح آدمی موجود تھے انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی فائرنگ شروع کر دی۔ ہڈسن نے کچھ انتظار کے بعد ان پر حملہ کیا اور وہ شہر کی طرف بھاگ نکلے۔ ان کے بارہ یا تیرہ آدمی مارے گئے۔ دوسری صبح ایک کیولری کی بڑی تعداد ہم پر حملہ آور ہوئی۔ لڑائی ہوئی ان کے پچاس گھوڑ سوار اور بہت سے پیادہ سپاہی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ ہم نے انکا شہر کی دیواروں تک پیچھا کیا اور انہیں بالکل تنہا کر دیا۔ 19 اگست کو ہم واپس دہلی کو لوٹ آئے۔

Hugh Gough old Memorles

ضلع روہتک کی طرح ضلع حصار میں جنگ آزادی مئی 1857ء میں شروع ہوئی اور ہانسی سرسہ تک پھیل گئی۔ یورپین کو مارنا شروع کیا، بنیا اور مہاجن کو لوٹا اور انگریزوں کے وفاداروں کو بھی کونے لگایا۔

شاہی خاندان کے شہزادہ محمد اعظم خاں نے برطانوی راج کے خاتمہ کا اعلان کر کے خود اپنی اتھارٹی قائم کر لی اور دہلی چلا گیا۔ اس کے بعد پنجاب کے چیف کمشنر کے حکم پر ڈپٹی کمشنر فیروز پور نے ایک بڑی طاقت کے ساتھ لڑ کر ڈسٹرکٹ حصار کو اپنے کنٹرول میں لیا۔ پرنس اعظم خاں دہلی سے واپس آیا اور کنٹرول کرنے کیلئے کئی جھڑپیں برٹش کے ساتھ ہوئیں مگر کامیابی نہ مل سکی۔

لیفٹیننٹ جان ملڈ میٹ کا حصار پر حملہ!

19 اگست 1857ء کو تقریباً 2000 رانگڑوں نے شہر حصار پر حملہ کر دیا لیکن انگلش فوج نے ان کو نقصان کے ساتھ شکست دی۔ اندازاً 200 سے 300 تک جانوں کا نقصان ہوا۔ ہریانہ لائٹ انفنٹری Hurianah Light Infantry اور آرگولر سوارز Aregular Sowars کو پکڑ لیا۔ انکا مختصر مقدمہ چلا اور پھانسی دے دی گئی۔ لیفٹیننٹ ملڈ میٹ کی رپورٹ جو گورنر جنرل نے منگوائی اس کے مطابق تین سو باغی مارے گئے اور اس تعداد سے دوگنے زخمی ہوئے یہ غور کرتے ہوئے کہ برٹش کی طرف سے سارے فوجی پولیس اور نئی فوج میں بھرتی ہونے والے تھے نتیجے کی روشنی میں برٹش آفیسرز اعلیٰ تعریف کے قابل ہیں۔ جواب آیا کہ ظاہر ہوتا ہے کہ لیفٹیننٹ ملڈ کے انتظامات بروقت اور فیصلہ کن تھے اور یہی سپریم گورنمنٹ کے شکریہ کہنے کی وضاحت ہے۔

لفٹیننٹ جان ملڈ میٹ کی رپورٹ جو اس نے گورنر جنرل کے مشاہدہ کیلئے تیار کی۔ میں لکھا کہ ہم 18 اگست کو حسب آرڈر اپنے افسروں اور فوجیوں کے ساتھ حصار پہنچے جبکہ مزید ایک کمپنی کترمکھی رجمنٹ اور 43 پنجاب برک انداز بھی آملے۔ 19 تاریخ کو اچانک صبح 10 بجے شہر میں جمع شدہ تقریباً دو ہزار دیہاتیوں اور ہریانہ لائٹ انفنٹری کے بہت سے سپاہی اور چار سو لڑا کا گھوڑ سوار جو زیادہ تر ارِ دگولر کے تھے ان سب نے حملہ کر دیا۔ ان کی کمان شہزادہ محمد اعظم کر رہے

شاہی خاندان کے شہزادہ محمد اعظم خاں نے برطانوی راج کے خاتمہ کا اعلان کر کے خود اپنی اتھارٹی قائم کر لی اور دہلی چلا گیا

تھے جس کے بال بچے بھی اس وقت حصار میں ہی تھے باغیوں نے ناگوری گیٹ پر حملہ کیا اور اس میں سے فائرنگ کرتے ہوئے گیٹ کو بڑی کلہاڑیوں سے توڑنا شروع کر دیا جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ بیکانیری اس کی چھت پر سے ان کو نہ دیکھ سکے۔ کترموکی فوراً نیچے آئے اور ان کی فائرنگ کا فائرنگ سے جواب دیا۔ باغی فوجی پیچھے کی طرف ہٹ گئے اور پل کی اوٹ ہوگئے پھر ڈوگرا محلّہ کی عمارتوں اور نہر کے کنارے پر ہوگئے۔ پھر گیٹ پر پچاس ٹوانہ ہارس (فوجی) محافظ کھڑے کر کے گیٹوں کو محفوظ بنا دیا۔ قلعہ کے بڑے دروازے کو بھی اسی طرح محفوظ بنا دیا جس میں باغ سنگھ کے 380 آدمی تھے جبکہ ان پر زیادہ اعتماد نہ تھا لیکن مجبوری تھی۔ اس کے بعد ناگوڑی اور بھرا دروازوں پر تیار لڑنے والے گھوڑ سوار تعینات کر دیئے تا کہ ضرورت پڑنے پر وہ فوراً دفاع کر سکیں۔ باغی (یا آزادی پسند) گھوڑ سوار یہ دیکھ کر ان کے پیادہ سپاہی اور لوگ دروازہ سے پیچھے کی طرف دھکیل دیئے تو وہ بھی کچھ پسپا ہوئے لفٹیننٹ ہنٹ گوگھڑا اور قصوری ہارس (فوجی) کی کمان کرتے ہوئے بھدرا گیٹ کی دیوار کے نیچے سے گھومے اور باغیوں کو سڑک اور پھر نہر کے پل کی دوسری جانب جانے پر مجبور کیا۔ لیفٹیننٹ بولیو (Boileau) عیسیٰ خیلوی گھوڑ سواروں کی کمان کرتے ہوئے ناگوری گیٹ کے پل کے پار جا کر باغیوں پر لیفٹیننٹ ہنٹ کے ساتھ مل کر حملہ کیا۔ اس پر آزادی پسند گھوڑ سوار اور پیدل فوجی سب منگالی کی طرف بھاگے تاہم ان میں سے کئی ڈوگرا محلّہ کے مکانوں کی آڑ لے کر شہر پر گولیاں برساتے رہے۔

جان ملڈ میٹ نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ اس کے بعد مسٹر جیکسن کے ماتحت کترمکی فوجیوں کو بھگانے کیلئے بھیجا جو اس نے بڑی موثر طریقے سے کیا اور خود نے مسٹر ٹیلر سپریڈینٹ گورنمنٹ کے فارم کی کمپنی ٹوانہ گھوڑ سواروں کو لیکر بھاگنے والوں کا پیچھا کیا تین میل تک انہیں کاٹ دیا گیا ان کے پسپا ہونے کے راستوں کی انکی لاشوں سے شناخت کی۔ ایک بہت بڑی تعداد کچہری کے عقب میں میدانی کھنڈروں میں تھی۔ یہ ڈر تھا کہ شہر کے غیر متاثرہ لوگ اور ہمارے دوست جن پر بھروسہ نہ تھا شاید اُٹھ کھڑے ہوں اور گیٹوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں اور باغی پیدل فوج جو بڑی تعداد میں تھی اب بھی شاید وہ ڈوگرا محلّہ میں ہوں اور واپس دہلی دروازہ سے آئیں اس لئے جان ملڈ میٹ نے گھوڑ سواروں میں سے ایک حصہ علیحدہ جو محلّہ کی طرف تھا کیا تاہم مسٹر جیکسن کے ماتحت کترمیکوں نے باغیوں کی پیدل فوج کو قابو کر لیا تھا۔

اردگرد کے گاؤں کی رپورٹس کے مطابق جو آزادی پسند تھے ان کی تعداد چار سو سے لے کر پانچ سو تھی اور زخمی 260 تھے۔ خوف اس قدر شدید تھا کہ منگالی پہنچنے سے پہلے پانچ سوار چل بسے۔ رانگڑ بجائے اس جگہ پر اکھٹے ہوتے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ لڑائی کے دوران 28 کو قیدی بنا لیا گیا تھا ان میں ایک دفعہ دار، ایک سوار جو فسٹ او دھا ارد گولر کیولری اور تین سپاہی ہریانہ لائٹ انفنٹری کے تھے۔ یہ چونکہ فوجی باغی تھے اس لئے ان کو میرے حکم پر گولی ماردی گئی باقی کو مقدمہ چلانے کی غرض سے ساتھ لے آیا۔

روہتک کے 2000 رانگڑوں کی پٹیشن

لیفٹیننٹ ہڈسن کے روہتک کے ایک بڑے گاؤں ''کھر کھودا'' پر 15 اگست اور دو دن بعد 17 اور 18 اگست (1857) کو روہتک پر کامیاب حملے کے نقصانات رانگڑوں کیلئے ناقابل برداشت ثابت ہوئے رہی سہی کسر لیفٹیننٹ جان ملڈ میٹ کے 19 اگست کے حصار پر حملے نے پوری کر دی۔ گو جنگ آزادی کیلئے ان کی قربانیاں قابل تعریف تھیں ان حالات میں روہتک کے اکابرین نے یہ بہتر سمجھا کہ برٹش کے مزید حملے روکنے کیلئے امن کی خاطر تحریری پٹیشن پیش کی جائے اس سلسلے میں روہتک کے لوگوں نے ایک پٹیشن گورنر جنرل کو بھیجی جو سالانہ خبرنامہ The Annals اور دوسری میوٹنی رپورٹس میں شائع ہوئی۔ سالانہ خبر نامہ کے مطابق ضلع روہتک کے 2000 رانگڑوں نے عام معافی کی ایک پٹیشن گورنر جنرل کے نام بھیجی جسکا جواب لیفٹیننٹ گورنر مسٹر ''کویون'' نے کرنل گریتھ کو اس طرح لکھا کہ اگر وہ گھناؤنے جرم کے مرتکب نہیں تھے خصوصاً عیسائیوں کیخلاف اور بغاوت سے علیحدگی ہو تو ضلع کے امن کی خاطر ان کی حمایت میں گورنر جنرل سے ایک مضبوط سفارش کرنے کا وعدہ کیا جاسکتا ہے بشرطے کے وہ ہتھیار ڈال دیں۔

(جاری ہے)

سلسلہ وار

گھرچڑھی میوخاں

میوخاں اور واکا باپ کی گرفتاری

گزشتہ سے پیوستہ

گھرچڑھی، میوخاں اور سمرا نے ایک ڈھابا سُو لگان روٹی کھایو اور سہرا ے دیکھن چل پڑا۔ سہر کہا دیکھنو ہو بس بکھت گجاری کررا ہا۔ جب لوگ سوگا تو تینُون نے مُھون کے ڈھاگا لپیٹا اور پھر دھنّا سنار کی دکان پہ جا پہنچا۔ بجار صُم صام پڑو ہو۔ دھنّا کی دکان کے اُوپر ای واکی ہیلی (حویلی) ہی۔ گھرچڑھی نے اپنی اٹکل سُو دکان کا تالا کھولا اور آہٹ تک نہ ہون دی۔ ایک دم تینوں دکان میں گھس گا اور بھیتر گھس کے دروجّا موندھ دیا۔ تینون کا ہاتھن میں بیٹری ہی۔ لوہا کی ٹھوس اور مجبوت الماری ہی جن سُو تجوری کہوے ہا۔

(تجوری میواتی میں والوہا کی الماری سُو کہوے ہا جو ڈیڈھ ہاتھ چوڑی اور آدمی کی جانگھ جتنی اُونچی ہووے ہی۔ یا میں لوہا کا اُوپر تلے تین پڑت ایسے سانٹھا جاوے ہا کہ وَنے ایک بلاند موٹائی کا لوہا ایک پڑت بن جاوے ہو۔ وامیں دو گونٹھان کی موٹائی کے برابر لوہا کی سلاخ ہووے ہی جو تالا کو کام دیوے ہی اور اُو تالو کوئی کنّیا انگلی کی دائیں موٹی نال سُو کھلے ہو اور بغیر تالی کے اُو کائی بی صورت میں نہ کھلے ہو..) اپر میواتی کی ایک کہاوت اے ”چورن گو تالا کہا؟“ مطلب ای کہ چورن کے آگے مجبوت (مضبوط) سُو مجبوت تالو نہ ٹکے ہے۔ گھرچڑھی نے تجوری کا تالا پل بھر میں ای کھول گرایو۔ تجوری گہنان اور سونا کی اینٹن سُو بھری پڑی ہی (سونا کی اینٹ آدمی کی آنگلی کی جُو موٹی اور آنگلی جتنی ای لمبی ہووے ہے، چوڑائی میں آدھی آنگلی کے برابر ہووے ہے)

سارا گہنا اور اینٹ برابر برابر تین جگے گھٹری بنا کے باندھ لی، ہرکائی نے اپنی اپنی گھٹڑی اپنی اپنی کڑی کے ساتھ کس کے باندھ لی۔ تینون کی پیٹھ پہ پانچ پانچ سیر بوجھ ہو۔ اپر اُو کہن ایناں کہ ”لوبھی کا پیٹ اے تو بس قبر کی ماٹی اے بھر سکے ہے“ اب بی اُن نے تسلّی نہ ہوئی۔

سُنار کی ہیلی کی سیڈی (سیڑھی) دکان کے بھیتر سُو اوپر جاوے ہی اُن نے سیڈی چڑھی اور دروجو جا کھولو۔ ہیلی میں گھس کے اُن نے سب سُو پہلے گھر کی پیڈھی ڈھونڈی اور وے کھڑکی (باری) کے پئے جادھری۔ سُمرا نے سسکاری سی بھری اور بتائی کہ سُنار کو کون سُو کمرہ ہے۔ تینوں وامیں جا پہنچا۔ سُنار کو پلنگ ایک اور تجوری کے آگے بچھ رہو ہو۔ میوخاں سِرھانے اور گھرچڑھی سنار کی پائنتی کھڑو ہو گو کہ جے یا سنار کی دِسا بکی اور ای جاگ گو تو یا ہے قابو کرلیواں۔

سُمرا نے چھوٹی سی تجوری اُٹھا کے کندھان پہ دھری اور باہر چل دیو اپر نہ جانے کائیں چیج کی ٹھوکر لگی کہ سُمرا لڑکھڑایو اور دھڑام سُو پہلے تجوری اور پھر اُو آپ گر پڑو۔ دھما کو ہو یو تو دھنّا کی آنکھ کھل گی اور بڑبڑا کے اٹھ بیٹھو اور ساتھ ہی وانے ”چور چور“ کی رولن مچادی۔ تینوں ایک دم دبڑ دبڑ سیڈھی اُترتا چلاگا۔ دکان کو پھاٹک اُٹھایو۔ سُمرا اور گھرچڑھی تو باہر نکل گا میوخاں رہ گو۔ اتنے میں ہیلی کا سارا لوگ چور، چور کی دہائی دیتا سیڈی پہ اُترا اور چھتن پہ چڑھ کے رولن مچادی۔ میوخاں نے لوگ آتا دیکھا تو باہر نکلن کی بجائے دوڑ کے اُوپر چڑھ گو۔ لوگن نے چڑھتو دیکھ لیو، پل کی پل میں لاٹھی، سوٹا، کتکا، تلوار غرض جا کا ہاتھ میں جو آیو چڑھ دوڑو۔

میوخاں چوبارہ کی سیڑھی چڑھ کے چھت پہ جا پہنچو اور بے سوچے سمجھے دھڑام سُو نیچے کود گو۔ گشت کا سپاہی رولن سُن کے کھڑا ہیلی مہیں دیکھ راہا اُن نے چور چھت سُو کودتو دیکھو تو چوکس ہوگا اور یا سُو پہلے کہ میوخاں کھڑو ہو ر بھگتو تین چار سپاہی وا کے اوپر پڑ گا اور بھرتی سُو وا کا ہاتھن میں ہتھکڑی پہرادی۔ چور پکڑو، تلاسی لی تو کڑی پہ گہنا بندھا پڑا ہا۔ چوری ثابت ہوگی۔ وا ہے پکڑ کے مال سمیت کشن گڑھ کا تھانہ میں لے گا۔ کوتوال نے ساری بات سُن کے حوالات میں موندھ دیو۔ دھنّا نے لُٹی پٹی دکان دیکھی اور رپٹ لکھوادی۔

اب تک کری گئی وارداتن کو کائی اے پتو نہ ہو کہ کس نے کری ہاں اپر اب چور پکڑو گیو تو حقیقت کھلی کہ یہ تو خدا بخش چوکی والا کا ای چھورا ہاں۔ خدا بخش اے تو سارو کشن گڈھ کہا الور کو راجہ بی جانے ہو۔ واجوان نے اہیر اور جاٹ مار بھگایا ہا۔ تھانے دار جاٹ ہو۔ پتو چلو کہ ای تو خدا بخش کو سپوت اے تو بڑبڑایو:

واہ! بائے واہ! باپ سرکاری چوکی دار اور بیٹا چور! اچھو کسب اٹھایو ہے!

دن چڑھو منڈی سُو خدا بخش بلوایو گیو۔ وا کا سان گمان میں بی نہ ہی کہ بیٹا ایسو چاند چڑھائیں گا۔ تھانے دار نے اُو بی بن پوچھے تاچھے حوالات میں موندھ دیو کہ دوسرو چور بی پکڑو جائے گو تو تینون نے اکھٹو ای الور سرکار میں پیس کر دیئے گو اور انگریج سرکار اور مہراج سُو انعام اور ترقی پائے گو۔

گھرچڑھی اور سُمرا پہاڑ کے اُوپر پہنچ کے رُک گا اور بیٹھ کے میوخاں کی باٹ دیکھن لگا۔ تھکا ہرا نیند کا جھٹکا آیا اور سوگا۔ دن چڑھ گو، آنکھ کھل گی اپر میوخاں نہ آیو۔ سمجھ لی کے گھر چلو گیو ہوئے گو۔ اُن نے پتو نہ ہو کہ اُو پکڑو گیو ہے اور سات میں بے گناہ باپ بی قید ہو گوا ے۔

گھرچڑھی بولو:

”دُسُمرا نگد روپیہ تو ہاتھ نہ آیا اب یا گہنا کو کہا کراں؟“ پیروج پر (فیروز پور) چلاں ہُون کو دھانا سُنار میرو واپھک (واقف) اے۔ میں نے کئی بر واکو چھوٹا موٹا ٹوم چھلا بیچا ہاں۔ یا گہنا کو اُو صحیح دام دیئے گو۔ دونوں سو کے چست ہوگا ہا اپر بھوک لگ آئی ہی۔ ہین کونسی ماؤ کھنی بیٹھی ہی جو اُن کو بلو کے کھسی دیتی۔ جھرنا پہ گیا، مُھوں ہاتھ دھویا اور ٹھنڈو میٹھو پانی پی کے بھوک اور پِس مٹائی اور پھر پیروج پر جا پہنچا۔

گودھانا سمرہ اے پہچانے ہو، گھرچڑھی پہلی بر دیکھو ہو۔ سنار نے سُمرہ کا کہن پہ پہلے اُن کو بجار سُو منگوا کے حلوہ پوری اور مٹھائی کھوائی جب اُن کو پیٹ بھر گو تو سُمرا نے اپنو مال سنار کو دکھایو۔ ای بات دونون نے پہلے ای طے کرلی ہی کہ پہلے سمرا اپنا مال اے دے دیئے گو نا تر وا اُو سمرا کا مال اے بی نہ لین دے سے) اپر سمرا نے وا کی بات نُوں کاٹ دی۔

”بھایا! ہمارا کون سا ان میں روکڑا خرچ ہویا ہاں بھاگتا بھوت کی لنگوٹی ای سہی“

گھرچڑھی نے اُو دیکھو۔

مورکھ لوبھی! روکڑا نہ خرچا۔ جان تو ماری اے کہا جان روکڑا ن سُو بی گئی گجری؟۔ ”اپنی اپنی سمجھ اے“ سمرا نے پولا سا مھوں سُو کہی تو گھرچڑھی اے غصو آگو۔ بولو: ”اُلّو کا پٹھا! انت کو رہو نہ چوہڑا کو چوہڑو۔ ای حرام کو مال اے اپر کہا ای ایسے سیج سُو مل گو اے۔ اُو کون سا کھاتا میں جائے گی جے کہیں پکڑا جاتا تو گس کی ماسُو ما کہتا، قید کاٹ راہوتا۔ بتا کیک رکات کو ثباب ملتو؟۔ سُمرا کچّو ہوگو۔ عمر میں تو گھرچڑھی سُو بڑو اپر جات اور عقل میں وا سُو کم ہو بولو:

جوان بُرو کیں مانا ہا تیری بات سُو لا آنہ سچّی اور پکّی اے۔ میں سچ مچ اُلو کو پٹھا ہوں چوہڑو جو ہو یو گھرچڑھی اے اپنی گلتی کو احساس ہوگو کہ وانے واسُو چوہڑو کہہ کے جیا جتی کری اے بولو:

”پھر بی تو بڑو آتیں نے یا سُو پہلے بی لین دین کری اے۔ بھروسہ کو آدمی اے۔ یا ئی مارے تو تُو ہین آیو ہا۔

بالم
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

چوری کرتے بکھت تو وے مھوں پہ ڈھاٹا باندھے ہا اپر اب اُن نے کوئی ڈر نہ ہو کھلے مُھوں دکان پہ پہنچا ہا۔ سُنار تو سمرا اے دیکھتے ای سمجھ گو ہو کہ جرور کچھ نہ کچھ چور کے لایو ہے۔ اپر ای دوسرو جُوان یا کے ساتھ کونْ اے۔ جاتی کو چوہڑو نہ بلکن کوئی ساؤ کاربچہ لگے ہے کہ پھر کوئی میو پوت اے۔ وانے دونون کو کُھلا دل سُو سواگت کرو۔ کھاپی کے اُن نے مُھون پہ ہاتھ پھیرا تو سنار بولو:

سُمرا! اب کے تو گھنائی دنن میں نہایو آ کا؟۔

لالہ جی! کام سِرا ای آیو جاوے ہے نوئی بے بات مھوں اُٹھائی کون ڈولے ہے؟۔

کام کی بات سُنی تو سنار کا کان کھڑا ہوگا بولو:

”تو چل پھر بھیتر چل کے بات کرنگا“

دکان کے پچھواڑے ای وا کی بیٹھک ہی جامیں اُو کام سُو تھک ہار کچھ دیر آرام کرے ہو۔ آگے گودھانا وا لے پیچھے گھرچڑھی اور سب سُو انت میں سُمرا آیو۔ گودھانا نے سُمرا سُو کہی:

”ای جوان تیرے ساتھ اے؟“

”جے میرے ساتھ نہ ہو تو، تو میرے سنگ سنگ کیں رہتو؟“

گودھانا تا کھسیانو ہوگو، ہنس کے بولو:

”ٹھیک اے، ٹھیک اے میں نے تو سیج ای پوچھی ہی“

بیٹھک سنار کی ہی یا میں تجوری بی ہی اور گھس وٹّی بی، پیتل کا ہلکا موٹا پاٹ بی ہا، کھٹالی بھی دھری ہی اور ایک لوہا کو چولھا بی ہو ساتھ میں دیوا سلائی (ماچس) بی دھری ہی۔

سُمرا نے بگیر کچھ کہے اپنی گھٹری کھولی اور سارا گہنا وا کے آگے دھر دیا۔ گودھانا کی آنکھ پھٹی کی پھٹی رہ گی بولو:

”دُسُمرا! اب کے تو کوئی لمبو ہاتھ مار وا ے؟“

روج روج کی چھوٹی موٹی چوری چکاری سُو ہار گو ہوں یا مارے لمبو ہاتھ مار نو پڑو اے۔ گودھانا نے سونا اور چاندی کا گہنا الگ الگ کرا۔ سارا ایک ایک کر کے پرکھا۔ مال ایک دم کھرو ہو بولو:

”واڑی! مال تو ایک دم کھرو اے تو پھر دام بی کھرا ای ہونا چہیاں؟ سُمرا نے جتائی۔ گودھانا ایک دم گمبھیر ہوگو اور بولو:

”دیکھ سُمرا! میں نے کدی تیرے سات دھوکو نہ کرو۔ تو کو بجار کا بھاؤ سُو چار آنہ فالتو ای دیا آں“

پچھلی باتن نے چھوڑ اب کی بات کر سُمرا نے نے دخل دیو:۔

”اینٹ کو بھاؤ پندرھے روپیہ تولا ہے یا کو دام پورو دوں گو۔ گھڑا مال میں ملاوٹ اور کھوٹ بی ہووے ہے یا میں رتی تولہ کاٹ کے دس روپیہ تولہ دوں گو۔ جے منجور ہے تو بول نہیں تو کوئی اور گھر دیکھ لے“

ای تو ہو گو سونا کو مول اور چاندی؟ سُمرا نے پوچھی:

”چاندی کو تو تُو ہے پتو ای اے کہ روپیہ تولا چل روا ے۔ یا کا میں بارھے آنہ دوں گو“

ٹھیک ہے چل تول کر۔

گھرچڑھی چپ چاپ دوئُون کی باتن نے سُن رو ہو اُو ایک شبد بی نہ بولو۔ گودھانا نے سونا کا گہنا تولا۔ پورا اسّی تولا نکلا۔ رتی تولہ کا حساب سُو دس ماشہ کاٹ کاٹی اور سات سو نبّھے روپیہ بنایا۔ چاندی تولی پوری چار سیر ہی جن کا تین سو بیس (320) تولہ بنا کل ملا کے ہجار سُو اُوپر ہوگا۔ چوہڑا نے تو کدی اتنا روپیہ سُپنا میں بی نہ دیکھا ہا۔ بے ہوس یو تو ہو تو بچو۔

سُنار نے سُمرا کو روپیہ گن کے دیا۔ وانے ہجار اپنی انٹی میں باندھا اور پر کا ساڑھے چھ روپیہ کُرتا کی گوجھا میں دھر لیا اور گوجھا ایسے تھپتپائی جیسے کائی چھوٹا بالک اے پیار سُو سُون کو تھپتھپا وا ہاں۔

گھرچڑھی نے ایک نگاہ سُمرا پہ گیری۔ سُمرا نے ناڑ کو جھٹکا دے کے جتائی کہ اُو بی اپنا مال اے کھول دیوے۔

گھرچڑھی نے اپنی پوٹلی کھولی۔ گودھانا نے گھڑی کو مال دیکھ کے گھرچڑھی اور سُمرا باری باری دیکھا۔ سُمرا بولو:۔

لالہ جی! ای سب یائی جوان کی کرامت اے ای بی اتیک ای مال اے اور کچھ دیر پاچھے ہمارو بڑو بھائی بی آئے گو وا پہ بی اتیک ای مال اے۔ تیری تو موج ہوگی۔ گودھانا نے بگیر تولے ای کہی:۔

”جب تو کہہ روا تو پھر تولنا کی جرورت نہ ہے“

تول کے دیکھ لے اتیک ای نکلے گو۔ رتی بھر بی کم جیادہ نہ نکل سے۔ گودھانا کچھ نہ بولو اور تجوری سُو ہجار روپیہ اور ساڑھے چھ روپیہ نکال کے گھرچڑھی کے آگے دھر دیا۔

سُمرا بولو:۔

پاچھے سو فرصت سُو تول لیو جے بڑھتی نکلے تو اُوپر کا پیسہ دے دیو اور جے کمتی نکلے تو صبر کر لیو اللہ خیر سلّا اگلی بر تیری کمی پوری ہو جائے گی۔

گودھانا بولو

”سنا کی آنکھ ای نا کھڑی ہووے ہے جے رتی ماشہ کم بڑھتی ہووے تو ترت ای جتا دیوے ہے“۔

گودھانا نے گھرچڑھی کو پچاس روپیہ اور دیا تو دونوں حیران ہو کے سنار اے دیکھن لگا۔ سُنار نے دیکھتا دیکھا تو ہنس کے بولو:۔

سُمرا! تو تُو پرانو آدمی آ۔ آ تو جا تو رہوا ہا اپر ای جُوان پہلی بر میری دکان پہ آیو اے اور یا کا پگ ایسا بھگوان آں کہ ایک دن میں ای اتیک مال دے دیو جو کدی کئی مہینان میں بی نہ بنّا پاتو۔

گھرچڑھی نے جھٹ روپیہ گپک لیا اور جلدی سُو گوجھا میں دھر کے بولو:۔

”ایسان نہ کرو و آمال دیوا ے“

سُنار حیران رہ گو کہ اسان ماننا کی بجائے اُلٹو اپٹو اسان جتا روا ے تنک تیکھا سُور میں بولو:۔

”لالہ! اتیک کڑبو کیں بولا ہا؟ کون سا تیر و گھر کو ہے؟ چوری کو ای مال اے ناں؟“

گھرچڑھی نے جیونْی کو دودھ پیو ہو تڑاک سُو بولو:۔

”چوری اتیک ای سہج اے تو تُو کیں نہ کر لیوا؟ ہین کیں رتی رتی کے پیچھے مرا ہا؟“

سنار پہ کوئی جُباب نہ ہو۔ وا کو کام تو ایسو ہو کہ جے اُو اُن سُو اوکلتو تو بجار اکھٹو ہو جاتو۔ لوگ بات پوچھتا تو بات کھل جاتی اور وا کی برسن کی بنی بنائی پل بھر میں اُدھڑ جاتی۔ بات بٹان کو بولو:۔

”کچھ ان جل اور ہو جاوے؟“

لالہ جی! ہالین کو پیٹ سُہالین سُو نہ بھرے ہے تیں نے دو پوری کھوا کے سمجھ لی کہ ہم دھاپ گا؟۔

سنار بولو:۔

”بیٹھو میں ابھی کے ابھی ڈھابا سُو بھوجن منگوا رو ہُوں“ یا کے ساتھ ای وانے دکان مہیں مُھوں کر کے اونچی اواج میں کہی:۔

چھوٹو! دوڑ کے جا۔ ڈھابا پہ سُو دو آمین کو بھوجن لے کے آ اور سُن ڈھابا والا سُو کہیو دو میو ہاں یا حساب سُو بھوجن دیوے اور پھر بولو:

”اِت جا اُت آ کہیں ہُون ای جا کے بیٹھ جاوے ناں مہمانن نے تاول اے“

پھر اُن سُو بولو:۔

”میں یا گہنا اے کٹھالیا کو دے آؤں تم بیٹھو“

ای کہہ کے اُو ہون سو چلو گو۔ تھوڑی ای دیر میں چھوٹو دو آدمین کے ساتھ پہنچ گو۔ دونون کا ہاتھن پہ بڑا بڑا تھال ہا جن میں کئی طرے کا بھوجن بھرا پڑا ہا۔ وے تھالن نے دھر کے چلا گا تو سُمرا بولو:۔

”ججمان! میں تو تھوڑو بہت ای کھاؤں گو پہلے تو پیٹ بھر لے جو کچھ بچ جائے گو وا ئے میں کھاؤں گو۔

گھرچڑھی نے کہی:۔

”دُسُمرا! بچنا کی باٹ مت دیکھیو کچھ نہ بچ سے، کوئی بات نائے ججمان“

بات کیں نا ٹے ای لے۔

گھرچڑھی نے ایک تھال میں سُو آدھو بھوجن دوسرا تھال میں اُٹھا لیو اور آدھی تھال سمرا کے مہیں رگسائی۔

”ججمان! میں کوئی میو تھوڑو ہوں جو اتیک کھاؤں گو یا میں سُو آدھو اور نکال لے“

گھرچڑھی نے بگیر کچھ کہے آدھو اور نکال لیو نوں چوتھائی بوجھن سُمرا پہ اور پونے دو تھال اپنے پئے رہ گا۔ اتنے سمرا چوتھائی بھوجن اے نمیڑے وا سُو پہلے ای گھرچڑھی نے پونے دو تھال بھوجن چٹ کر گرایو۔ سمرا کی آنکھ پھٹی کی پھٹی رہ گی۔ (جاری ہے)

میوخاں سِرھانے اور گھرچڑھی سنار کی پائنتی کھڑو ہو گو کہ جے سنار کی دِسا بکی اور ای جاگ گو تو یا ہے قابو کرلیواں

سُمرا نے بگیر کچھ کہے اپنی گھٹری کھولی اور سارا گہنا سنار کے آگے دھر دیا۔ گودھانا کی آنکھ پھٹی کی پھٹی رہ گی

7 مرلہ
5 مرلہ
تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
4 مرلہ
3 مرلہ
نیو
آبادی سرائچ
صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
ہیڈ آفس
جلکے سٹاپ مین فیروزپور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945

پاہٹ ایسوسی ایٹ
اینڈ ڈیولپرز
3 مرلہ 5 مرلہ کے رہائشی پلاٹس اور تیار گھر 3 سال کی آسان اقساط پر حاصل کرنے
اور DHA فیز 10 کے رقبہ کی خرید و فروخت کے لئے تشریف لائیں
مین فیروزپور روڈ پرانا کاہنہ شہزادہ روڈ شہزادہ
چوہدری شریف خاں پاہٹ
چوہدری رشید خاں پاہٹ
0321-4748129
0301-4515690

ٹنڈوالہیار میں معیاری اور پائیدار فرنیچر کا با اعتماد نام
المہران
فرنیچر ہاؤس
نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈوالہیار
پروپرائیٹر
عبدالرزاق میو

100%
قدرتی خالص اور جنگلی
SHAMMAAS HONEY
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شماس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شماس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

6 یوم دفاع
ستمبر
مادرِ وطن کے شہدا کو سلام
منجانب
ٹھیکیدار
شہاب الدین میو
سابق سینئر نائب صدر
میو اتحاد ٹنڈوالہیار
0301-3560615

ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبرون
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کاناکاچھا فلائی اوور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور
چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگوڑیا
0300-8463844

یوم دفاع
6 ستمبر
1965
مادرِ وطن کے شہدا کو سلام
خدمت بلا تفریق
پاکستان صدائے میو فورم
S.M.F
منجانب
چوہدری سعید اقبال میو
0300-4649920
مرکزی نائب صدر: پاکستان صدائے میو فورم

6 ستمبر کے شہدا کو
سلام عقیدت
ٹنڈوالہیار اور گردونواح میں کسی بھی قسم کی بہترین تعمیر کیلئے
آج ہی رابطہ کریں
منجانب
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر
پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

حکیم مقنع اور آسمان پر چمکتے دو چاند!

نبی کریم ﷺ کے وصال پاک کو ابھی کم وبیش سو سال ہوئے تھے کہ خلافت عباسی میں خلیفہ ابو جعفر المنصور کے زمانے میں خراسان کے علاقے مرو کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جہاں ڈیڑھ صدی گزرنے کے باوجود اسلام کی تعلیمات ٹھیک طرح سے نہیں پہنچ پائی تھیں لیکن گاؤں میں ایک مسجد موجود تھی مگر نمازیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس گاؤں میں ایک دھوبی کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ نام اس کا ھاشم رکھا گیا لیکن یہ مشہور ابن مقنع کے نام سے ہوا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ کراہت کی حد تک بدصورت ہونے کے سبب نقاب اوڑھ کر رہتا تھا۔ مقنع نقاب کو کہا جاتا ہے۔

بچہ بڑا ہو کر گھر سے نکلنے لگا تو دیگر بچے اس کی بدصورتی کی بنا پر اسے اپنے ساتھ کھیلنے میں شریک نہ کرتے۔ یہ بچہ دن بدن تنہائی کا شکار ہونے لگا۔ باپ نے دیکھا کہ جب اسے کوئی بھی منہ نہیں لگاتا بلکہ ہر کوئی اس سے کراہت محسوس کرتا ہے تو اسے اپنے ساتھ دھوبی کے کام پر لگا لیا۔ ایک روز گاؤں کی مسجد میں کوئی مسلمان عالم آیا۔ تو پورے گاؤں نے اس عالم کی آؤ بھگت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور سبھی لوگ نہائت ادب اور احترام سے پیش آتے۔ چھوٹے ہاشم نے جب عالم کی یہ عزت دیکھی تو اس نے باپ کے ساتھ کام سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ وہ بھی عالم بنے گا۔ باپ نے سر پکڑ لیا کہ اب کیا کرے۔ مجبوری میں ہاشم کو مسجد کے مولوی کے حوالے کر دیا۔ مگر ہاشم کی تعلیم سے لگن اور استاد کا سب کو ایک برابر سمجھنا اس کے شوق تعلیم اور بڑھتا گیا۔ کیونکہ صرف مسجد ہی ایسی جگہ تھی جہاں اسے اپنے برابر بیٹھنے سے کوئی منع نہ کرتا۔ گاؤں کے مولوی نے اس کا شوق تعلیم دیکھتے ہوئے اسے قریبی گاؤں کے ایک بڑے استاد کے پاس تعلیم حاصل کرنے بھیج دیا۔

باوجود اس کے اس کی شکل وصورت انتہائی بدشکل اور کریہہ تھی کہ لوگ اس سے کراہت محسوس کرتے تھے اور اس کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے تھے۔ لوگوں کی اس نفرت کے سبب اس کے اندر کے حسد اور احساس کمتری نے اس کو حد سے زیادہ متاثر کیا۔ اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ یہ لوگ جو اس کو کمتر و بدصورت جانتے ہیں اسے ان لوگوں پر حکمرانی کرنی ہے۔ ابن مقنع اپنی جوانی کے زمانے میں گھر چھوڑ کر چلا گیا اور نہ جانے کہاں کہاں کی خاک چھانتا پھرا۔ اس دوران اس نے علم کیمیا، جادو، شعبدے بازی اور دیگر علوم وفنون سیکھے اور کئی سال تک اپنے گاؤں سے غائب رہا۔ عباسی خلیفہ مہدی کے زمانے میں یہ اپنے گاؤں واپس آ گیا۔ یہ ایک دور دراز گاؤں تھا جہاں دین کے معاملے میں جہالت تھی۔ اس نے اپنے جادو اور کیمیا کے علم کے بل بوتے پر لوگوں کو طرح طرح کی شعبدے بازیاں دکھا کر ان کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ جب لوگ اس سے بہت زیادہ متاثر ہو گئے تو ایک دن وہ برملا کہنے لگا:

”خدا اس سے براہ راست بات کرتا ہے۔ مجھ میں کسی پیغمبر کی روح آ چکی مگر تم لوگ یہ بات کسی سے نہ کہنا لوگ یقین نہیں کریں گے۔“

بڑی عمر کے لوگوں نے تو لاحول پڑھی اور اس کی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے لیکن نوجوان بیٹھے رہے۔ وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ نوجوان طبقہ ہی اس کے کام آ سکتا تھا۔ جب خاصے لوگ اس پر ایمان لے آئے تو وہ انہیں لے کر ماوراالنہر کے علاقے کش میں پہنچ گیا۔ دشوار گزار پہاڑی راستوں کے درمیان یہ علاقہ اس کے مذموم مقاصد پر پورا اترتا تھا۔ وہاں اس نے ایک قلعہ تعمیر (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قلعہ پہلے سے موجود تھا اور ویران پڑا تھا) کر لیا۔ دور دراز اور دشوار پہاڑی علاقہ ہونیکی وجہ سے جنگ میں اسے مضبوط دفاع حاصل تھا۔ اس نے وہاں سے گزرنے والے قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا اور اپنے پیروکاروں پر لوٹ مار حلال قرار دے دی اور ان کو حکم دیا کہ وہ بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ قلعہ میں ہی رہائش اختیار کریں۔ غرض اس لوٹ مار سے اس نے بہت پیسہ دولت حاصل کر لیا۔ یہ لوگ لوٹ مار کرتے اور پھر قلعہ بند ہو جاتے۔ اس علاقے میں وہ دور دور تک مشہور ہو گیا۔ لوگ اسے دیکھنے اور اس سے مناظرہ کرنے آتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ اس کو کوڑھ کا مرض بھی لاحق ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی ناک اور ہونٹ گل کر جھڑ چکے تھے۔ (یہ بھی روایت ہے کہ کسی کیمیاوی تجربہ کے دوران اس کا چہرہ جھلس گیا اور ایک آنکھ بھی ضائع ہو گئی تھی)۔ اب اس نے اپنی بدصورتی چھپانے کے لیے سونے کا ماسک یا نقاب پہننا شروع کر دیا تھا جسے یہ ہر وقت چہرے پر چڑھائے رکھتا تھا۔ اس نے یہ مشہور کر دیا کہ توبہ نعوذ باللہ جبرائیل علیہ السلام نخشب کے ایک مقام پر اس سے کلام کرتے ہیں اور اس کو حکمت کی باتیں بتاتے ہیں۔ ان کے حکم کے مطابق عام گنہگار انسان اس کا چہرہ دیکھنے کے روادار نہیں ہیں اس لئے وہ اپنا چہرہ چھپا کر رکھتا ہے۔

بہت سے لوگوں اور بغداد کے علماء نے اسے جھوٹا کہہ کر معجزہ دکھانے کو کہا تو اس نے ایک نقلی چاند بنایا جو نخشب کے علاقے کے ایک کنویں سے طلوع ہوتا تھا۔ نخشب ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے جسے ترکی میں قرشی کہتے ہیں۔ علماو ماہرین کا خیال ہے کہ اس نے ماہِ نخشب بعض فِلزات مثلِ سیماب وغیرہ کی لاگ سے بنا کر نکالا تھا جو دو ماہ تک غروب نہیں ہوتا تھا اور چار فرسنگ یعنی پندرہ میل تک اس کی روشنی پہنچتی تھی۔ یہ چاند سیماب اور چاندی کے اجزائے ترکیبی اور مقنع کے فن شعبدہ بازی کا کمال تھا۔ ضعیف العقیدہ لوگ اسے خدا سمجھ بیٹھے۔ وہ چاند نخشب کے کنویں سے طلوع ہوتا اور تقریباً پندرہ میل کی مسافت کو روشن کرتا تھا۔ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کیونکہ آج سائنس کی حیرت انگیز ترقی کے باوجود سائنسدان بجلی کے ہوتے ہوئے کوئی ایسا بلب ایجاد نہیں کر سکے ہیں جو اکیلا اتنے بڑے علاقے کو روشن کر سکے۔

ابن مقنع کے چڑھائے اس چاند کی خبر دور دراز تک پہنچ گئی اور لوگ جوق در جوق اس کے پیروکاروں

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو (پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

میں شامل ہونے لگے۔ بہت سے لوگ گمراہ ہوئے اور اس کو سجدہ کر کے خدا مان لیا۔ ابن قنع کے پیروکار رات میں چاہ نخشب کے گرد جمع ہو جاتے اور پھر مقنع چاہ نخشب سے چاند طلوع کرتا جو کافی بلندی پر جا کر معلق ہو جاتا اور ہر طرف روشنی پھیل جاتی جو میلوں دور تک نظر آیا کرتی تھی۔ اس وقت کے عباسی خلیفہ مہدی تک اس فتنے کی خبر پہنچی تو اس نے اس فتنے کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیا کیونکہ اس وقت وہ خود بہت سے مسائل میں الجھا ہوا تھا۔ جن میں ایک بنوامیہ کی بغاوت تھی۔ دوسری بات یہ کہ اس دور میں اس قسم کے فتنے اکثر سر اٹھاتے رہتے تھے لیکن کچھ عرصے بعد خود ہی ختم بھی ہو جایا کرتے تھے۔ خلیفہ مہدی نے اس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا لیکن خلیفہ کی یہ لاپرواہی انتہائی سنگین نوعیت کے نتائج لائی۔

ابن مقنع کا فتنہ صرف اس کے علاقے تک محدود نہیں رہا بلکہ دور دور تک پھیل گیا۔ اس کے پیروکار نہ صرف ہر گزرنے والے قافلے کو لوٹنے لگے بلکہ اب ان کی دیدہ دلیری اور بدمعاشی اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ یہ قافلوں میں شامل عورتوں اور لڑکیوں کو بھی قید کر کے ان کو اپنی لونڈیاں اور باندیاں بنانے لگے۔ اب ابن مقنع طاقت کے نشے میں سرشار تھا۔ اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ اس نے علاقے کے حاکموں کو خطوط روانہ کر دیئے جس میں اس نے دعویٰ کیا کہ توبہ نعوذ باللہ خدا اسکی ذات میں حلول کر گیا ہے لہٰذا اس کو خدا تسلیم کیا جائے اور اس کی مکمل اطاعت کے ساتھ ساتھ نذرانے پیش کیے جائیں۔ ایسا ہی ایک خط اس نے خلیفہ مہدی کو روانہ کیا جسے پڑھ کر خلیفہ سخت طیش میں آ گیا۔ اس کو اپنی لاپرواہی کا احساس ہوا اور اس نے جواباً اپنی فوج اس فتنے کی سرکوبی کے لیے روانہ کر دی۔ خلیفہ مہدی نے اسے ایک معمولی آدمی سمجھا اور اس کے لئے فوج کے چند دستے روانہ کئے۔ یہ خلیفہ کی بہت بڑی بھول تھی۔ ابن مقنع کی فوج نے خلیفہ کی فوج کو شکست سے دوچار کر دیا۔ اس شکست کے بعد خلیفہ مہدی نے باقاعدہ مکمل تیاری کیساتھ اپنے وزیر معاویہ بن عبداللہ کی سرپرستی میں ایک لشکر اس فتنے کی سرکوبی کے لیے تیار کیا۔ لیکن مقنع کی طاقت اتنی بڑھ چکی تھی کہ یہ لشکر بھی ناکام ہو گیا۔ اب خلیفہ نے معاویہ بن عبداللہ کی مدد کیلیے مزید بھرپور اور تازہ دم کمک بھیجی۔ اس کمک کے پہنچنے کے بعد اسلامی فوج نے دوبارہ مقنع کے قلعے پر حملہ کیا اور کافی مشکلات کے بعد معاویہ بن عبداللہ قلعے کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اپنی شکست دیکھ کر ابن مقنع نے قلعے کو آگ لگا دی اور اپنے پیروکاروں کو اس میں کودنے کا کہا اور خود قلعے سے فرار ہونیکی کوشش کی۔

بعض جگہ مورخین نے لکھا ہیکہ اس نے اپنے پیروکاروں کو زہر دے دیا تھا بہرحال قلعے سے فرار ہونے کی ناکام کوشش میں وہ پکڑا گیا۔ حکیم مقنع کی موت کے متعلق بعض مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مسلمان قلعے میں داخل ہو گئے اور انہوں نے مقنع کو قتل کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس نے پہلے اپنے تمام رفقا اور رشتہ داروں کو زہر پلایا اور پھر خود بھی زہر پی لیا۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس نے ایک گڑھے میں آگ جلوائی اور اپنے معتقدین کو جمع کر کے کہا کہ جو لوگ میرے ساتھ فردوس بریں میں رہنا چاہتے ہیں وہ اس آگ میں میرے ساتھ کود جائیں۔ چنانچہ بہت لوگ اس آگ میں کود گئے ان میں حکیم مقنع بھی تھا۔

اس کے خاندان کی ایک عورت جو اس واقعے میں بچ گئی تھی اس کے کہنے کے مطابق مقنع نے ایک بڑی دعوت کی جس میں اس کے خاندان کے تمام افراد بیویاں، لونڈیاں کنیزیں اور قریبی رفقا شامل تھے سب کو کھانے میں زہر کھلا دیا۔ اس کے بعد اس نے آگ کا ایک گڑھا روشن کر کے اپنی نقاب اتاری اور سر کے بل اس الاؤ میں خود کو جھونک دیا۔ اس عورت کا کہنا تھا کہ اس نے پہلی بار مقنع کو بغیر نقاب کے دیکھا تھا۔ اس کا چہرہ انتہائی بدنما اور گھناؤنا تھا۔ اس کے سپاٹ گلے سڑے چہرے سے ناک اور ہونٹ گل کر گر چکے تھے۔ اس کی کچھ انگلیاں بھی جھڑ چکی تھیں۔

مقنع کے بنائے چاند کے متعلق دور جدید میں ماہرین مختلف تھیوریز پیش کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس نے پارے اور چاندی کے املغم سے کوئی دیوھیکل محدب عدسہ یا کرہ تیار کیا تھا جو چاند کی روشنی کو کئی گنا زیادہ روشن منعکس کرتا تھا۔ کچھ کہتے ہیں کہ اس نے کوئی ایسا میکانکی آلہ تیار کیا تھا جو اس کرے کو بہت بلندی پر لے جاتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن عام خیال یہی ہے کہ کچھ علم کیمیا کے ساتھ ساتھ چاہِ نخشب کے اس چاند میں مقنع کی جادوگری، شعبدے بازی اور نظر بندی کا کمال بھی تھا۔ چاند کا یہ خدا آٹھ سال لوگوں میں اپنی جھوٹی خدائی کے دعوے گھڑتا رہا لیکن بالآخر اپنے انجام کو پہنچا۔

ابن مقنع کی موت کے بعد اس کا چڑھایا ہوا چاند چند دنوں تک آسمان کو روشن کرتا رہا لیکن ایک دن چاہ نخشب میں ڈوب کر ٹوٹ گیا اور ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔ شمسی توانائی کے ایک ماہر سائنس دان عباس علی رستم (ایرانی) نے چاہ نخشب کی سائنسی تحقیق ”سیکرٹ آف مون آف نخشب“ کے عنوان سے لکھی ہے جو کافی دلچسپ ہے۔ انہوں نے نیوٹن کے ایک اصول کا حوالہ دیا ہے جس کے مطابق کسی بھی مائع سیال کو ایک خاص رفتار سے گول گھمایا جائے تو وہ روشنی کو کئی گنا بڑھا کر منعکس کرتا ہے۔ دنیا کی پہلی دوربین بھی اسی اصول کے تحت ایجاد ہوئی تھی۔

تاریخ میں درج ہے کہ جب عباسی فوج نخشب پہ غالب ہوئی تو انہیں کنویں میں پارہ سے بھرے ہوئے ایک بڑے برتن کے سوا کچھ نہ ملا۔ عباس علی رستم کے مطابق نخشب پارہ سے بھرے ہوئے اس برتن کو خفیہ پلیوں سے گھماتا تھا۔ کنویں میں آئینے کے ذریعے اصل چاند کا عکس ڈالا جاتا جو منعکس ہو کر اصلی چاند کی روشنی کئی گنا بڑھا کر فضاء میں چاند کی شبیہ پیدا کرتا تھا۔

مری کا تربیتی کنونشن، چوہدری صابر حسین اور انکی ٹیم کی مثالی میزبانی

میو تربیتی کنونشن کیلئے 18 تا 20 جولائی مری کی تاریخ طے ہوئی ہمارا مختصر سا قافلہ حافظ سلمان طارق سرور شاہین، نعیم حنیف، حاجی رزاق کارولیا، ماسٹر عرفان، ڈاکٹر اکرم ایک گاڑی میں اور دوسری گاڑی پروفیسر سرفراز صاحب، تیسرا قافلہ بھائی اقبال سحر اور چوتھا قافلہ سعید اقبال میو کی قیادت میں صبح 8 بجے لاہور سے مری کی طرف روانہ ہوا۔ سمبڑیال پہنچے تو چوہدری اسماعیل اور شاہد خاں کی قیادت میں نارووال سے آنیوالا قافلہ بھی آملا۔ دوپہر کو میاں جی کے ہوٹل پر 11 ہزار کی دال کھا گئے یہ پورے سفر میں مذاق بنا رہا لمبا سفر ہونے کی وجہ سے تھکن محسوس ہو رہی تھی لیکن ادھر مری میں ہمارے قافلے کے میزبان صابر حسین بلا اور ان کی ٹیم ہماری منتظر تھی جیسے ہی ہم مری پہنچے تو میزبانوں کی طرف سے جس طرح ہمیں خوش آمدید کہا گیا تھا سفر کی ساری تھکن اتر گئی۔

آم، ناشپاتی، آڑو، آلو بخارا اور دوسرے پھلوں سے ہماری تواضع کی اس کے بعد اصلاحی اور تنظیمی نشست ہوئی تجربہ کار ساتھیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اس سے ہم مستفید ہوئے اگلے دن مشورے کے ساتھ طے ہوا کہ جس کا جہاں دل چاہے سیر و سیاحت کے لیے چلا جائے ہمارے ساتھیوں نے نتھیا گلی کا رخ کیا قدرت کے حیران کن اور خوشگوار مناظر دیکھ کر انتہائی خوشی بھی ہوئی دل و دماغ کو سکون بھی ملا۔ ہماری واپسی ذرا دیر سے ہوئی اس وقت تک پروگرام کی دوسری نشست شروع ہو چکی تھی شرمندگی کی وجہ سے خاموشی کے ساتھ پروگرام میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد دستر خوان لگ گیا پورے دن کی سیر و سیاحت کے بعد جو ساتھیوں کو تھکن ہوئی تھی طبیعت میں بوجھل پن پیدا ہوا تھا دستر خوان پر میزبانوں کی طرف سے دنبے کی چھپل قدمی دیکھ کر تمام ساتھی ہشاش بشاش ہو گئے خوب جی بھر کر دنبے پر ہاتھ صاف کیے اور سارے دن کی تھکن بھول گئے اور رات گئے بھرے پپٹوں باربی کیو سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے

پاکستان صدائے میو فورم کے اس کنونشن میں شاید بھرپور مقاصد حاصل نہیں ہو سکے لیکن ایک فائدہ ضرور ہوا کہ ساتھیوں کو سمجھنے کا اچھا موقع ملا اور تمام ساتھیوں میں ہم آہنگی پیدا ہو گئی جس سے امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ کنونشن میں بھرپور مقاصد حاصل ہوں گے۔ لاہور قصور نارووال، ننکانہ اور دوسرے اضلاع کے بھائیوں کی شرکت نے پروگرام میں مزید دلکشی پیدا کر دی اس تین روزہ کنونشن میں اگر صابر حسین بلا صدر ضلع لاہور اور ان

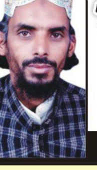

شماس نامہ
محمد سرور خاں میو
(قصور)

کے ساتھی آزر حسین، طاہر اسلام، عبدالستار میو، خالد انجم اور ان کی پوری ٹیم جس اخلاص، محبت اور کھلے دل کے ساتھ شرکاء کی خدمت کرتی رہی اس کو اگر خراج تحسین پیش نہ کیا جائے تو بددیانتی ہوگی کیونکہ مشکل ترین جگہ پر ہر چیز ہر ضرورت پورا کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہر ہر ساتھی کے پاس جا کر اس سے پوچھنا کھانا کھلانا بستر پیش کرنا چائے پلانا پانی کا مسئلہ آیا تو صبح تین بجے ساتھیوں کے لیے پانی کا انتظام غرض یہ کہ ہر ساتھی کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا یہ صابر حسین بلا ہی کا جگرا تھا میں نے اپنے زندگی میں اتنا مخلص محنتی اور بے لوث میزبان نہیں دیکھا اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرما۔

موسم کی غیر یقینی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے قائدین نے فیصلہ کیا کہ صبح سویرے ہی واپسی کا سفر شروع کیا جائے۔ پروفیسر سرفراز احمد اور محبوب عالم نے مشورہ دیا کہ فیصل مسجد، ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی کی جائے۔ فیصل مسجد پہنچے تو شہید جنرل ضیاء الحق کی قبر مبارک پر حاضری ہوئی اس کے بعد محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی طرف رنجیدہ دل، شرمندگی اور بوجھل پاؤں جو بڑی مشکل سے ہمیں قبر مبارک تک لے کر گئے ہم سب نے آنکھیں جھکا کر فاتحہ خوانی کی۔ ہمیں لگ رہا تھا جیسے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی روح ہم سے شکوہ کر رہی تھی کہ میں نے تمام پاکستانیوں کو زندگی بخشی اور تم بے وفاؤں نے میرے ساتھ کیا کیا بہرحال یہ تو محسنان پاکستان کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ کھیوڑا نمک کے کان دیکھنے کا شوق چرایا تو کلر کہار انٹرچینج سے نیچے اترے سڑک زیر تعمیر ہونے کی وجہ سے 35 کلومیٹر کا سفر چار گھنٹے میں طے ہوا شدید بھوک لگ رہی تھی تو دوپہر کا کھانا چوآسیدن شاہ میں کھایا 300 سال قبل مسیح کی تاریخ رکھنے والا کٹاس راج مندر بھی دیکھنے کا موقع ملا مشکل ترین اور زیر تعمیر پہاڑی راستہ طے کرنے کے بعد شام چھ بجے سعید بھائی کی رہنمائی میں کھیوڑا نمک کی کان پر پہنچے اندر مختلف سمتوں میں نمک کی کھدائی کی وجہ سے تقریباً 17 کلومیٹر کی سرنگیں بنی ہوئی ہیں یہ قدرت کا خزانہ پاکستان کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے اگر مفاد پرست حکمران مخلص ہو کر اس کا صحیح استعمال کریں تو یہ نمک کی کان خدا کے قدرت کا عظیم شاہکار ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے جس نے ابھی تک نہیں دیکھی یہ اسے ضرور دیکھنی چاہیے۔ دوران سفر ساتھیوں کے ذہنی فاصلے کا مظاہرہ بھی ہوا جو کہ سفر کا لازمی حصہ ہے۔ کچھ دوستوں کے ساتھ ہلکی پھلکی سیاسی بحث وتکرار بھی چلتی رہی جس سے کھیوڑا کا مشکل ترین پہاڑی راستہ آسانی سے طے ہو گیا۔ مجموعی طور پر تین روزہ کنونشن میں خوشگوار تجربات حاصل ہوئے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

پہلی بار اجتماعی معاملات پر ہونیوالے **میو تنظیمات کنونشن** میں جتنی بھی تنظیموں اور معززین برادری نے شرکت کی

ہم ان کے اور سب کی محنت کی **شکر گزار** کامیاب کوشش پر **مبارکباد** تہہ دل سے پیش کرتے ہیں

امید ہے کنونشن میں شرکت کرنیوالی تنظیمیں ایک دوسرے کے احترام کو مقدم رکھتے ہوئے قوم کی بہتری کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گی

کرنل (ر) محمد علی میو
(کوارڈی نیٹر)

راؤ غلام محمد میو (ڈپٹی کوارڈی نیٹر)

چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ
(سیکرٹری)

میو تنظیمات کونسل پاکستان

ڈاکٹر خالد سینگل | چوہدری اختر علی خاں | ماسٹر محمد جاوید | چوہدری آس محمد میو | پروفیسر سرفراز احمد میو | پروفیسر محبوب عالم | خالد حسین رضا | سجاد خاں ڈھنگل | چوہدری عابد محمود | ڈاکٹر شبیر آزاد | ماسٹر شیر محمد میو | چوہدری یاسر محمود | چوہدری شبیر میو

چوہدری نعیم حنیف | سعید اقبال میو

انجینئر امین خاں | اصغر حسین میو

اگست میں بننے والے ماہنامہ ''صدائے میو'' لاہور کے نئے ممبران کی لسٹ

سالانہ ممبران

(1) ڈاکٹر خالد محمود سینگل میو (گلستان کالونی) لاہور
(2) چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ (میو کالونی) لاہور
(3) حاجی اختر علی میو (فیضان ٹریڈر) لاہور
(4) پروفیسر محبوب عالم (بحریہ آرچڑ) رائیونڈ
(5) چوہدری سعید اقبال (آرائیاں) رائیونڈ
(6) چوہدری آس محمد (حویلی سوہن سنگھ) کوٹرادھاکشن
(7) پروفیسر سرفراز احمد میو (قمر ٹاؤن) کوٹرادھاکشن
(8) انجینئر امین خاں (گورنمنٹ ٹیکنکل کالج) قصور
(9) اصغر حسین میو (کوٹ حاجی سردار خاں) ضلع قصور
(10) خالد حسین رضا میو (دانش سکول) پیر محل
(11) چوہدری عابد محمود میو (وڈالہ سندھواں) ڈسکہ
(12) سجاد خاں ڈھنگل (عائشہ ڈویلپرز) وڈالہ سندھواں
(13) ڈاکٹر محمد شبیر آزاد (وڈالہ سندھواں) ڈسکہ
(14) چوہدری یاسر محمود (آئل ایجنسی) سیان
(15) چوہدری محمد شبیر میو (ترسکہ) تحصیل ڈسکہ
(16) ماسٹر شیر محمد میو (میانوالی بنگلہ) تحصیل ڈسکہ
(17) چوہدری محمد عابد میو (میانوالی بنگلہ) ڈسکہ

فائل نہیں پلاٹ
آپکے خوابوں کی تعبیر
رجسٹری / انتقال
رحمت پارک
ہم مکانوں کی نہیں مکینوں کی بات کرتے ہیں
اب رحمت پارک میں آسان اقساط میں بھی پلاٹ دستیاب ہیں
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور

شاہین احمد
0300-8084821
عاطف شریف
0321-4022645
چیئرمین حاجی نعیم پاہٹ
حاجی محسن شریف
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS

ہر قسم کے رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز
صابر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
نزد گرینڈ ایونیو 28 کلومیٹر مین فیروزپور روڈ لاہور
ہم خواب دکھانے کی نہیں تکمیل کی بات کرتے ہیں
رابطہ کیلئے

چوہدری صابر حسین بلا میو
0300-8585711
چوہدری طاہر اسلام
0321-2081984
چوہدری تصور حسین
0304-8585777
کیپٹن آزر حسین
0302-4481032

آج کا نوجوان اور وطن سے رشتہ

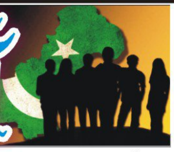

آج کے پاکستان کی نئی نسل کو دیکھتے ہوئے یہ سوال اکثر ذہن میں اٹھتا ہے کہ کیا ان کے دلوں میں وہی حب الوطنی کا جذبہ اور ولولہ موجود ہے جو کبھی ہمارے بزرگوں کے دلوں میں موجزن تھا؟ یہ سوال محض ایک فکری مشق نہیں بلکہ ہماری اجتماعی بقا سے جڑا ہوا ایک اہم موضوع ہے۔ ماضی کے اوراق پلٹیں تو ہمیں ایک ایسا دور نظر آتا ہے جب وطن سے محبت کا مفہوم صرف الفاظ تک محدود نہ تھا بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں جھلکتا تھا۔ آزادی کی جدوجہد کے وقت یا وطن کی حفاظت کے مشکل ترین مرحلوں میں نوجوان اپنی جان، اپنا وقت اور اپنی صلاحیتیں قربان کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ ان کے لیے وطن محض ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ ایمان کا حصہ تھا۔

آج کی نوجوان نسل ایک مختلف ماحول میں پروان چڑھ رہی ہے۔ عالمی گاؤں کا تصور، سوشل میڈیا کی یلغار، اور دنیا بھر کی ثقافتوں تک باآسانی رسائی نے ان کے سوچنے اور محسوس کرنے کے انداز کو بدل دیا ہے۔ جہاں یہ ایک مثبت پہلو ہے کہ نئی نسل زیادہ باخبر اور عالمی رجحانات سے آگاہ ہے وہیں یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ اس تبدیلی کے اثرات حب الوطنی کے جذبے پر بھی پڑے ہیں۔

جب ملکی حالات میں بدعنوانی، ناانصافی، بے روزگاری اور معاشرتی انتشار بڑھتا ہے تو نوجوانوں کے دل میں مایوسی کا زہر اترنا شروع ہوجاتا ہے۔ وہ اپنے مستقبل کو وطن سے جوڑنے میں ہچکچاتے ہیں اور کئی بار بیرونِ ملک زندگی بسر کرنے کا خواب دیکھنے لگتے ہیں۔

ان حالات کے باوجود، حقیقت کا ایک دوسرا رخ بھی موجود ہے۔ پاکستان کی نئی نسل میں ایسے بے شمار نوجوان ہیں جو اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو ملک کی بہتری کے لیے وقف کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ کوئی تعلیم کے میدان میں نئی راہیں نکال رہا ہے، کوئی ٹیکنالوجی میں ملک کا نام روشن کر رہا ہے، کوئی کھیل کے میدان میں جھنڈا بلند کر رہا ہے اور کوئی سماجی خدمت میں اپنی مثال قائم کر رہا ہے۔ یہ سب لوگ اس بات کا ثبوت ہیں کہ حب الوطنی کا جذبہ ختم نہیں ہوا بلکہ اس کی شکل اور اظہار کا انداز بدل گیا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ آج کا نوجوان جذباتی نعروں کے بجائے عملی اقدامات کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وطن سے محبت کا مطلب صرف ترانے سننا یا جھنڈے لہرانا نہیں بلکہ ملک کے مسائل کو سمجھ کر ان کے حل کے لیے کردار ادا کرنا ہے۔ اگرچہ یہ تبدیلی مثبت ہے مگر

عکسِ حال

خالد حسین رضا میو
پیر محل
0300-9123849

چیلنج یہ ہے کہ یہ جذبہ ہر نوجوان میں یکساں نہیں پایا جاتا۔ کچھ لوگ اپنے آپ کو اس ذمہ داری سے الگ کر لیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک فرد کی کوشش سے کوئی بڑا فرق نہیں پڑتا۔ یہ سوچ حب الوطنی کی روح کو کمزور کرتی ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ماضی کے مقابلے میں آج کے نوجوان کا وطن کے ساتھ تعلق زیادہ مشروط ہوگیا ہے۔ وہ محبت تب ظاہر کرتا ہے جب ملک اسے مواقع دے، انصاف فراہم کرے، اور ایک محفوظ مستقبل کا یقین دلائے جبکہ ماضی کی نسل وطن کے لیے ہر حال میں قربان ہونے کو تیار تھی۔ اس فرق کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ حالات بدل چکے ہیں اور نئی نسل کو محض جذباتی تقریروں سے قائل نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے لیے عملی مثالیں، شفاف نظام، اور مثبت مواقع پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ ان کے دل میں ملک سے جڑنے کا عزم مضبوط ہو۔

آخرکار یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پاکستان کی نئی نسل میں حب الوطنی کا جذبہ ابھی زندہ ہے مگر اس کا اظہار مختلف انداز میں ہو رہا ہے۔ جہاں ایک طرف مایوسی اور بے یقینی ہے، وہیں دوسری طرف امید اور جدوجہد بھی موجود ہے۔ یہ ولولہ اس وقت پوری طاقت سے ابھرے گا جب ہم اپنی نئی نسل کو صرف ماضی کے کارنامے سنانے کے بجائے حال میں بہتر کردار ادا کرنے کا موقع دیں گے۔ یہ نسل بھی وطن کے لیے قربانی دے سکتی ہے لیکن اس قربانی کی بنیاد خوابوں اور وعدوں پر نہیں بلکہ عملی سچائیوں پر ہونی چاہیے۔ جب وطن نوجوان کو عزت، انصاف اور مواقع دے گا تو وہ بھی اپنا خون اس مٹی میں شامل کرنے سے دریغ نہیں کریں گے، اور پھر وہی ولولہ اور جذبہ ایک بار پھر تاریخ کو دہرانے پر مجبور کر دے گا جس کی ہم مثالیں دیتے آئے ہیں۔

اپنے اجداد کی بہادری و جرات کی کہانیاں سنانا اور مثالیں دینا اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اپنے ماضی کو سامنے رکھ کر چلنے والی قومیں ہی ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتی ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ آج ماضی کی کہانیاں سنانے والوں کی سوچ عمل اور جذبہ سے خالی ہوچکی ہے۔ خود نماز نہ پڑھنے والا دوسروں کی نماز کو نماز کی تلقین کرے تو اس کی کوشش بے معنی اور بے نتیجہ ہوتی ہے یہی حال جرات و بہادری کے قصے سنانے والوں کا ہے اس لئے ہم اپنی نئی نسل کو دوش نہیں دے سکتے ان کو مصنوعی دنیا کے خول سے نکالنے کیلئے ہمارے بڑوں کو حقیقت کا روپ دھارنا پڑے گا اگر ایسا ہوگیا تو پاکستان کی مٹی بہت زرخیز ہے اسکا ہر نوجوان ایک سے بڑھ کر ایک ہے بس یہی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ثقافتی ورثے میں ایک روشن رنگ

یکم اگست 2025ء پاکستان کی ثقافتی تاریخ میں اس وقت ایک نیا باب رقم ہوا جب نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوک اینڈ ٹریڈیشنل ہیریٹیج (لوک ورثہ) میں میو کمیونٹی کے لیے ایک نیا ثقافتی ڈائیوراما قائم کیا گیا۔ یہ منفرد اور بامعنی اقدام پاکستان نیشنل میوزیم آف ایتھنالوجی میں ایک ایسی برادری کو منظرِ عام پر لاتا ہے جس کی جڑیں تاریخ میں گہرائی تک پیوست ہیں اور جس کی ثقافت، رسم و رواج اور زبان پاکستان کی ثقافتی زمین کو زرخیز بناتی ہیں۔

افتتاحی تقریب کے موقع پر وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت جناب اورنگزیب خان کھچی نے فرمایا "میو برادری پاکستان کی ثقافتی قوس و قزح کا ایک روشن اور متحرک رنگ ہے۔ ان کا ورثہ حوصلہ مندی اور مقامی روایات میں حصہ لائقِ تحسین ہے۔"

ہمارا اثاثہ
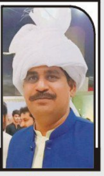
غلام نبی میو ایڈووکیٹ
سیکرٹری جنرل: پاکستان میو اتحاد

وزیر موصوف نے اس اقدام کو نہ صرف لوک ورثہ کی کاوشوں کا اعتراف قرار دیا بلکہ اسے قومی یکجہتی اور ثقافتی شمولیت کی طرف ایک ٹھوس قدم بھی گردانا۔ ان کے ساتھ محترمہ فرح ناز اکبر پارلیمانی سیکریٹری, جناب اسد رحمان گیلانی سیکریٹری اور میو برادری کے معززین اور نوجوانوں کی بڑی تعداد بھی شریک تھی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس ڈائیوراما کی مالی معاونت خود برادری نے کی جو ایک زندہ اور خوددار قوم کی علامت ہے۔

اس اہم منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں جن شخصیات نے خاموش مگر مؤثر کردار ادا کیا ان میں جناب راؤ غلام محمد صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ ان کی بے لوث محنت، حکمت عملی اور برادری کے ساتھ مستقل رابطے کے باعث یہ منصوبہ نہ صرف مکمل ہوا بلکہ ایک اعلیٰ معیار کا مظہر بن کر سامنے آیا۔ وہ بجا طور پر تحسین و ستائش کے مستحق ہیں۔

لوک ورثہ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد وقاص سلیم نے بجا فرمایا کہ ہر برادری کے پاس اپنی کہانی ہے اور لوک ورثہ جیسے ادارے ان کہانیوں کو قومی بیانیے میں شامل کرنے کے لیے پل کا کردار ادا کرتے ہیں۔"

میو برادری کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے اور ان کے رنگارنگ ملبوسات، زرعی طرزِ زندگی، روایتی موسیقی اور دیہی لوک تہذیب انہیں پاکستان کے زندہ ثقافتی ورثے میں ممتاز مقام دیتے ہیں۔ خاص طور پر سندھ اور جنوبی پنجاب میں بسنے والی یہ برادری اپنی رواداری، خاندانی وحدت اور ثقافتی خودی کے لیے جانی جاتی ہے۔ یہ اقدام صرف نمائندگی کا عمل نہیں بلکہ ثقافتی شناخت کو جلا بخشنے کا ذریعہ ہے۔ لوک ورثہ کا وژن "Community Development through Culture" اب محض نعرہ نہیں بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے حقیقت بن چکا ہے۔ آج جب دنیا میں ثقافتی شناختیں مٹنے کے خطرے سے دوچار ہیں، ایسے میں میو برادری جیسے گروہوں کی شمولیت ایک حوصلہ افزا اشارہ ہے کہ پاکستان اپنی تنوع میں طاقت ڈھونڈ رہا ہے، تفریق میں نہیں۔

میو ڈائیوراما ایک نظریہ، محنت، خودی اور تاریخ کا حسین امتزاج ہے۔ یہ صرف چند کپڑے، اوزار یا تصویریں نہیں، بلکہ ایک قوم کی اجتماعی شناخت، اس کی جدوجہد اور اس کے فخر کی عکاسی ہے۔ اس سے نہ صرف نئی نسلیں اپنی جڑوں سے جڑے گی بلکہ دیگر قومیں بھی اس ثقافتی ورثے سے روشنی حاصل کریں گی۔

لوک ورثہ میں آج میو برادری کو صرف جگہ نہیں ملی انہیں پہچان ملی ہے۔ اور اس پہچان کے پسِ منظر میں راؤ غلام محمد صاحب جیسے عظیم لوگ اور ان کی پوری ٹیم کی انتھک محنت شامل ہے۔ لوک ورثہ کی لائبریری میں میواتی کتب کو جگہ ملنے اور نادرا و محکمہ شماریات میں میواتی زبان کی رجسٹریشن کے بعد لوک ورثہ میوزیم میں میواتی کلچر کا ڈسپلے بننا تاریخی کام ہے جس پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔

بونیر کا سیلاب اور ہماری ذمہ داری

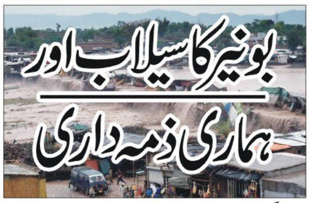

کبھی موج بن کے مٹا دیتی ہے انسان کی تدبیر کو
کبھی اشک بن کے جگا دیتی ہے خدا کی تصویر کو

بونیر کی وادیاں ان دنوں ایک قیامت صغریٰ کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ بپھری ہوئی موجوں نے درجنوں بستیاں اجاڑ دیں۔ ایک ہی وقت میں اکیاون جنازے اٹھائے گئے۔ اجتماعی نمازِ جنازہ کے مناظر دیکھنے والوں کی آنکھیں پتھرائی رہ گئیں۔ عورتوں کی کمی کے باعث میتوں کو غسل دینا مشکل ہوگیا اور قبر کھودنے والوں کے لیے بھی ہاتھ نہ مل سکے۔ گویا زندگی رُک گئی ہو اور ہر طرف خاموشی چیخ رہی ہو۔ یہ مناظر ہمیں یہ حقیقت یاد دلاتے ہیں کہ دنیا کی چمک دمک اور انسانی تدبیریں لمحوں میں مٹی کا ڈھیر بن سکتی ہیں۔ سیلاب نے نہ صرف گھروں اور

تحریر: سکندر علی (لیہ)

کھیتوں کو بہایا بلکہ انسان کے غرور اور غفلت کو بھی ڈبو دیا ہے۔ متاثرہ خاندانوں کا درد صرف ان کا نہیں، یہ پورے وطن کا درد ہے۔ وہ بچے جو لاشوں کے بیچ بیٹھے روتے ہیں، وہ مائیں جن کے بیٹے مٹی کے سپرد ہوگئے، اور وہ بزرگ جو بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں—یہ سب ہمیں جھنجھوڑتے ہیں کہ ہم کب جاگیں گے؟۔

حکومت کا فرض ہے کہ فوری ریلیف دے، متاثرین کو رہائش، خوراک اور علاج مہیا کرے اور مستقبل میں مضبوط حفاظتی منصوبے بنائے۔ لیکن صرف حکومت پر الزام دھر دینا کافی نہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم سب اپنی جیبیں اور دل کھولیں، اپنے بھائیوں کے دکھ میں شریک ہوں اور ان کے ہاتھ تھامیں۔ سب سے بڑھ کر یہ وقت خدا کے حضور جھکنے کا ہے۔ ہمیں استغفار کرنا ہوگا، اپنے اعمال پر نظر ڈالنی ہوگی اور دعا کرنی ہوگی کہ اللہ ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں لے لے۔

"یہ کوئی عام منظر نہیں یہ قیامت کے دن کی ایک جھلک ہے"

یا اللہ! بونیر کے شہداء کی مغفرت فرما ان کے لواحقین کو صبر دے، اجڑے گھروں کو آباد کر، اور ہمیں ایک سچا، متحد اور باہمت قوم بنا۔ (آمین)

چھوٹا بھائی

اِنَّ رَبِّی یَفعَلُ مَا یَشَاءُ ۝
بیشک میرا رب جو چاہے، کرسکتا ہے

دنیا میں بہت سے رشتے ہیں جن کا اپنا مقام ہے گھر میں ان رشتوں کے باعث خوبصورتی ہے ماں باپ بہن، بھائی، بیوی اور دوست پھر ان میں بڑی بہن (آپا) بڑا بھائی مگر ایک رشتہ جسکو ہم اہمیت نہی دیتے گھر کی رونق گھر کی شان چھوٹا بھائی یعنی روبوٹ کسی کو گھر میں کام ہے گھر سے باہر کام ہے اس چھوٹے کو ہی آواز دی جاتی ہے۔ سارے اس پر رعب جماتے ہیں دھونس جماتے ہیں۔ اس کے جذبات، احساسات اور خواہشات کا خیال رکھے بغیر ہر فرد بس یہ چاہتا ہے کہ پہلے میرا کام ہو اسکی تھکن اور موسمی صعوبتوں کا خیال رکھے بغیر اس کو نان سٹاپ مصروف رکھا جاتا ہے۔ عید بقر عید اور دیگر موقعوں پر اسکی شامت آجاتی ہے سارے کام اس معصوم نے سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ شادی اور سالگرہ کے موقع پر اسکی سروس کے بنا کوئی تقریب منطقی انجام تک نہیں پہنچ پاتی مگر پھر بھی اسکو سب کی جھاڑ ملتی ہے گویا کہ چھوٹا ہونا اسکا جرم بن گیا مگر وہ ساری باتوں کو پس پشت ڈال کر سب کی سنتا ہے سب کی مانتا ہے تھکن سے چور، پسینے سے شرابور مگر اس کا ایک ہی جواب جی حاضر جناب۔

آف دی ریکارڈ

متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

مگر میں سب میں بڑا قسمت کا دھنی ہوں میرا چھوٹا ان سب کے باوجود نام کا رشتہ کا چھوٹا مگر دل کا بڑا ذمہ دار، فرماں بردار، احساس والا رشتوں کو سمجھنے والا نبھانے والا ہے۔ کسی کا دل دکھے وہ پریشان، مالی پریشانی ہو وہ مددگار، کسی کو ذہنی پریشانی ہو وہ دلاسہ دے، ہر مشکل کی گھڑی میں وہ مسکراتا ہوا ہاتھ تھام لے۔ زندگی میں ماموں، خالہ اور پھوپھو کے پیار بارے سنا بھی جانا بھی مگر چاچو بھی ایک کردار اور گھر کا مثبت چہرہ ہے بچوں کا پسندیدہ فرد۔ ہر دلعزیز رشتہ۔ لاڈ اٹھانے والا دکھ درد بانٹنے والا گھر کا محور۔

یقین جانیے میں نام کا بڑا رہا سارے بڑے والے کام میرے چھوٹے بھائی نے کیئے۔ سوچ کر ہلکان ہو جاتا ہوں ترتیب نزولی نے چھوٹا کر دیا ورنہ رشتہ صعودی میں وہ سب سے آگے ہے واقعات سن کر، کہانیاں سن کر رشتوں سے اعتماد اٹھنے لگتا ہے پھر رب ذوالجلال کا شکر ادا کرتا ہوں سارے رشتوں سے نوازا بھی اور رشتوں کا تقدس بھی قائم رکھا۔ رشتوں کا گلدستہ دیا اور اسکی خوشبو سے فیضیاب بھی کیا۔ ترش اور کھٹے اور کڑوے ذائقوں سے محفوظ رکھا صرف مٹھاس ہی میرا نصیب ٹھہری۔ رشتوں کے معاملے میں رب کی عطا میری خوش نصیبی ہے کہ حرص وطمع سے بھرے معاشرے میں بندہ ناچیز کو پرخلوص ہمدرد نیک طینت وسیع القلب رشتوں اور دوستوں سے نوازا گیا، فیضیاب کیا گیا میرے گھر، میرے بچوں پر اور میری ذات پر میرے برادرِ صغیر کے پہاڑ جتنے احسانات ہیں نہ کبھی جتلاتا ہے نہ کبھی بدلہ کا خواہش مند ہے واقعی رشتے انمول ہوتے ہیں رب کی نعمتوں میں سے نعمت ہیں

*اُتر و ہماری آنکھ میں ڈھونڈ و جگہ جگہ
خوابوں میں ایک خواب ہے تعبیر کے بغیر
وقت کا پتہ نہی چلتا اپنوں کے ساتھ
مگر اپنوں کا پتہ چل جاتا ہے وقت کے ساتھ
* سبھی کے حصّے میں حسبِ رواج بٹ کر بھی
شجر تو پھوٹ پڑا بار بارکٹ کر بھی
عجیب ہے میرا اکیلا پن بھی نہ خوش ہوں نہ اداس ہوں
بس خالی ہوں اور خاموش ہوں......؟
*مٹی بھی جمع کی کھلونے بھی بنا کر دیکھے
زندگی کبھی نہ مسکرائی پھر بچپن کی طرح
*خود اپنے آپ کو مصروف کرلیا میں نے
یہ دیکھ کر کہ ترے آس پاس تھے دنیا
* آئینہ پھیلا رہا ہے خود فریبی کا مرض
ہر کسی سے کہہ رہا ہے آپ سا کوئی نہیں
فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

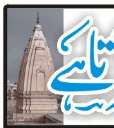

میونسپل کمیٹی احمد پور سیال جہاں ہر طرف میو کا نام نظر آتا ہے

میوقوم کے آٹھ ہزار گھر اور 20 سے 25 ہزار ووٹ ہیں، تعلیم تو ہے مگر بھائی چارہ کا فقدان ہے

ضلع جھنگ کے شہری و دیہی علاقہ پر محیط میونسپل کمیٹی احمد پور سیال جھنگ سے تقریباً 90 کلومیٹر دور گنجان آباد علاقہ ہے زیادہ تر افراد زراعت و تجارت سے منسلک ہیں۔ تعلیمی حالت بہترین ہے پاکستان بننے سے پہلے احمد خان سیال نے اسکو آباد کیا۔ کم و بیش ایک لاکھ نفوس پر مشتمل خوشحال علاقہ ہے۔ تقسیم ہند کے بعد میوقوم کی کثیر تعداد یہاں پر آباد ہوئی۔ میو قوم کے گھروں کی تعداد 08 ہزار اور ووٹوں کی تعداد 20 سے 25 ہزار ہے اتحاد ہو جائے تو دیگر برادریوں سے ملکر اپنا ایم پی اے بنا سکتے ہیں مگر نفاق کے باعث مختلف پارٹیوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد چوہدری بتو خان سینگل میو صحن پوری والا نے پورے جوش و خروش سے لیڈری کی لیکن اپنی کم فہمی لاعلمی سے قوم کیلئے کچھ مراعات حاصل نہ کر سکے۔ مہاجرین کے حقوق کا فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔ بعد ازاں اپنی سیاسی و علمی بصیرت سے چوہدری ابراہیم خان نمبردار سینگل میو صحن پوری والے نے ٹاؤن کمیٹی احمد پور سیال کی چیئرمینی کی انکی زندگی تک سیاست و تھانے میں انکا ڈنکا بجتا رہا یہ سلسلہ اب بھی چل رہا ہے۔ چوہدری محمد آصف میو نانگل والے بھی وائس چیئرمین رہے۔ جنرل کونسلر، کسان ممبر، مزدور ممبر اور خواتین کی سیٹ پر بہت سے میو منتخب ہوتے رہے مگر آپس کی لڑائی اور نا اتفاقی سے تقسیم رہے بڑی سیٹ نہ لے سکے۔ احمد پور سیال شہر کے گرد و نواح چکنمبر 1/4L بنگلہ یاسمین، میکن والہ موضع نامدار، فاروق نگر بستی مرالی، چکنمبر 8/3L نزد گرڈ اسٹیشن۔ ٹوبہ والی جھال، بستی صادق آباد موضع

رپورٹ
متین قیصر ندیم
(احمد پور سیال)

واگھہ، عیسٰی والہ میں بھی میوات کی آبادی موجود ہے۔ سینگل، نیائی، پاہٹ، دھنگل، ڈیمروت گوت کے لوگ آباد ہیں مگر اکثریت سینگل اور نیائی گوت کی ہے۔ چوہدری محمد شکیل، حاجی مظاہر حسین اور چوہدری حاتم خاں بورے والہ کا سیاسی میدان میں نام گونجتا رہا۔ بہت سے میو سرکاری اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائض رہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول احمد پور سیال کے ہیڈ ماسٹر چوہدری محمد رمضان میو اور چوہدری حبیب احمد میو رہے۔ کرنل بشیر احمد شہید کا تعلق بھی احمد پور سے تھا۔ ڈاکٹر محمد شاہد جو کہ چوہدری محمد ابراہیم نمبردار کے فرزند ہیں احمد پور سیال سے میوقوم کے پہلے ڈاکٹر تھے اب قوم کے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں ڈاکٹرز بن چکے ہیں۔ مذہبی و دینی میدان میں مولانا محمد حسین میو، مولانا رفیق جامی کسی تعارف کے محتاج نہی۔ احمد پور سیال میں میو بازار، میوات روڈ، میو چوک، میو محلّہ اور میو برادر پٹرول پمپ آپکو اپنی پہچان کراتے نظر آئیں گے۔ پاکستان میو اتحاد کا باقاعدہ یونٹ ہے اور میوقوم کا نمائندہ ترجمان صدائے میو بھی بڑی تعداد میں آتا ہے۔ شہر میں میوقوم کی مختلف گوتوں اور گاؤں کے کثیر گھرانے آباد ہیں۔ شہر کی تجارت، دکانات اور کاروبار پر میو ہی نظر آتے ہیں۔ انجمن تاجران کے صدر اور جنرل سیکرٹری بھی میو ہیں میرے شہر میں تقسیم ہند سے پہلے کی بہت سی عمارات تاریخی نوادرات میں شمار ہوتی ہیں سمندوانہ کے مقام پر دریائے راوی اور دریائے چناب کا ملاپ اسکی جغرافیائی اہمیت بڑھا دیتا ہے۔

میو کالج کی اراضی والا لاہور کا ماڈل گاؤں بدوکی

سیاست کی آماجگاہ میں پوندلوت، دولوت، پاہٹ، نیائی اور سینگل گوت کے 300 سے زائد گھر اور 1500 ووٹ ہیں

لاہور کا مشہور گاؤں بدوکی لاہور سے تقریباً 30 کلومیٹر اپنی تحصیل نشتر سے 16، کاہنہ نو سے 3 اور مین فیروز پور روڈ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بدوکی میں میو برداری کے 300 گھر ہیں اور ووٹوں کی تعداد 1500 کے قریب ہے۔ بدوکی میں سب سے زیادہ پوندلوت، اس کے بعد دولوت، پاہٹ نیائی اور سینگل گوت کے لوگ آباد ہیں۔ تعلیمی صورتحال درمیانی ہے صرف 10 فیصد لوگ سرکاری ملازم باقی پراپرٹی کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ الیکشن کے دنوں میں کچھ تناؤ دیکھنے میں آتا ہے مگر آپس کے معاملات کو افسوسناک نہیں کہا جاسکتا۔ بدوکی کا نام میوقوم میں اس لئے بھی جانا جاتا ہے کیونکہ اسی گاؤں کے حاجی نواز خاں نے 32 کنال، حاجی چاند خاں نے 10 کنال اور مواسی خاں نے ایک ایکٹر اراضی 37 سال پہلے میو ٹیکنکل کالج کیلئے وقف کی تھی لیکن آج تک اس پر کالج کی تعمیر نہیں ہوسکی البتہ کالج کی تعمیر پر سالہا سال سے بحث و تکرار ہو رہی ہے۔ یونین کونسل پانڈوکی کے اس گاؤں سے چوہدری سبحان خاں ناظم، حاجی یوسف کی اہلیہ سعیدہ بی بی ممبر ضلع کونسل۔ ڈاکٹر سلمٰی یونس دو دفعہ سٹی ڈسٹرکٹ ممبر، چوہدری ساجد امین میو وائس چیئرمین اور تسلیم مشتاق ٹاؤن ممبر رہی ہیں جبکہ چوہدری یوسف میو تحریک انصاف کے ٹکٹ پر تین بار صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑ چکے ہیں۔ بدوکی سے حاجی یوسف میو ایس ڈی او واپڈا، حاجی امین خاں ایس ڈی او بلدیات رہ چکے ہیں، حاجی یوسف اور چوہدری سبحان خاں کے

رپورٹ
حاجی امین خاں
(بدوکی)

کئی بچے مختلف ممالک میں تعلیم حاصل کر کے باہر ہی کاروبار کر رہے ہیں جبکہ بھاؤ خاں کے دو بیٹے طارق خاں میو ریلوے میں ایس ڈی او، عارف خاں پی ڈبلیو ڈی کے ایس ڈی او اور حاجی امین خاں کا بیٹا، حاجی بھاؤ خاں کا پوتا فیصل امین نارووال میں ڈسٹرکٹ فنانس آفیسر ہے، ڈاکٹر سلمٰی یونس کی بیٹی ڈاکٹر سحر یونس اور گاؤں کے نمبردار عبدالحمید کا بیٹا ڈاکٹر سعید حمید ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور سمیر خاں کا بیٹا عارف سمیر پولیس میں اے ایس آئی ہے ان کے علاوہ کوئی کسی خاص سرکاری عہدے پر فائز نہیں۔ بدوکی کا شمار لاہور کے ماڈل گاؤں میں ہوتا ہے۔ پانی، سڑکوں اور صفائی وغیرہ کا ایسا کوئی خاص مسئلہ نہیں جو لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بن رہا ہو۔ بدوکی سے ملحقہ سنٹرل پارک ہے جہاں بہت سی میو فیملیز آباد ہیں اور آج جس جگہ پر یہ پرکشش سنٹرل پارک بنا ہوا ہے پہلے اس جگہ کے مالک بھی میو ہی تھے اور اس سے ملحقہ زیادہ تر زمینیں اور بھی میوؤں کے پاس ہی ہے۔ برادری کی تنظیموں کی صورتحال کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہاں کے بہت سے لوگ انجمن اتحاد و ترقی میوات سے وابستہ رہے ہیں اور اب کچھ لوگ پاکستان صدائے میو فورم سے بھی وابستہ ہیں اور غریب بچیوں کی اجتماعی شادیوں کے پروگرام میں بھرپور ڈونیشن کرتے ہیں۔ اگر مسئلہ کشمیر بنا ہوا بدوکی میں میو کالج کی تعمیر ہوجاتی ہے تو اس گاؤں کا نام ملک بھر کی برادری میں اپنی منفرد پہچان بنا لے گا اس معاملے میں فی الحال تو ہر طرف مایوسی اور ناامیدی کے ڈیرے ہیں آگے کیا ہوگا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حجرہ شاہ مقیم کا نواحی گاؤں جیٹھ پور

خوشگوار ماحول کے حامل جیٹھ پور گاؤں میں دھنگل، نیائی اور نانگل گوت کے لوگ موجود ہیں

گاؤں جیٹھ پور ایک دیہی شناخت اور سماجی حقیقت کا حامل ضلع اوکاڑہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے، جیٹھ پور، ٹاؤن کمیٹی حجرہ شاہ مقیم سے تقریباً 12 کلومیٹر جبکہ روجھوال سے 14 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ گاؤں یونین کونسل جیٹھ پور، صوبائی حلقہ PP-187 اور قومی حلقہ NA-138 میں آتا ہے۔ یہاں کی آبادی کا بڑا حصہ میو برادری پر مشتمل ہے، جن کے تقریباً 250 گھر آباد ہیں۔ معاشرتی و سیاسی طور پر جیٹھ پور ایک پُرامن اور باہمی احترام کی فضا رکھنے والا گاؤں ہے، جہاں برادری کے تعلقات مجموعی طور پر خوشگوار ہیں۔ الیکشن میں معمولی اختلافات ضرور سامنے آتے ہیں، تاہم 90 فیصد سے زائد آبادی ایک ہی سیاسی جماعت کو ترجیح دیتی ہے یہاں میو برادری کے ووٹروں کی تعداد اندازاً 2000 ہے۔

رپورٹ
محمد اکرم سردار میو
(جیٹھ پور)

تقریباً 15 فیصد لوگ مستقل روزگار سے منسلک ہیں جبکہ باقی آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔ بدقسمتی سے موجودہ زرعی پالیسیوں اور مہنگائی کی وجہ سے کسان شدید مشکلات کا شکار ہیں جس کا اثر مجموعی طور پر گاؤں کی معیشت اور خوشحالی پر پڑا ہے۔

جیٹھ پور کی تعلیمی صورتحال اوسط درجے کی ہے۔ سرکاری اسکول موجود ہیں لیکن تعلیمی معیار بلند کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ گاؤں میں صحت کی بنیادی سہولیات، پینے کے صاف پانی، بجلی اور سڑکوں جیسی کئی بنیادی سہولتیں دستیاب ہیں، جبکہ کچھ منصوبے ابھی جاری ہیں۔

گاؤں میں میو برادری کی مختلف شاخیں آباد ہیں، جن میں دھینگل، نیائی میو، اور ناگل گوت قابل ذکر ہیں۔ ان کے باہمی تعلقات عمومی طور پر خوشگوار ہیں اور کوئی سنجیدہ اختلافات موجود نہیں۔ اگر کسی وقت معمولی نوعیت کا تنازع پیدا ہو بھی جائے تو برادری یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے لوگوں کا ساتھ دیتی ہے۔

جیٹھ پور میں برادری کی کوئی باقاعدہ تنظیم موجود نہیں، جو ایک بڑی کمی سمجھی جاسکتی ہے۔ گاؤں کے سنجیدہ طبقے کا کہنا ہے کہ میوقوم کے بڑے اکثر صرف تقریریں کرتے ہیں، جبکہ عملی اقدامات کا شدید فقدان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک منظّم، طاقتور قوم ہونے کے باوجود ترقی کی دوڑ میں پیچھے ہے۔

جیٹھ پور اور اس کے گرد و نواح کے کسانوں کا کہنا ہے کہ موجودہ حکومت پنجاب نے کچھ شعبوں میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے، تاہم زرعی شعبے میں درپیش مسائل جیسے مہنگی کھاد، پانی کی کمی، اور پیداوار کی مناسب قیمت کا نہ ملنا کسانوں کی زندگی کو مشکل بنا رہے ہیں۔ اگر حکومت زرعی شعبے کو ترجیح دے اور کسانوں کو سہولیات فراہم کرے تو دیہی علاقوں میں نہ صرف خوشحالی آئے گی بلکہ عوام کا حکومتی پالیسیوں پر اعتماد میں اضافہ ہوگا اور سیاسی بنیادوں پر پائی جانے والی نفرتوں میں بھی کمی آئے گی۔

صدائے میو کے منفرد کام میں آپ بھی

اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں

یقیناً قوم کی فکر رکھنے والے تمام احباب کے علم میں یہ بات ہوگی کی ''صدائے میو'' کی طرف سے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ میوقوم کے تمام گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری بھی شروع کر دی گئی ہے صدائے میو کے ہر شمارے میں کم از کم چار گاؤں کا تعارف شائع کیا جائیگا۔ آپ کسی بھی گاؤں کا تعارف پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس طرح کی معلومات درکار ہیں اس لئے

آپ بھی قدم بڑھائیں

برادری کا کوئی بھی بہن بھائی اپنے گاؤں کی معلومات فراہم کر کے ملک بھر کی برادری تک اپنے گاؤں کا تعارف پہنچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے اور اس سے جو برادری کے گاؤں دیہاتوں کا ریکارڈ بنایا جائیگا اس میں بھی تاریخ کا حصہ بنے گا

مزید رابطہ کیلئے

03002481227

(حافظ سلمان طارق میو)

نارووال کا نواحی گاؤں سیدو کے

ڈیمروت، دولوت، چھرکلوت، نیائی اور سینگلوں کا گاؤں ''وکیلن کوگام'' سے مشہور ہے

سیدو کے گاؤں ''وکیلن کوگام'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ یونین کونسل مانک میں مانک کے بعد دوسرا بڑا گاؤں ہے۔ یہ نارووال شہر کے مغرب کی جانب سات کلومیٹر دور مرید کے روڈ پر واقع ہے۔ اس کی ستر فیصد آبادی میو ہے۔۔ یہاں ڈیمروٹ (پیپل کھیڑہ) دہلوت (سولیہ) چھرکلوت (بجے پور) نیائی (دھنیٹہ) سینگل (سوانہ) پاہٹ (بہوڑیا) اور کچھ گھرانے میاں جی کے بھی ہیں۔

گاؤں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ نئی بلڈنگ کے ساتھ دو مڈل سکول ہیں۔ گاؤں میں تعلیمی رجحان ہے۔ یہ گاؤں تعلیم زیادہ یا پڑھا لکھان کوگام کی بھی شہرت رکھتا ہے۔ مسٹر رفاقت علی گاؤں کے پہلے ایم فل فزکس ہیں۔ ۔دو طالبات اور ایک طالب علم صدائے میو فورم سے میو سپوت ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ گاؤں کا ہر فرد معاشی لحاظ سے متحرک نظر آتا ہے۔ دکانداری، کاروبار، ملازمت، وکالت اور زراعت کے پیشے سے جڑے ہوئے ہیں۔۔ پیسٹی سائیڈ سے جڑے افراد کی Panzo نامی کمپنی ہے (میو ایمپلائز موجود ہیں) کاروبار میں راحت خاں اور حاجی عشرت خاں بڑے نام ہیں۔ سیدو کے سٹاپ پر ایک ہسپتال اور ہسکول کمپنی کا پٹرول پمپ ہے۔ اور کراچی میں اچھا خاصا دودھ کا روبار ہے۔ گاؤں کی جامع مسجد کا نام جامع مسجد رکن الدین ہے۔۔ جو الشاہ رکن الدین الوریؒ کے نام سے منسوب ہے۔ اس کو گاؤں کے میو بزرگوں نے بنوایا تھا۔۔ اب اس کو شہید کر کے تقریباً ڈیڑھ کروڑ کی لاگت سے جدید طرز پر ڈبل سٹوری بنایا جا رہا ہے۔۔ گاؤں میں نقشہ نویسوں کی مدد سے مکان بنانے کا رجحان بڑھا ہے۔ صوبائی حلقہ 136 اور قومی حلقہ 117 ہے۔ سیاسی اعتبار سے ایک دو گھرانوں کا موجودہ سیاسی قیادت سے قریبی تعلق ہے۔ پورے گاؤں میں پکی نالیاں اور گلیاں یعنی PC ڈلی ہوئی ہے۔ گاؤں تک پکی سڑک آتی ہے۔ نائب ناظمی کا الیکشن اس گاؤں سے لڑا جا چکا ہے جس میں امجد خاں میو ایڈووکیٹ منتخب ہوئے تھے۔ بلدیاتی الیکشن میں سیاسی گہما گہمی نظر آتی ہے۔ بڑے الیکشن پر نوجوان

رپورٹ
ماسٹر شفقات علی
(سیدو کے)

مختلف سیاسی نظریہ اور سوچ رکھتے ہیں اس لئے بھائی چارہ کے باوجود کچھ تقسیم دیکھنے میں آتی ہے۔ جوھڑوں کا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ کرکٹ کھیلی جاتی اور عرفان میو کا کرکٹ اور باولنگ میں نام رہا لیکن بدقسمتی سے گاؤں میں کھیل کا کوئی باقاعدہ گراؤنڈ نہیں۔ تعلیم ضروری ہے کی سوچ پائی جاتی ہے۔ اور ملکی صورتحال کی وجہ سے گاؤں کا نوجوان باہر کا رخ کر رہے ہیں۔

سیدو کے میں باقاعدہ طور پر برادری کی کوئی تنظیم فعال نہیں البتہ کچھ نوجوان مختلف تنظیموں کے ہم خیال ضرور ہیں۔

بزمِ ادب

فلسطین!
عمران راقمؔ (بھارت)

الله مدد کو ہے نہ گھبرائے فلسطین
جنت میں ترا گھر ہے مسیحائے فلسطین
ظالم کے مظالم کو خدا یاد رکھے گا
غم میں ہیں جہاں والے کہ غم ہائے فلسطین
سنتے ہی رہے ملبے میں معصوم کی چیخیں
پیشانی پہ تیرے نہ شکن آئے فلسطین
اقصیٰ کے لئے لاکھوں نے ہے جان گنوائی
ہے سب کی شہادت پہ یہ گلہائے فلسطین
یہ اہل عرب ساتھ نہیں تو کیا ہوا؟
ایران ترے ساتھ ہے ہمسائے فلسطین
ہر زخم کا بدلہ تیرا الله ہی لے گا

راضی بہ رضا ہوکہ نہ غم کھائے فلسطین
غازی ہے تو غذا کی زمیں کا ہے نگہباں
دشمن بھی ترے عزم سے گھبرائے فلسطین
دل دوز میزائل بھی ہے اور لشکر افواج
پھر بھی نہ کبھی خوف سے تھرائے فلسطین
کھانے کو میسر نہیں اک دانہ خدایا؟
پیاسے ہیں یہاں سب کے تو لب ہائے فلسطین
ہیں آج تک پانی پہ دشمن کے یہ پہرے
خدشہ ہے کہ کربل نہ یہ بن جائے فلسطین
الله ! ذرا سُن لے راقمؔ کی دعا کاش!
پیغام تجھے امن کا مل جائے فلسطین

مات نہیں!
ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

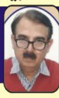

ہم اہلِ جنوں کے شانوں پر اس سر کی اب اوقات نہیں
جب سُرخ پھریرے تھام لئے پھر خوف کی کوئی بات نہیں
اب جان ہتھیلی پر رکھ کر سرمایہ دار سے لڑنا ہے
ہم جان گئے ہم جیتیں گے اس کھیل میں اپنی مات نہیں
گر محنت کرنے والوں کو جینا ہے مشکل آج یہاں
سر ٹکرائیں دیواروں سے اب ایسے بھی حالات نہیں
شاہوں کی شان میں لکھنا ہی اِس دیس میں اب دستور رہا
وہ حرفِ حق جو لکھتے ہیں قسمت میں ان کی رات نہیں

سب رہبر اپنے رہزن ہیں گھر گھر میں راج ہے غربت کا
افلاس کے مارے لوگوں کے اب پہلے سے جذبات نہیں
جو رستہ بھول گئے ان کو منزل کی راہ دکھانی ہے
گو کام یہ بہت مشکل ہے کم اس میں کچھ آفات نہیں
اس دیس میں رہنے والوں کا یہ حال ہوا ہے لڑ لڑ کر
ہم جس کی خواہش رکھتے ہیں وہ امن کی اب سوغات نہیں
اِک عمر ہوئی ہے طاہرؔ نے شاہوں کے قصے چھوڑ دیئے
سچ کہتا ہے، سچ لکھتا ہے، اب اس کی وہ عادات نہیں

خواب معیاری رکھو
راحت اندوری

آنکھ میں پانی رکھو، ہونٹوں پہ چنگاری رکھو
زندہ رہنا ہے تو ترکیبیں بہت ساری رکھو
راہ کے پتھر سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں منزلیں
راستے آواز دیتے ہیں تم سفر جاری رکھو
ایک ہی ندی کے ہیں یہ دو کنارے دوستو
دوستانہ زندگی سے موت سے یاری رکھو
آتے جاتے پل یہ کہتے ہیں ہمارے کان میں

کوچ کا اعلان ہونے کو ہے تیاری رکھو
یہ ضروری ہے کہ آنکھوں کا بھرم قائم رہے
نیند رکھو یا نہ رکھو خواب معیاری رکھو
یہ ہوائیں اڑ نہ جائیں لے کے کاغذ کا بدن
دوستو مجھ پر کوئی پتھر ذرا بھاری رکھو
لے تو آئے شاعری بازار میں راحتؔ میاں
کیا ضروری ہے کہ لہجے کو بھی بازاری رکھو

مکّے جاون دا کی فائدہ
انتخاب
نجمہ سلمان میو

کیتی جیوندیاں خدمت نہ ماپیاں دی
مویاں ڈھونگ رچاون دا کی فائدہ
پہلے کول بہہ کے دُکھڑا پھولیا نئیں
پچھوں رون کُرلان دا کی فائدہ

ساہ ہُندیاں بُکھ نہ پیاس پُوچھی
پچھوں دیگاں چڑھاون دا کی فائدہ
صفدر جیدے تے ماپے نہ گئے راضی
اوہنوں مکّے ول جاون دا کی فائدہ

غزل
راؤ کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

پہلے تصویر سا آنکھوں میں بسایا مجھ کو
اور پھر اشک سا مٹی میں ملایا مجھ کو
یوں کسی نے نہ کبھی اپنا بنایا مجھ کو
جس طرح درد نے سینے سے لگایا مجھ کو
یہ گلہ ہے نہ شکایت مرے مالک لیکن

تیری دنیا نے ہر اِک سانس رولایا مجھ کو
وہ میرے ساتھ تو چلتا تھا مگر میرا نہ تھا
ہر قدم اُسی نے یہ احساس دلایا مجھ کو
پھر سنبھلنے کی تمنا بھی گئی دل سے کلیمؔ
ایسا نظروں سے ستمگر نے گرایا مجھ کو

میواتی گجل
نمبردار گلفام خاں (ستھرا) سیالکوٹ

نوئیں نہ یہ آنکھن سُو آنسو بہوا ہاں
اِن کے بھیتر غزہ والا رہواں ہاں
ہری بھری ہے پیرا جاسُو یہ بغیا
کھیتن کھیتن خون کا دھورا بہواں ہاں
ہر دم اُن پہ بمّبن کی بارش ہو وے
اک ٹپکا پانی کی وے جے کہواں ہاں

کھلی آنکھن سُو دیکھی جنت اُن نے
بھوک پیاس کی سختی ہنس ہنس سہواں ہاں
دھرم، دین کو نام ہے خالی کاغذ پہ
باتن کی تعمیر تو ڈھوّں ڈھواں ہاں
سرخ سرخ ہے حیدر غزا کو منظر
توپن نیچے بالک بچہ کہواں ہاں

بونیر کی فضا آج اعلانوں سے لرز رہی ہے۔

پہلا اعلان — قریبی گاؤں کے لوگ آؤ، قبریں کھودنے والے ہاتھ کم پڑ گئے ہیں۔

دوسرا اعلان — کفن ختم ہو گئے ہیں، جو میسر ہوں وہ پہنچاؤ تاکہ کم از کم لاشیں تنہا نہ رہیں۔

تیسرا اعلان — مرنے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ اے بستی کی بیٹیو! غسل دینے کے لیے ہسپتال پہنچو۔

چوتھا اعلان — بونیر کے نوجوان ختم ہو گئے ہیں، صوابی اور مردان والو! اپنے جگر کے ٹکڑے دو، ہمارے کندھوں کو سہارا دو، ہماری قبروں کو مٹی دو۔

یہ مناظر، یہ اعلان کسی سانحے کی نہیں بلکہ قیامت کے اتر آنے کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ سن سن کر میری روح کی ایسی حالت ہو گئی ہے کہ آنکھوں کے سامنے بس بونیر کی ہولناکیوں کا منظر گھوم رہا ہے۔ ماؤں کی آہ و بکا کانوں میں گونج رہی ہے، بچوں کی وہ آوازیں کہ بابا مجھ کو بچا لو میں ڈوب رہا ہوں، ننے منے بچوں کی چیخ و پکار جو بولنے سے بھی قاصر ہیں ابھی وہ سیلاب میں بہہ رہے

ہیں اور کوئی بچا بھی نہیں پا رہا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے پورا کا پورا شہر تباہ ہوتا دیکھ رہے ہیں لوگ اپنی مدد آپ کے تحت بچنے کی ہر ممکن کوشش بھی کر رہے ہیں اس کے باوجود بھی ہزاروں افراد موت کی ابدی نیند سو گئے۔ تباہی کا منظر دیکھ کر آنکھیں اشک بار ہیں، لبوں پہ دعا ہے، مولا تو تو ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ تو اپنے بندوں کی مدد فرما دے میرے مولا! تجھے تیری کبریائی کا واسطہ ہے مولا تو ہم پر رحم فرما۔ ہم گناہ گار ہیں مگر پھر بھی تجھ سے التجاء کرتے ہیں۔ سیلاب زدہ لوگوں کی مدد فرما، ان کی حفاظت فرما (آمین ثم آمین)

کرم کر کرم کر کرم کر الٰہی .... رحم کر رحم کر رحم کر الٰہی

ہیں سیلاب نے گھر اجاڑے بہت سے
گئے تیرے بندے بھی مارے بہت سے
کہیں زلزلوں نے اجاڑی ہے بستی
بھلا دی ہے پل میں سبھی شوخ مستی
فلک بوس گھر خاک میں مل گئے ہیں
ہاں چھائی ہوئی ایک دہشت ہے دل میں
گنہگار ہیں ہم خطاکار ہیں ہم
کہ رحمت کے پھر سے طلبگار ہیں ہم
گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں سراسر
تیرے در پہ آئے ہیں اب خوار ہو کر
تو اپنے محمد کے صدقے خدایا
بخش دے خطائیں ہماری الٰہی

پاک عرب لاہور میں جشن آزادی کے موقع پر ڈائریکٹر واپڈا چوہدری شہاب الدین میو کے پوتے ابراہیم ریحان کا پوز

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

عظیم اللہ خاں کی باتیں سو فیصد ٹھیک ہیں، حاجی شوکت علی

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! گزشتہ دو شماروں میں عظیم اللہ خاں میو کا انٹرویو پڑھا انہوں نے تاریخی حوالے سے جتنی بھی باتیں کی ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں خاص طور پر Meo اور Mayo کی جو وضاحت کی ہے وہ سو فیصد ٹھیک ہے جب ہم تاریخ کی بات کرتے ہیں تو اُسے تسلیم بھی کرنا چاہئے کیونکہ Mayo چند سال پہلے سے جبکہ Meo صدیوں پہلے سے لکھا جا رہا ہے اور الحمد اللہ سندھ کی برادری میں اس کوئی اختلاف نہیں۔

منجانب، نمبردار حاجی شوکت علی میو (جعفریہ سوسائٹی) سکھر

حاجی صاحب! اصل میں ہم اپنی تاریخ سے دور ہوتے جا رہے ہیں اس لئے کسی ایک بات پر متفق ہی نہیں ہوتے فلاں نے کہا اور فلاں جگہ دیکھا کو ہی اہمیت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

میو تنظیمات کا کنونشن اچھی شروعات ہیں، عبدالجبار خاں

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! صدائے میو فورم کی دعوت پر 30 اگست کو لاہور میں ہونے والے میو تنظیمات کے کنونشن میں شرکت کا موقع ملا۔ ماشاءاللہ یہ بہت اچھی شروعات ہیں کیونکہ ہماری قوم کی تنظیمیں ویسے تو متحد نہیں ہوتیں کم از کم اپنا وجود ثابت کرنے کیلئے تو ایک جگہ بیٹھنے لگی ہیں اگر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے تو ایک نہ ایک دن برادری کو سمجھ آ جائے گی کہ اپنی قوم کیلئے کون سنجیدگی سے کام کر رہا ہے اور کون خودنمائی تک محدود ہے۔

آپکا بھائی، عبدالجبار خاں میو (کاہنہ نو) لاہور

عبدالجبار بھائی! میو تنظیمات کنونشن کا مقصد ہی ہے کہ برادری کو سب کی کارکردگی کا پتہ چلے کہ اور تنظیموں کی کارکردگی میں بھی بہتری آ سکے۔ امید ہے میو تنظیمات کنونشن کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔

ایوارڈ یافتہ میو طلبہ کی بھی ڈیٹا شماری ہونی چاہئے، علی محمد میو

محترم حافظ سلمان بھائی! آپ لوگوں نے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا جو کام شروع کیا ہے وہ قابل تحسین ہے ہم سمجھتے ہیں صدائے میو کی طرف سے جن طلباء اور شخصیات کو ہر سال ایوارڈ سے نوازہ جاتا ہے ان کی ڈیٹا شماری بھی ہونی چاہئے۔ ہماری معلومات کے مطابق اب تک ہزاروں طلباء اور مختلف شعبہ جات کی شخصیات کو ایوارڈ دیئے جا چکے ہیں اور بہت سے طلبہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کہیں نہ کہیں سیٹ ہو گئے ہونگے اور ان سے فائدہ لیا جا سکتا ہے۔

منجانب، علی محمد میو (بھائی پھیرو) تحصیل پتوکی

علی محمد صاحب! آپ نے بہت اچھی بات کی ہے۔ ہم بھی صدائے میو فورم کی ٹیم کو کئی بار یہ مشورہ دے چکے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے ہم ان کاموں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے جن سے پوری قوم کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

راؤ، رانا میو ہیروز کی وجہ سے کوئی نہیں لکھ رہا، عمران میو

محترم حافظ بھائی صاحب! اگست کے صدائے میو میں عظیم اللہ صاحب کا انٹرویو پڑھا جس میں انہوں نے مثال دے کر بتایا کہ راؤ، رانا وغیرہ میو ہیروز کے القابات ہیں اس حقیقت سے انکار نہیں لیکن ایک بھی میو ایسا نہیں جو اپنی قوم کے ہیروز کی وجہ سے نام کے ساتھ یہ القابات لگاتا ہو بلکہ ہر کسی کی اپنی اصطلاح ہے البتہ نام کے ساتھ میو لکھنے کی بجائے راؤ، رانا لکھنے والوں کو اب جواز مل گیا ہے اور وہ یہی کہیں گے کہ یہ القابات ہمارے ہیروز کے ہیں۔

آپکا بھائی، محمد عمران میو (پڑھانہ چک 45) پتوکی

عمران بھائی! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے نام کے ساتھ راؤ، رانا لکھنے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو میو ہیروز کی وجہ سے لکھتا ہو اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اپنی تاریخ کو سمجھنے کی بجائے من مرضی کے جواز بنا لیتے ہیں۔

ہمیں اپنی قوم کی اچھائیاں بیان کرنی چاہئیں، شگفتہ وسیم

محترم بھائی حافظ صاحب! ہم صدائے میو کے مستقل رائیٹرز قیس چودھری چھرکلوت، بیرسٹر کے بی خاں، اعجاز خاں میو اور متین قیصر کے مضامین بڑے شوق سے پڑھتے ہیں لیکن گھر چڑھی میو خاں کی لوٹ مار کے بارے میں پڑھ کر افسوس ہوا اور جو لوگ میو قوم کے بارے میں منفی پروپگنڈہ کرتے ہیں وہ ہماری لکھی باتوں کو ثبوت کے طور پر پیش کرینگے اس لئے قیس صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی قوم کے نامور لوگوں کی صرف اچھائیوں بیان کیا کریں۔

آپ کی بہن، شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) لاہور

شگفتہ بہن! آپ کی طرح اور بھی بہت سارے قاری ان باتوں پر اعتراض کر رہے ہیں۔ قیس چودھری صاحب ہماری قوم کا سرمایہ ہیں اور اچھی سوچ کے حامل بھی ہیں اس لئے ہم ان سے گزارش ہی کر سکتے ہیں کہ وہ ایسی باتیں نہ لکھیں جن سے میو قوم کے بارے میں منفی باتیں کرنے والوں کو موقع ملے۔

ڈاک کی شکایات کا ازالہ کیوں نہیں کیا جاتا، عرفان میو

محترم سلمان بھائی! ہم بڑے شوق سے صدائے میو کی ممبر شپ کراتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میگزین ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے لیکن سال میں دو تین ہی رسالے پہنچتے ہیں۔ بار بار یاد کرانے کے باوجود ڈاک کی شکایات کا ازالہ کیوں نہیں کیا جاتا اسکا ذمہ دار کون ہے برائے مہربانی ہمیں بھی بتا دیں۔

آپکا ممبر، عرفان میو (کورنگی نمبر 2) کراچی

عرفان بھائی! ہمیں معلوم ہے کہ کراچی میں ڈاک نہ ملنے کی شکایات ہیں اسی لئے ہم بھی بار بار کہہ چکے ہیں کہ صرف ایک بار ڈاکخانہ جا کر شکایات کریں جنہوں نے ایسا کیا ہے انہیں کوئی شکایت نہیں رہی۔

6 ستمبر
یوم دفاع پاکستان
HAM گروپ آف کمپنیز کی طرف سے مادر وطن کے شہدا کو سلام
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS
Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز
محمود اسٹیٹ
سنٹرل پارک فیروزپور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
محمود خاں میو پتھروڑیا
آف بدوکی
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
300-4072126
0300-4403763

صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں
MK DEVELOPERS PROPERTY
پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر
پروجیکٹ ایم کے ڈویلپرز
تمام تر سہولیات سے آراستہ
پیراڈائز پارک
ہلہ روڈ پتوکی
تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز
0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013
چیف ایگزیکٹو مدثر اقبال

گلہ روبی فین بلمقابل ماڈل فیملی ہسپتال گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
اللہ کے فضل سے ہر سال معیار اور کوالٹی پہلے سے بہتر
یوم دفاع پاکستان
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
6 ستمبر
1965
مادر وطن کے شہدا کو سرخ سلام
0300-6401996
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
الحاج غلام نبی خاں میو